لِغَیرِاللّٰہِ بِہٖ ونذر لِغَیرِ اللّٰہِ وزیارت قبور وغیرہ کا اس عاصی نی حضرت ممدوح سی اون مسایل کو لیکر اسمین شامل کیا اور اسکا نام منجی المؤمنین من کید الحاسدین اور جواب سوال کا رسالہ جدا اسکا نام دفع البہتان فی رد وساوس الشیطان رکہا الحق یہہ دونون نسخی عجیب نافع وشک بہتان کے دافع مین اہل توحید وسنت کی لئی مشارق الانوار و بدعتیون کی حق مین حارق الاشرار ہین اس طوفان بی تمیزی مین اسکا مطالعہ وسیلۂ نجات اور ایسی وقت پر آفت مین اسکا پاس رکہنا تعویذ دفع اتہامات ہی جو مسلمان اسکو نظر تحقیق دیکہیگا اوسکا شک وشبہ بالکل دفع ہوگا اور مکارون کا مکر اور حاسدونکا حسد اور حق پوشون کی جعلسازی وفتنہ انگیزی وشرر ریزی سی بخوبی واقف ہوکر مسلمانون کی بدگمانی سی بچیگا اور اپنا ایمان فریبیون کے ہاتہہ سے بچائیگا اسواسطے کہ آخری زمانہ ہی اسلام اور اہل اسلام ضعیف ہین بدعتیون کی دہوم ہے سنیون پر تہمتونکا ہجوم ہے وَاللّٰہُ یَہْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ بات یہہ ہی کہ اندنون مین چند نفسانی لوگون نے حقانیون پر کئی تہمتین باندہکر رہزن طریق ہدایت وپیشوائی راہ ضلالت کی ہوئی اور بعضے کور باطنون نے واسطی فریب دہی عوام کے اور تفرقہ ڈالنے درمیان اہل اسلام کے رسالہ نویسی شروع کی اسکا نام رد وہابیہ رکہا اسلئی کہ جعلساز خفاش منشونکو نور ہدایت سی تکلیف ہوتی ہی اور فسق وفجور کی ظلمت کی رواج پانے سی سرور اسواسطی نہایت پیچ وتاب کہاکے نور ہدایت کو بجہانے کے درپے ہوتے ہین اور اپنی ابلہ فریبی کو قابلیت سمجہ کر نافہمون کی راہ مارتے ہین شاہ راہ سنت کی چہوڑا کر بدعتون کے تنگ گلیون مین پہنساتے ہین بعضے ملحد صوفیون کے لباس مین حیلہ پرستی کی جواز کا رسالہ لکہتی ہین کتنی جاہل عالم نما ناواقفونکو شبہہ مین ڈالتی ہین اور شب وروز ملت بیضا کی انوار کو بجہانے مین مصروف رہتی ہین اگر کوئی سنی سنتون کے رواج دینے اور بدعتون کے مٹانے پر مستعد ہووے تو وہی دین کے دشمن شک ووہم کے کانٹے راہ مین بچہاتے ہین کچہ ہیچ چندانہ وکا ڈکا وغرابانہ ناحق مچاتے ہین جیسا بوم کو آبادی نہین بہاتی اوسیطرح ان الوونکو دین کی آبادی خوش نہین آتی نظم

دیکہہ کر نابان مہدے کو بیٹہے جہک مارتے ہین مردوانی	جل گئے وارثان سفیانی دین کے دشمنونکا خانہ خراب	حق مین آل نبی کے منبر پر جسنی اسلام کی ہے ویرانی

برجگر گوشۂ رسول پہ اب
ہند کی رسم پر ہین قربانی
انکی شادی ہی شرک و بدعت ہین
دل مین سب کفر و شرک پنہانی
حق کی طاعت کو جاننا دشوار
آپ کہلانا حاتم ثانے
شاہ جیلان کے امر سے بیزار
نہین بہانی ہی وضع ایمانی
خارجی کا سا سیدون سے بغض
رکہنا عشق کلام ربانے
ذکر اور فکر اسقدر کرنا
بے حجابانہ رہنا نورانے
سبکو مصحف سنانا اور حدیث
گہر سے لے کے تا بہ نصرانے
اور امرا جو دشمن اسلام
بانٹی جنگی بہادری خانی
کرتی ہی حال ملاۓ

ظالمون کی ہی تیز دندانی
جمع ہو یہہ فریق تفرقہ کیش
پیرا و نہین کیا غم مسلمانی
نام عبد النبی غلام علی
غیر کو پوجنا بآسانی
دین مین کوڑی خرچ ہو تو
نام کیا ھے غلام جیلانی
انکا سب قول فعل اور تقریر
رافضی کیسی تہمتین لانی
ذکر اللہ پاک کا ہر دم
کہ ہو تحصیل حب ایمانے
شرک و بدعت کو توڑ کر ہر دم
خواہ ایرانی ہو کہ تورانے
بچنا پیر و فقیر و ملا سے
دین کے گہر کی اونسے ویرانے
اون پہ مرتے ہین شیخ اور ملا
نیست ملا تو اور ملانی

یہہ جگر خوار سید الشہدا
کی عجب دین کی پریشانی
جبہہ سے لا الہ الا اللہ
کام دیکہو تو ساری شیطانی
مال کرصرف شرک و بدعت مین
کہنا لا تسرفوا ہم خوانی
ہی او نہین سنت رسول سی ضد
ہی سراپا فریب شیطانی
ہی طریق اتباع مصطفوی
نقش دل کرنا وعظ قرآنی
پہاڑ کر ہر حجاب ظلمت کو
کرنے ترویج دین حقانے
دین پر کرنا خلق کی دعوت
کہ یہہ تینون مین آفت جانے
انکی دولت مین ہر مخالف دین
کیا کہون انکی مرثیہ خوانی
جو علما کہ ان بدعت بند کیے

مجتہد اور طرفدار ہین اور جو مشایخ و فقرا کہ انکے پیر و ولی ہین انکا حال نیز کہل گیا ہے کہ کیسی کیسی جعلسازیان کرتے ہین اور اپنے مطلب کیوقت بلی کا پاؤن کتے پر اور نیم کی چہال انگور پر جاتی ہین کسی نواب کو منطق کی رو سے انگوری شراب کے سوا سب شرابین حلال کر دیا ایک نے حکم دیا کہ تمسے روزہ رکہا نہین جاتا تو روز دس روپیہ کفارہ دیا کرو اور روزہ مت رکہو ایک نے کہا حج کے سفر مین بڑی زحمت ہی دو ہزار روپیہ کسیکو دیکر نیابتاً حج کروالو ایک نے ایک جسیم امیر کو بسبب مٹاپے کے روزہ نماز ادا نہونے کے سبب آٹھہ دن کی نماز ایکدم پڑھنے کی اجازت

دیا ایک نے سیر بار ہنا کلمہ لا الہ الا اللہ عظیم جا بطل اللہ ٹھہرایا اور معاذ اللہ رسول اللہ کی معنی قلتبان
بتایا اور ایک نے شطر المسجد الحرام کے معنی شطرنج فقط مسجد مین حرام ہی کہا ایک صدر کونی
خیالی نے دل بہلانے کے لئے ورق الخیال کا شربت امیر امرا کے لئے مباح کہا ایک شترمرغ کی
خاصیت والی نے اس ملک کو دار الحرب ٹھہرا کر بیاج کہانے کا فتوی دیا ایک آدہے تیتر آدہے
بیٹر نے جا کمان زمان کی خوشامد سے مسٹر ملبیٹ کے روبرو حضرت بی بی مریم کو لاکہ درجہ حضرت
فاطمہ سے فضیل کہا اور پہر اوسی نے غلام علی رافضی کی خوشامد سے کہا کہ نفیسی اگر حسین رض کے زمانے
مین ہوتے تو حسین رض کی جوتیان بغل مین دابکر رکاب مین دوڑتے کسی قاضی عقل کے دشمن نے
امیر کی خوشامد سے جو اوسنے ایک عورت کماشتی کو بلا نکاح اپنی گہر مین رکہا تہا کہا کہ کافرہ سے
زنا ثابت نہین ہوتا اور ایک مجتہد ثانی نے آدمی کے ہاتہ پاؤن کٹے ہوئے پر نماز جنازہ فرض
کہا کسی حاضر الوقت نے پوچہا کیا حضرت ختان کے چمڑے پر بہی کہا ہان جی ہان اور بیر جو خوکی شراب
ہوتی ہے اسکو البیر کماء البیر کہا اور ستہ شوال کے روزونکو حرام کہا اور ایک نے بی شہود
نکاح کو درست بتایا ایک نے کہا ملا علی قاری نے جبکہ راجہ نجوم کے معتقد کو کافر کہا ایک خارجی نے
کہا کہ حسین اپنی سرکشی سے آپ مارے گئے اور قیامت تک کا فساد چہوڑ گئے ایک نے شاہ عبد العزیز کو
جنکو عرب کے علما شمس الہند لکہتے ہین انکی تفسیر مین وَمَا اهل لغیر اللّٰہ کی تفسیر سے خفا ہو کر وہابی
کہہ بیٹہا ایک بڑے حضرت کے گہر چہٹے ہوئے سو کسی نے پوچہا یا حضرت کیا یہ رسم درست ہے جواب
دیا کہ درست تو نہین مگر جو عورتونکو منع کرون تو کلمہ کفر بکتی ہین ایک سلطان الواعظین نے پیسور کے
راجا کی پاس سورہ بقر مین سے گائے کی فضیلت بیان کرکے دو ہزار روپیہ لیا ایک نے کسی امیر
کی بہن کی نیندیون کو جو کسی پیر کی نیاز کی بنا کر بانٹتے تہے اسکو حضرت کے فلاخن کے پتہر کی نسبت
دیکر جواز فرمایا اور مہاراجا کی دربار مین کہا کہ گلال اڑانا وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ سے ثابت
کردیتا ہون ایک حقہ پینے والے مولوی نے حقے کے پانی سے وضو درست کردیا ایک ناس لینے والے
سنیا ناس نے قل اعوذ برب الناس سے ناس لینا ثابت کردیا ایک نے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ کی آیت سے
نماز پڑہنی منع فرمایا ایک امام نے تین منبر دارون کی خوشامد سے صحف ابراہیم و سلیمان و موسی پڑہا ایک
قادریہ طریقے والے پیر پرست نے حضرت پیران پیر کی تعریف مین بی اصل نقلین و روایتین تراشکر

کتاب الہی ہی کہ حضرت پیر کی لیارہوین کی کہانے کی ہڈی کو کتے نے گنہگار کی قبر پر لا ڈالا تو وہ
موقوف ہوا اور حضرت شیخ نے عزرائیل کو طمانچہ مار کر روحون کی زنبیل چہین لی سوا کہون مُردے جی اُٹھے
عزرائیل نے خدا سے فریاد کی تو جواب ملا کہ تونے اوس سے کیون چہینی کی وہ چاہی تو سب مُردون کو جلادے
مقدمہ مین کچہ کہہ نہین سکتا اور حضرت پیر نے ایک بانجہ کے حق مین اولاد کی دعا کی جواب پایا کہ اسکی نصیب
بچہ نہین یہہ سنتے ہی جذبہ مین آکر فرمانے لگے کہ تو نہین دیتا تو مین نے اوسے سات بیٹے دے
تا در بین ہی تا در تونے نزدیا تمین نے دیا اور حضرت پیر کے ایک مرید پر عذاب قبر ہو رہا تہا حضرت
منکر نکیر کو لاٹہی سے ہانک دیا انہون نے اللہ تعالی سے فریاد کی تو حکم ہوا کہ دوزخ کے شعلون سے اُسے ڈرا
جب شعلے لے آئے حضرت نے غصے کی نظر کی تو فرشتون کے پر جل گئے ایک مداری فقیر نے کیف کا پیالا
کیف سے نکالا ایک مشایخ موسی سہاگ کے فقیر نے آسمان کیطرف جوتا پہینک کر پانی برسانے کی
معتبر بتا ایک مشایخ سگ پرست کتے کے بچہ کو سامنے رکہہ کر نماز پڑہتا اور لاصلوٰۃ الا بحضور
الکلب کی سند بتاتا ایک زانیون کے پیر نے خرچی اور ناچ کی مزدوری کو پاک و حلال کہا کہ بازاری
یہہ ماتیان اپنی آبرو بیچکر پیسہ لیتی ہین اور ناچ تو محنت ہی اور شرع والے زنا و ناچ کو حرام
اور جیز ہی کسبی اپنی خرچی دیتی والاراضی یہہ ایجاب و قبول ہو خرچے گویا مہر ہے اسکے گہر والے شاہد ہوئی تو
عند اللہ نکاح ہی حرام نہین نعوذ باللہ من شرار العلما والاحبار والرہبان یہہ علما و فقرا
بدعت پسندون کے مجتہد و پیر ہین یہہ حضرات بدعت پسندی کے سبب اور صلح کل کے مذہب کے باعث سنت جماعت
ہی رہے بلکہ اونکے جمہور و اجماع سے کوئی انکو شریعت کا منکر یا نبوت کا دعوی کرنیوالا یا پیغمبر کی اہانت
کرنیوالا یا مسئلہ بدلنیوالا یا حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہنے کے سبب سے کافر یا رافضی یا خارجی یا
بدمذہب یا منکر ائمہ یا نیا مذہب بنانیوالا نہین کہتا اور نہ کہیگا بلکہ یہہ لوگ ہزارون تاویلون سے انکی عیب
ڈہانپ ہی دیوین گے اور توحید و سنت پر چلنے یا چلانیوالونکو غریب و بے وسیلہ جانکر وہابی کہینگے
آفرین و شاباش ہی تعصب و حق ناشناسی پر و تو خدا سے شرماوین وہ دیندار بے وسیلہ نہین کہ
سے احکم الحاکمین اور سید المرسلین ہین اوسکے انتقام سے خوف کرین اور حضرت کی روح مبارک سے شرماوین
یہہ لوگ فقط جاہلون عالم بنکے کو مرتے ہین اور پہاڑ کہود کر چوہا نکالتی ہین وہ وہابی کی کتاب بنا کر جا بجا
اس لئے پڑہتے ہین یا ایہا الفرکۃ واحد بدنہ بھرکۃ فی مکان دھرکۃ فنین ال برفد محمد حسین

سے چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا۔ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا ۔ جاہل بیچارے کیا جانیں
پس عربی عبارت پر اور پڑہی بہرون پر غش مین انکی اس تجاہلیت اور رستائی پر انکو تاختی رطل ہوق جانتی ہیں
پر خشگوئی مین بڑی تاثیر ہے بحول اللہ وقوتہ انکی کہسر پہسر سے حق کا باطل اور باطل کا حق نہوگا دیندار تو لوگون
کو خدا اور رسول کیطرف بلاتے مین دنیادار انکو حاکمون کے پاس بلواتی ہیں وہ تو ادس شاہنشاہ عالیجاہ کی بارگاہ
کے سامنے جانے کے ڈر کو یاد کرین یہ تو جاہلانہ سنت ہے کہ اپنی بات پر دلیل نہیں بتا سکتی تو کہسیانے ہوکر
حاکمون سے ذلیل کرواتی ہیں دیندار تو اس ذلت کو عین عزت و وسیلہ نجات جانتی ہیں دیندار خدا سے عزت
جانتے ہیں اور دنیادار بندون سے دیندار خدا کو رزاق جانتی ہیں دنیادار امیرونکو یہہ خدا اور رسول و صحابہ
و مجتہدونکو بڑا جانتی ہیں اور وہی باپ دادا کو یہہ دنیا کی ذلت کو عزت جانتی ہیں اور وے دنیا ہی کی عزت
کو غنیمت سمجھتی ہیں یہہ خدا کی راہ مین جان و مال کو حسن جانتی ہیں وہی جان و مال کو ایمان سے عزیز تر سمجھتی
ہیں یہہ جان دینی پر مستعد وہی جان چراتے پہرتے ہیں یہہ جام شہادت کے طالب وہی غلبہ دنیا کی راغب انکا
توکل خدا پر اونکا کمشنر ریر یہہ اجماع امت کو جماعت جانتی ہیں وہی بدعقیدونکو اجماع سمجھتی ہیں یہہ تو احکم
الحاکمین تک رسائی کہتی ہیں وہی فقط حاکمون تک جاتے ہیں ان مظلومون کے آہ عرش کے پار اور ظالمون کے
دو ڈر مجسٹریٹ کا دربار یہہ رسول اللہ کے طریق پر چلتی مرتے ہیں وے طریقہ محمدیہ کے نام سے کڑہتے ہیں یہہ آخرت
کی رسوائی سے کانپتی ہیں وہی دنیا کی بے عزتی سے بہاگتی ہیں یہہ عاشقان بدنامی کے شائق وہی بوالہوسان
نیکنامی کے عاشق یہہ سنی رسول و اصحاب و تابعین کے تابعدار وہی بدعتی بڑے لوگونکے خوشامدی طرفدار انکا
دین ہوتی انکا دین انکو ہی انکا فرمانا خدا ہی من گفت انکا بکنا بابائی من گفت یہہ کہتی ہیں خدا احکام
رسول کی معرفت سے آیا وہی بولتے ہیں سچ تو ہے مگر پہرے خط گہر سے آیا انکا قول سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اونکا
سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا انکا عمل وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا اونکا
عمل اِنَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا انکا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انکا کلمہ لا الہ الا اللہ باپ
دادا رسول اللہ یہہ کام کے سچی مسلمان وہی جہوٹے نام کے مسلمان انکا دستور العمل حدیث و قرآن انکا مطلب قلبی
و نان یہہ عبد القہار وہی عبد الدینار انکی سند فقہ و حدیث و آیات قرآن انکی دلیل روتا بیہودہ رسالہ
مولوی خلیل الرحمن انکی شریعت رسول اللہ کا قول و فعل انکی شرع بزرگون کے رسومات سند و عمل انکے
طریقے پر مرتے ہیں وہی محمدی کے نام سے چڑتے ہیں اس سبب سے یہہ انکے پاس وبالی ٹہہرے وہی انکے نزدیک

ہوائی ہر بانی ہوتی قبرونکو پوجنی والی اور سجدہ کرنیوالی تریدون سے سجادہ لینیوالے تیلہ پرچنے والی کافرون سے مشابہت کی کام کرنیوالی تابتہ پرنگگن منہہ پر سہرا لشکار سوائی شہر ہونے والے نہ ملحد شیخ نہ منکر رسول نہ بدعتی بلکہ وہی آپ اپنے کو بڑے مسلمان رسول اللہ کے بڑے معتقد بلکے حنفی و سنی جانتی ہین اور شرک و بدعت کی رسمونکو عین دینداری جانکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر شتر بے مہار بفراغت تمام ہزار ونکا کام کلمے کو باطل کرنیوالی کرکے اپنی منہہ سی میان مٹہو مسلمان بنتی ہین اونکا حال ان نمازیون کے بات کی نکا جیسا ہی **نقل** ہے کہ چار نمازیون نے کہتی تہ سنا کہ نماز مین بات کرنے سے نماز باطل ہوتی ہے یہہ سنکر کسی مسجد مین گئے ایک امام بنا مین مقتدی تکبیر تحریمہ کے بعد ایک مقتدی نی کہا اپنی پاس والے سے کہ نماز مین بات کرنے سی نماز فاسد ہوتی ہے دوسرے نے کہا ہان تیسرے نے کہا چپ ہو امام صاحب فرمانے لگے مین نے ابتک بات نہین کی او چار ون ابہی اپنی کو نمازی جانتی تہے **نقل** او ایک نے آٹا گوندہ رکہکر نماز پڑہنے لگا اتنی مین کتا آکر آٹا کہانے لگا سپاہی حیران تہا کہ نماز توڑتا ہون تو مشکل آٹا کہانے دون تو مشکل انا اعطینا کا سورہ پڑہ رہا تہا سو وانحر کی لفظ کو زور سی وانہہ کرکے پڑہا پڑہا کی آواز سنتی ہی کتا چلا گیا سپاہی خوش ہوا کہ آٹا اور نماز دونو بچے مثنوی رنگین کے بیتیں

احمقی ہین وہ سبہون سے بیس تہا
یعنے جسدن آپکو خوش باز نگا
گہر گیا یک آشنا کے ہو سوار
نیند مین سائیس بی جو ذہو گیا
لیگیا گہوڑے کو کوئی کہو لکر
تب میان ہنسنی لگا دم توڑ توڑ
دستخط پہر کچہہ اضافہ سے کیجئے

روز اول ہی ولیکن اوسنے یار
فرد اضافی کی اوسنے ان لالا نگا
تہی سر رہ یک جگہہ اوسکے دکان
سر کے نیچے تا نہہ دہر کے سو گیا
جا کے کوٹہے پر کہا کیون جی میان
پس کہا سائیس نے یہہ ہاتہ جوڑ
حمق اچہی تہی کچہہ ابہی تکمیل نہین

نوکر ایک گہوڑی پہ یک سائیس تہا
یہہ کیا تہا اپنے آقا سے قرار
اتفاقا اسکا آقا ایکبار
اسکے اوپر چلکے بیٹہا ذوق آن
اسکو میزان خرد مین تو لکر
چہوٹ کر گہوڑا ابہی آیا یہان
آپ پہلے خوب سا ہنس لیجئے
دیکہہ تو اسحال مین ہنس کہین

جیسا انہون نے نماز مین بات کرکے اور اوسنے وانہہ کہہ کر اپنی نماز کو درست سمجہا اور اس احمق نے گہوڑا کہکر تنخواہ بڑہائی جانا ایسے ہی یہہ لوگ بہی بد دینی کی کام کرکے اپنی کو خلاصے دیندار سنی سمجہکر خدا کی مغفرت اور رسول کی شفاعت کے امیدوار ہین سبحان اللہ مسلمان ہون تو ایسے ہون نعوذ باللہ اگر یہان پیر جہانگیر بعد منہہ پہ دربان کہین سنو صاحبو محمد رسول اللہ کا امتی طریقۂ محمدی کا مخالف ہرگز نہوگا کیونکہ مسلمان

کتاب و سنت کی پیروی پہلی ضرور ہے یہ ظاہر ہے کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین و کل اولیاء اللہ کا
یہی طریقہ اور عقیدہ تہا اور اب بہی اکثر علماء عرب و ہند و سندہ و پنجاب و کابل و تبت یارغون کا
اجماع اسی بات پر ہے پر عجب ہے کہ بعضے لوگوں کو آیات و احادیث کی سند بتاؤ تو کہتے ہیں کہ فقہ کی
سند بتاؤ ہمکو قرآن و حدیث کی سمجھ نہیں ہے جب فقہ کی سند بتاؤ تو دلائل عقلی و تاویلات رکیکہ سے
اسکو باطل کیا چاہتے ہیں اب کوئی دوسری دلیل کہاں سے لاوے کہ انکو بتاوے انہوں نے علم منطق اسیواسطے
ازبر کیا ہے کہ منطقی تقریروں سے حق کو باطل اور باطل کو حق کہیں غرض نفسانیت و حسد و بغض کے غلو
سے ہر صحیح بات کو باطل کرنا واجب جانتے ہیں غرض انکی یہہ ہے کہ اپنی بات بنجاوے اور حقانی لوگونکی
بات کوئی ہیچ نمانے لیکن یوں ہیں نمانی تو مضائقہ نہیں پر وہابی ٹہرا کر نمانا اس نقل کے مطابق
ایک بکری کا بچہ پیاسا ہو کر ندی پر گیا وہاں دیکھا کہ بہیڑیا پانی پی رہا ہے یہہ غریب دور جا کر نیچے
کیطرف پانی پینے لگا بہیڑیئے بدذات نے دیکھا سو اُسے کہا جانے کا ارادہ کیا سو گہرک کر بولا کیوں بے
پانی گندیلا کر ڈالا اوسنے عاجزی سے کہا کہ آپکو دیکھکر میں نے اسلئے نیچے کیطرف آکر پانی پیا تا آپکا
اور پانی میلا نہو بہلا نیچے کیطرف سے میلا پانی اوپر کیطرف کسطرح جاویگا بولا جب بے ادب منہہ زوری
کرتا ہے تو نے مجہے گالیاں بہی دی ہیں اس مسکین نے پوچہا کب بولا چہہ مہینے ہوئے اوسنے کہا خود عمر
میری چار مہینوں کی ہے تب بولا ابی یہہ شوخی کرتا ہے اب تو نہیں تیرے باپ نے دی ہونگی اونکی
کہا قبلہ کہا جاتا ہو تو یوں نہیں کہا جائے الزام رکہکر کہانا کیا ضرور ہے نقل ایک بقال کی بکری کا
بچہ کتا لیگیا بنیئے نے پہیان اوسکے پاس کہول کے پوچہا کہ تیرا میرا کچہہ دین لین نہیں تو نے کس حساب
سے میرا مال لیا کتے نے کہا ابے بنیا تو لالچ سے لاچار ہوں یوں کہاتے بنی میں تیرا نام نہیں
ان گرگان معنوی کے ناحق بدنام کرنے سے اور سگان دنیوی کی ہوہو سے لاچاری ہے نہیں تو
انکے پاس وہابی کہنے کی کوئی دلیل معقول نہیں ہے طرفہ تر یہہ ہے کہ جاہل نرسوئے پستون ابلہ فریبوں
کے لبڑ دہونوں ہیں عجب ہند میں ہے کہ لنگڑے چونچے گونگے بوڑے زن مرید جنکو نہ مسئلہ ہونے
کی لت نہ تحریر کی قدرت نہ تقریر کی طاقت نہ سننے سمجہنے کی قوت نہ انکی قابلیت نہ علما کی مجلس کی لیاقت
سو وہی بہی بنی مقدموں میں ذی اختیار رہا تہہ پاؤں جہاڑنے لگے کان کاؤں غوں غوں سی ناحق
مغز تراشی کرتے ہیں جو منہہ میں آتا ہے سو بکتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ حضرت پیر پر جان نثار کی

کوئی کہتا ہے کہ شیخ سدو کی نیاز دہینی اگر ہو تو بہی ہم جیٹ کر جاوینگے کوئی بولتا ہے بارود باجو
کی تو بالکل بحر نیاز بند کردی تہی پر ہمارے حضرت نے آج کہہ کہ سب کہولدیا کوئی کہتا ہے
وہابی پہلے پر نہین چلتی کوئی ہو نکتا ہے کہ سیفات کے منکر ہین کوئی کہتا ہے ساتہ شرب کا
بکرا اگر ہب کوئی کہتا ہے مینہی صاحب کاجی کو بہی وہابی بناؤ الا غرض خلل اندازون نے
دین مین عجب طرحکا رخنہ مچار کہا ہے ؛ **اشعار**

راست گو حق پرست واعظ پر — یون چلین جون غلیل پہ مزرد
کیا غضب ہے کہ پوجتے ہین قبور — صاف کرنے وہان کو یوع و گور
جو ان افعال بد کا مانع ہو — کوئی سنتی عاقبت محمود
نام اسکا رکہے ہین وہابی — جہوٹی گندرانین لاکے او پیشہ ہو
مالدارون کو قبلہ جانین ہین — دینداروں کو بد کہین مردود

تمامی کتب اسلامیہ مین لکہا ہے کہ وہمی گمانی قرینون سے کسی مومن کے حق مین بدگمانی ثابت نکیا
جاہیئے اور جبتک کسی کلام مین احتمال خیر کا ممکن ہو شر پر احتمال کرنا روا نہین **سوال** ایک
فاسق رسمی مسلمان علانیہ فسق و فجور کرنیوالا باپ دادون کی رسمون پر چلنیوالا کسی مسلمان ظاہر الصلاح
پرہیزگار پر کلمہ کفر و احتمال بری کی تہمت بلا بینۂ شرعیہ کرے باوجودیکہ وہ مسلمان کفر و بدکاری
سے انکار کرتا ہو تو وہ تہمت لایق قبول کے ہے یا نہین **جواب** ایسا فاسق معلن مسلمان
ظاہر العدالت پر بے گواہ شرعی تہمت کرے تو مسلمانونکو باور نکرنا چاہیئے تنویر الابصار مین ہے
کہ گواہی یوہی کوئی کسی مسلمان پر مرتدی کی حالانکہ وہ منکر ہے تو اس مسلمان کا مزاحم نہوا جائے
کیونکہ اوسکا انکار صورت توبہ کی ہے **سوال** جن مسلمانون کے سامہنے وہ تہمت ظاہر کرتا ہے
اور وے مسلمان اوسکے منع پر قادر ہون تو ان مسلمانونکو کیا کرنا چاہیئے **جواب** اس مسلمان
ظاہر العدالت کی مدد کرنا اور اوس فاسق کو مقدور بہر منع کرنا کہ حقوق اسلام سے ہے حضرت نے فرمایا
اگر مسلمان کی ذلت ہو کسیکے سامہنے پس مقدور رہوتے جو اسکے مدد نکریگا خوار و رسوا کریگا اوسکو اللہ
حاضران قیامت کے سامہنے اور فرمایا علیہ السلام نے جو اپنے بہائی مسلمان کی آبرو لینے والے کا مزاحم
ہوگا اسکے بچایا تو اللہ تعالے اسکو دوزخ کے آگ سے نگاہ رکہیگا **سوال** ایسی تہمت لینے والے کے حق
مین کچہہ وعید ہے **جواب** حقتعالے نے سورہ احزاب مین فرمایا ہے جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین
مسلمان مرد و عورتونکو اس بات جو انہون نے نکئے وہ کام البتہ بوجہہ بہتان اور بڑی ظاہر گناہ

کہلاتے تہے ہین اور فرمایا علیہ السلام نے جو مشہور کرے مسلمان پر عیب تا کہ عیب دار کرے اسکو ناحق
تو عیب دار کریگا اوسکو اللہ تعالی اوسی عیب سے آتش دوزخ مین قیامت کے دن روایت کیا بیہقی نے
شعب الایمان مین ابی ذر رضی سے اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کہے کسی مسلمان کی حق مین وہ چیز کہ
نہین اوسمین تو ٹہراویگا اوسے اللہ تعالی دوزخیون کے دہوون کی گڑہے مین الفقیر عفا اللہ عنہ خادم الطلبا
شیخزادہ عبد الغفار عفی عنہ اور ہم تو نادان ہین کہ سلف الون کی سنت ہمسی خود بخود ادا ہوتی
ہے دیکہو اگلی حاسدون نے بایزید بسطامی کو ان کے رفیقون سمیت بستی سی نکالدیا ذو النون مصری کو
طوق و زنجیر کرکے بغداد کی طرف ہانک دیا ابو سعید خراز اور سہیل بن عبد اللہ اور شبلی اور
سید احمد کبیر رفاعی اور امام ابو القاسم اور بخاری اور عبد الحق اور امام محمد غزالی اور قاضی
عیاض اور ابو الحسن شاذلی اور عبد اللہ بن بیرا اور حضرت امام اعظم اور حکیم الہی ثنائی اور شیخ
اکبر و صوفی سرمد اور بہت سی علماء مقتدا اور اولیا کو اسلام کے دعوے کرنیوالے حاسدون نے
کسیکو کافر کہا کسی کو ملحد ٹہرایا کسیکو زندیق کسیکو رافضی کسی پر کچہہ بہتان کرکے قتل و قید کروایا اور ایذائین
پہنچوائین دُرّے مروائے شہر سے نکلوائے اور حضرت مجدد الف ثانی کی ساتہہ بدعتیون نے کیسی کیسی ایذائین
کین کہ مکے سے چارون مذہب کے مفتیون سے تینتیس فتوے انکے کفر کے لکہوائے ان بزرگوار ونکو اس سے
کچہہ ذلت نہوئی کیونکہ وے مجبور اور مظلوم تہے ؎ جو راس در کا مہر باں سے ہے
موت یہان عین زندگانی ہے ہم لوگ بہی تمہاری بدولت ان بزرگون کے جیسے مجبور و مظلوم
اور انکی غلامون مین ہین اسلئے ہمین بہی قید و اخراج سے کچہہ ذلت نہین بلکہ عین عزت ہے قید مین
گرفتار ہونگی شرک و بدعت مین انشاء اللہ نہ پہنسینگے شہر سے نکالے جاوینگے مگر سنت و جماعت سے
نہ نکلینگے قیدی بنینگے پر بدعتی نہوینگے یہان کی طوق و بیڑی قبول ہے پر بدہی بیڑی اور غسلی طوق
نذر لغیر اللہ وغیرہ ہمکو نامقبول کیونکہ یہان کے قید و طوق بیڑی دروزہ وسہل و گذشتنی ہے وہانکی
قید و طوق و زنجیر ہمیشہ و سخت و ماندنی ہے اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ ذٰلِكَ یزیدیون نے بہت کیا
تو پانی حسینیون پر بند کردیا حسینیون نے آب کوثر کی امید پر بدعتیون کے کہنے کو نمان کر جام شہادت
پی لیا اونکی طمع خیران کی حکومت پر انکی نظر عاقبت کی سلطنت پر تہی سنی حسینی ہین بدعتی یزیدی
ہین ظالم اور حقانی لوگونکا وعظ نفسانیونکو اسواسطی پسند نہین کہ حقانی کلام کی تاثیر سے جاہلونکو

ہوشیار ہوجاتی ہین اور برے کامون سے باز آتے ہین نیک کامون کی طرف متوجہ ہونے ہین پہر کتنے علما
کو نام رکہتی ہین کہ انہون نے کبہی نیک کامون کی نصیحت کی اور بری کامون کی مذمت نہین سنائی
یہہ کہنا اونکو دشوار و گران گذرتا ہی اپنی سرو بازاری کی ڈر سے رشک و حسد کے مارے چند خدا
فراموشونکو اُلٹے تختے پڑہا کر اپنے ساتہہ لئے تہمتین تراشتے پہرتے ہین اور ایذارسانی کی درپے ہوتے
ہین تا سید بے راہ بنائے ہوئے ناصحون سے نفرت کرکے پہرجا رہے ہی مسند مین آ رجوع کہ عوام
کی رسم و عادت کی خلاف باتونکو منع کرتے ہین یہہ لوگ ان لفظونکو کلمہ کفر ٹہرا کر واہی تباہی بکتے
ہین ناحقانی لوگ ہین الغرض فتنہ کے نتائج دوستون اور دشمنون کے ہاتہہ سی تنگ ہوو ہین اور ح
حاکمونکو وہابی کا معنا دنگی باز فتوری سمجہا کر غیر واقعی باتون کی نمک مرچ لگا کر فسادی ٹہراتے
ہین تاکہ کہین ٹہرنے نپاوین سبحان اللہ ان پر نا بالعوذ سے بچہ ہین ہین آیۃ شریفہ أَرْضُ اللّٰهِ
وَاسِعَةً شاید ملا سے نہین پڑہا اسپر جاہلون کے خیرخواہ بہتان کرتے ہین کہ یہہ وہابی قرآن کے معنے
اُلٹے کرتے ہین اور ہمکو بہکاتے ہین وہی نادان اونکی جبہ و دستار پر انکو سچ کہنے والے جانتے ہین
اور راہ ودہی پہسل پڑتے مین خیر کیجے لوگ اون خناسون کے بکنے چپڑے طمعدار باتونپر فریب
کہاجاوین یا انکی دہمکیون سے ڈر ہو گئے ہو کر انہی سے گانے لگین تو خدا اور رسول کا کیا بگڑا اور یہ
نصیحت کرنیوالونکا کیا نقصان ہوا مرید شاگرد اگر پہر گئے تو پیر و استاد کا کیا بگڑا ایسا ایسا تو زمانہ
اول ہی سی نہ لیتی تہی جو سفر رہے راتون مین خلل علیہ کیا حق کہہ جائے اور حضرت سے کتنے منافق پہر گئی صحابہ
اور اہلبیت سے کتنے رافضی و خارجی پہر گئے اماما ون ہی سے کتنے بیدین ہل گئی لیکن خدا نخواستہ اون
حضرات کو کچہہ نقصان نہوا اُلٹا اونہین کا نقصان ہوا جنہی نصیحت نمانا اور سچی نصیحت کرنیوالون سے
پہر جانا گویا قرآن و حدیث و فقہ سی بلکہ خدا و رسول و فقہا سی پہر جانا ہی ایسے ہی بندون کے گرد ونواح
کا پہر جانا ہی بہتر ہی خاشاک کم جہان پاک ناصح نے کہا زہر مت کہا و پہر کسی نے ضد سی کہا لیا تو
نصیحت کرنیوالی کا کیا گیا مثنوی

ایک بنیا کوئی اندہی کا تہا یار ربط تہا دونون مین باہم بیشمار
بارہی یکبار ہی ہو لی وہی ہم سفر ایکجا انکا ہوا شب کو گذر
تہی پرانی قمچی یک اندہی کے پاس کچہہ سفر کٹنے کے تہے اسکو نہ آس
یک بیک ٹوٹ ور اگیا اوسکا جو ٹوٹ ہاتہہ سی قمچی گئی آندہی کے چہوٹ
تہی نہ خواہش اسکی چندان گو اسے پر لگا وہ ڈہونڈہنی ہر سو اسے
ڈہونڈہتا اسکو جو وہ پہر جا گیا

سانپ اسکی ہاتہہ مین یک آ گیا خوب جو نرمی بہ اسکے غور کی جی مین سمجہا ہی یہہ پہچی اور کی
اوسنے اوس پہچی کو اچہا جانکر بولا ایدل وسکا مت ارمان کر روشنی اتنی مین ہی جب زور کی
تب بڑہی آنکہہ اوسکی اُس سوز سے یک بیک گہبرا کے وہ اُٹہا پکار مار تیری ہاتہہ مین ہی اسکو مار
کور بولا مین غا کہا تا نہین ان دمون مین مطلقاً آتا نہین پا گیا ایدوست مین مطلب تیرا
یعنے مین دون پہینک اور رولے اُٹہا کور تہا اس گفتگو کے دہیان مین سانپ نے کاٹا ہے اسکی ران مین
زہر کا رنگین اثرا وسکو ہوا کاٹتے ہی اوسکو وہ آیند ہوا تو بہی کالی سانپ کو پہچی نجان
تا زبان پہنچی نہ کچہہ ای مہربان دیکہہ جان اور بوجہہ کر آیندنا ہ زہر کو تو مت سمجہہ کالی کا من
یعنے نا سمجہہ اربعت شکن اپنی منکر ہونے کی خجالت یہہ کہکر مٹاتے ہین کہ انکی بدمذہبی دیکہہ کر ہم انسی
پہر گئی سبحان اللہ عقل کے آندہون نے کبہی یہہ کہاوت شاید نہین سنی کہ پیر کرنا پہچان کر
ان ڈہل مل یقینون کی ایسی ہی عادت ہی کہ پہلے آندہے کیطرح گر پڑتے ہین پہر پچہتاتے ہین پہلی ہی سے
جانکر جنانیون کے مرید یا شاگرد ہوتے تو کیون پچہتانا پڑتا مگر حقیقت تو یہہ ہے کہ یہہ لوگ ابن الغرض ہین
اور اچہی طرح سے بخوبی واقف ہین کہ یہہ لوگ دیندار حق پرست سنی ہین مگر انکی طرف رہنے سے دنیا
کا مزہ اور سب آرام چہوٹ جاتا ہی اور دوست آشناؤن سے لڑنا جہگڑنا پڑتا ہے تیجے کے پلاؤ کے
پانچ آنے توشہ کی روٹی شب برات کی تہولی چپاتی اور فاتحہ دینے کے پانچ پیسے اور بہوانی کا
بکرا کاٹنے کے دو پیسے اور کار نگا چہوٹ جاتا ہی عرس میلے مین جانا ناچ دیکہنا موقوف
ہوتا ہی اور بڑے لوگ دنیا دار جو پیر استاد کے مخالف ہین انکے گہر کے رسم رسومات کی کہانے ہاتہہ سے
جاتی ہین سو بہت سوچ سانچکر شیطان و نفس کی مشورت سے استاد و پیر کے عاق بنکر انکو نافی کہنے
لگے تا لوگ جانین کہ یہہ بڑے مسلمان ہین کہ پیر و استاد و دوستون کی مروت بہی نہین کرتے دین کے
حرارت کی سبب پیر و استاد و دوستونکو بہی چہوڑ دیتے ہین یہہ لوگ ظاہر پرستون کے پاس دیندار
ٹہرے مگر دل تو جانتا ہی اور روبندار تو انکے مکر سے واقف ہی ہین کیونکہ ملانسے کو تنخواہ جلد نہ لانے
پر سبق نہ یاد کرنے کے بہانے سے مارتا ہی تو ملا اور بچہ مارنے کا سبب جان لیتے ہین ایسا ہی ان
منکرونکا انکار دین کے سبب سے نہین یہہ سب بیدینی کی سبب سے ہی جو ندکور ہوا اور خدا کی پناہ خود ایسے
شرک و کفر کے کام کرتے ہین اور مسلمان کے بال برابر عیب کو پہاڑ برابر سمجہکر مشہور کرتے ہین بلکہ

اسکی ہنر کو عیب لگاکر اپنی شرک بدعت سی بدتر جانتے ہین جیسا نقل ہے کہ ایک مرد ودلہطی نی
خالی دیکھکر لواطت مین مشغول ہوا اتفاقاً کسی نمازی کا وہان گذر ہوا اس حرکت نامعقول کو د
اخ تہوکر کے پیچہے پہرا وہ جو نیک کام مسجد مین کر رہا تہا سو مسجد کی بی ادبی سمجہکر حرارت اسلا
وغیرت ایمانی سے جہنجہلا کے کہنے لگا بہلا ای ملعون کیا کرون کام مین ہون نہین تو تو خدا
گہر مین تہوک کر رہے تہے سے سمجہکر جاتا سو دیکہتا ویسا ہی انکا حال ہی کہ اپنے شرک کفر و بدعت
فسق و فجور کو نہین دیکہتے بلکہ اچہا جانتے ہین اور مسلمانون کی عیب چینی کرکے اپنی دینداری او
سنی بنا جتاتے ہین اور بعضی ہی شک مین پڑے ہوئے ہین کہ خدا جانے حق کسکی طرف ہے سبحان ا
مسلمانی کا دعوی کرتے کرتے عمر گذر گئی مگر ابتک دین کی تحقیقات کا اتفاق نہوا انکے شبہ مین بلا
ہین انکی ویسی کہاوت ہے جیسی نقل مشہور ہے کہ ایک عورت کا خصم مدت سے پردیس مین جاکر جورو
کی نان و نفقے سی بالکل بیخبر ہوگیا تہا خط کے جواب تک بہی بہول پڑا تہا ایکبار جورو نی خط مین لکہوا
کہ تیری جورو رانڈ ہوگئی تو جلد آ خصم نے یہہ سنتی ہی پگڑی سی مار لی اور زار زار رونے لگا لوگو
پوچہا خیر تو ہی کہا خیر کہان کی ہر ہے گہر اجڑ گیا لوگون نے پوچہا کسطرح کہنے لگا جورو میری رانڈ ہوگئی
لوگ ہنسنے لگے تو کہسیانا ہونے لگا لوگون نے کہا ای بیوقوف تو جیتا بیٹہا ہی جورو کیسی رانڈ ہوگئی تب
تو سوچکر کہنے لگا کہ تم بہی سچ کہتے ہو مگر گہر کا خط بہی ہی کیونکر نہ اعتبار کیا جاوی اور ایک نقل ا
عجیب تر ہی کہ ایک مغل کا لڑکا طالب العلمی مین ایسا مستغرق تہا کہ دنیا و مافیہا سی بیخبر تہا رات بہر مطالعہ
سی کام رکہتا تہا جوان جورو کی طرف مخاطب نہین ہوتا تہا ایکروز شفیق باپنے کہا کہ بابا من خلقت
مرد کی عورت کی واسطے اور عورت کی مرد کیواسطے ہے کہا کہ اسکے باپنے جب دیوانا بلد پایا تو کہا
کہ چندروز مطالعہ موقوف کر اور دوسری ذو ورقی کتاب کی مطالعہ مین مشغول ہو کہا کسطرح بولا
کہ اپنی بی بی کی ناف پر کن انگلی رکہکر ناپ جہان انگوٹہا لگے وہان دخول کر اوس طویل القدس نے
جو ناپا تو انگوٹہا کسی اور جا اگر ٹہرا وہان بموجب حیت باپکے دخول کرنے لگا بی بی کہا ہان ہان خدا
منع فرمودہ است اسنے کہا خاموش باباشی من ہمچنین گفتہ است اسیطرح یہہ شکی لوگ بہی بہی جواب دیتی
ہین کہ یہہ چال باپ دادا سی چلی آتی ہے اور یہہ لوگ عمل انکا بہی خوب جانتی ہین جنکو یہہ لوگ ملنے
کہتے ہین ہر کہا کر ہین انکا کہا مانین تو لقمہ تر ماتہہ سی جاتا ہی بے علم ہمارے شیطانی وسوسہ ڈالنے والونکی

فریبی باتون سی فکر و اندیشے مین پڑتے ہین کہ خدا جانے کون سچا ہی یہہ لوگ تو قرآن و حدیث بتاتے
اور وے بہی سچ کہتے ہین کہ اگلے لوگ نادان تہے پہر کثرت کو دیکہتے ہین جسطرف کثرت ہو اسطرف
بند کرکے گر پڑتے ہین اتنا جانتے نہین کہ اکثر جہوٹہہ کیطرف لوگون کی رغبت ہوتی ہی اور سچے تہوڑے
ہوتے ہین نوح علیہ السلام کیطرف تراسی یا ندار تہے اور بت پرست لوگ بیشمار ایسی ہی ہر انبیا
تہوڑے ہی لوگ ہوا کرتے تہے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کیطرف بہتر آدمی تہے عبد اللہ بن زیاد کی ساتہہ
چالیس ہزار اور جو لوگ کہ جان چکے ہین کہ یہہ لوگ حقیقت مین سچے ہین مگر بڑے بڑے لوگ جو انکے
طرف نہین ہین تو بڑے لوگونکی خوشامد سی اور انکی شرارت کے خوف سی جان بوجہہ کر باطل کیطرف
ہو جاتے ہین بعضے دونون طرف کو سنبہالتی ہین مولانا روم فرماتے ہین سے ہم خدا خواہی و ہم
دنیائے دون :: اینخیالست و محالست و جنون مثنوی ایک صاحب کے قبیلے دو تہی جان

ایک بڑہیا تہی انہون مین سے جوان بارہی بارہی ہنی و ہر ایک تہی تاکہ ہو کوئی نہ اونمین سے اداس
وہ جو تہی دو جورو انکے بس پڑے بال داڑہی کی انہون نے بس پڑے ساتہہ بڑہیا کے وہ سوتے جاکے جب
نیند مین غافل وہ انکو پاکے تب بال داڑہی مین جو انکے تہی سیاہ انکو قینچی سے کترتے خواہ مخواہ
یعنے جب ہوجاینگے سارے سفید ہو گی جورو دوسری تب نا امید جا نکر بوڑہا اوسے ہو گی تنگ
رات دن کرنے لگے گی اوس سے جنگ کچہہ غنیمت مجہکو تب جانیگا یہہ جو کہونگی سو اُسے مانیگا یہہ
رہتے جب وہ دوسری جورو کے گہر تب وہ غافل پاکے کرتی یہہ ہنر جتنی داڑہی مین سفید انکے تہے بال
موچنے سے لیتی وہ انکو نکال جی مین کہتی یہہ سفیدی جائیگی پُرت انہین اسا کی جب آئیگی
یعنے وہ بڑہیا تہی جو ان کیا غضب ہے مین کہان او رہ کہان الغرض دونو یہی کرتی تہین کام
ہوگئی اوس کام مین داڑہی تمام دین اور دنیا کی جو ہین پائمال ہے یہہ اونکی نقل نکلی جس سے حال
سچ ہے دو بدہا سے ظالم منہہ اوٹہا دیکہہ دونونمین سی ہو رہ ایک کا
یا تو دنیا ہی کے سارے کام کر ہین جو دنیادار اودین نام کر کام کر یا دین کا ایسا کہ بس
گرد آ بیٹہے نہ دنیا کی ہوس اور جو دونو نکا رکہا تو نے خیال تو نہ داڑہی کا بچیگا ایک بال
حقیقت یہہ ہی کہ جبتک ایکطرف کا نہو وے تب تلک بندا رحیفا بچا مسلمان نہوگا منافق کہلاویگا
اور بعضے جاہل ایسے منہہ زور ہین کہ بیڈہرک بکتے ہین اور کہتے ہین دونون ہو لوے جہنم مین جاوین

دو نون جہوٹے ہین نہ انکی سنتا نہ انکی ماننا اپنی قدیمی رسمون پر چلے جانا معاذ اللہ نفسانیت کے
جہگڑے دنکا یہہ نتیجہ ہے اور ان خدا فراموشون کی چہاتیون پر وعظ حقانی ہونے سے سانپ پہرتے
ہین اور راتدن اسی فکر مین ہین کہ قرآن کا وعظ ہونے نہ پاوے اور ابوجہل کی طرح ایک ایک
دنیا دارون کی خوشامد کرتے پہرتے ہین اور انکو سبز باغ بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ یارو تمہارے
باپ دادا کا دین بگڑتا ہے خدا کے واسطے قرآن کا وعظ کسیطرح بند کرو تو تمہاری ہماری آبرو رہتی
ہے غرض انکی یہہ ہے کہ قرآن کا وعظ ہونے نہ پاوے ایسے لوگ دونون جہان مین نامراد ہین اور غضب تو
یہہ ہے کہ خدا پرستون کی ضد سے ایسی واہی تباہی باتین بکتے ہین کہ دین کے دائرے سے خارج
ہو جاتے ہین نقل ہے کہ ایک بوڑہے کے پاس ٹوٹا ہوا لوٹا تہا اس غریب کے پانخانے سے
پانی تلک سب پانی ٹپک جاتا تہا اس بیوقوف نے سمجہا کہ لوٹا مجہہ سے ضد کرتا ہے ایکدن پہلے
ہی آبدست لیکر پاخانے کو بیٹہا اور لوٹے سے کہا کیون بے توری ضد چلیگا توری ہی

نقل

ایک ہندو اور ایک مسلمان کہین جاتے تہے مسلمان نے بسبب نہونے پانی کے سند ہو رکہے ہوے پہر
پاکی کر لیا ہندو نے کہا یہہ کیا حرامزادہ ہے کہ دہرم کی چیز کو حقیر جانکر پلید کیا یہہ چہکے ہو اپنی مسلمانی
اسی مسلمان نور اللہ کہدائی کون ہے مسلمان نے تاڑا اور کاج کی پہلی بتا کر کہا کہ یہہ ہی ہندو نے ضد کے
ماری دس پانچ پہلیان لیکر زور سے تو آبدست لیا مگر کہجلانے کہجلاتے حیران ہوا اور کہا کہ اے
مسلمان نور اللہ کہدائی تیر دست ہے حاصل یہہ کہ ضد کا انجام بد ہے سب ضد تو ضد خدا اور رسول کی
شریعت سے کیا ضد از یہہ بازی از ریش بابا ہم بازی سوکن کے جلاپے سے خصم کو مارنا بجا ہے
بہلا صاحبو ان ملانون پر غصے ہوتے ہو تو کتابین دیکہو کسی فقیہ نے باب الجنائز مین بہی تیجا
دسوان چالیسوان برسی وغیرہ کی ترتیب نہین لکہا روح نکالنا کہوٹ بہرنا عرفہ کے دن میت
کو مردون مین بلانا اور ثواب پہونچانے کے دن تاریخ مقرر نہین کیا اور لیپ پوت کر فاتحہ
اچہوتے پر دینا اور جنازے پر پہولون کی چادر سہاگن کے جنازے پر لال چادر کنواری کے کہاٹ کو
سہرا تارا جنازے کے سرہانے دو روٹیان قبر کا غلاف عرس کا میلہ وغیرہ نہین لکہا باب النکاح
مین ہلدی مہندی تیل برسی ساچق برہی بیل تورن کنگنہ سہرا ایک چہڑنا رتجگا اللہ
میان کا رہیم تا داران کو کہلانا گود کا ناریل شب گشت بیلے جانا ل دنکو کہانا

سانچی مہندی لگانا دولہے کے ہاتہہ پوٹر کر سالیبنی نواسے کہلانا اوس وقتہ کو لنگڑا سمجہکر دوسرے
نے گہوڑے پر بیٹہانا لال کپڑون سے جورو کو نماز پڑہانا نماز پڑہانے والے نے پانچ پیسے لینا
اور ہر جمعہ کے بعد بی بی بری کی نیاز دینا ست سوہاگنان کہلانا چوک بہرنا سمدہیونکے
گلے مین جوتیان پہنانا چوتی کے باسن مین تہس وغیرہ بہرنا سمدہیونکو گالی دینا چوتہی مین
بینگن پیاز مارنا محرم مین دولہہ دولہن کو جدا رکہنا دولہہ کے ہاتہہ مین کٹار دینا اور
گلے مین مالا پہنانا جلوہ ٹوٹنے ٹوٹکے کا حال کسی کتاب مین نہین باب العقیقہ مین چہٹی
چہلا بوٹن چاٹن منڈن سالگرہ گود بہرنی ستوانسا کہیر کہلانی وغیرہ کا ذکر نہین باب النذر
کونڈا اکندہ رسی دسترخوان رابعہ بصری کی کہچڑی بی بی کی صحنک بڈہے بابا کا روٹ
امام ضامن کا پیسہ برہی تدہی ہنسلی طوق قفل چاند ترتا ترت بی بی کے گہر چنے بی بی گرج کا
ساگ روٹی بی بی اگٹ سمٹ کی گڑکی روٹی بی بی جنابت کی سیارہ یان پیر ملاؤ کی
روٹی پیر بہولے کی اوجہری سید احمد کبیر کی گائے شیخ سدو کا بکرا شاہ دولہ کا ملیدا
رجب سالار کا مرغ وغیرہ کا حال نہین لکہا اگر بڑے مرد ہو تو ان ناموں کو وہابی سمجہکر
غصہ کرو عوارف المعارف فواد الفواد طحطاوی در المختار ہدایہ عنایہ نہایہ کفایہ مشکوۃ
بخاری مسلم بغوی حصن حصین کو پہاڑ ڈالو یہہ بیچارے تو اسکے تابعدار ہین انپر تمہارا غصہ
بیجا ہے اگر ان اگلون کے مسلون پر راضی نہین تو اپنے آپکو سنت جماعت امت محمدی مت
کہلاؤ شکستہ پیر کے تابعدار یا اگلے بڑے جو شیخ زعفران مشہور تہے اونکی امت کہلاؤ
اسی یارو تمکو کیا شامت لگی کہ اگر نبوی طریقہ کو کوئی چہوڑ دے تو اوسکا ایک بال بہی
ٹیڑہا نہین کرسکتے اور اگر کسی نے تمہاری ایجادی طریقہ مین ذرہ بہی کم و بیش یا تغیر و تبدل یا تغافل
و تساہل کیا تو اسکے جان کے دشمن ہوتے ہین مخلوق پرستون نے ایک نیا ڈہب ایسا نکالا ہے کہ
جس سے بری رسمین مٹنی نہ پاوین اور توحید و سنت مین خلل آجاوے بلکہ لوگ طریقہ سنت
کو نیا طریقہ سمجہکر چہوڑ دین شک مین پڑ جاوین اسیواسطے فریبی لوگ حدیث تہتر فرقون
کی عوام کو سنا کر کہتے ہین کہ یہہ وہابی بہتر فرقون مین ہین اور ہمارا طریقہ سنت و جماعت
وہی دوزخ سے ہم جنتی اسکا **جواب** یہہ ہے کہ حضرت نے جنتی فرقے کا نشان آپ یہہ

فرمادیا ہی تاکہ شبہ نرہے کہ جو خیرے اور میرے صحابہ کی چال پر چلیگا وہ جنتی ہی اور اوس
کے اکابر ونکا پتا بہی بتلادیا کہ جو دین کی راہ درست کرینگے اور میرے طریقہ کو
کو جو میرے بعد ہوگا اصلاح کرینگے آب یہان انصاف کیجئے کہ دینداروں کا ارادہ
اور کوشش یہی ہی کہ توحید الٰہی و سنت رسالت پناہی جاری رہے اور مخلوق پرست
کو رات دن یہی خیال ہے کہ کسی حیلے سے باپ دادا کی رسمون مین خلل نہ پڑے انکو شب و روز اسی
دلیل کی تلاش ہے کہیں سے کوئی سند یا کوئی حیلہ شرک و بدعت کے کرنیکے واسطے کہیں ہاتھ آئے

بطور دستاویز کے ملجا و لنظم	قول احسن خبر و آیہ ناسخ است	نیز آیات و حدیث محکم است
ہم روایات قوی و محکم است	قول علما آنچہ نیکو راست است	آن کسان عمل بر رسم کنند
روز محشر پیش حق رسوا شوند	اینکسان از حق ہدایت کردہ است	راہ جنت در جہان نموده است
اینکسان صاحب عقل و کمال	رہنمائی بندگان فی الجلال	وانکہ بر آیات منسوخ ماند
عمل بر آیات متشابہ کنند	بر حدیث نسخ متشابہ روند	عمل بر ضعف و انتہا کنند
آنکسان بی عقل و مجنون جاہلند	کہ ہوای نفس را تابع شوند	مال مردم از رہ باطل خورند
بہر زر احکام حق پنہان کنند	بہر آن ضعف و انتہا دہند	بہر جاہ و زر خوشامد کنند

جب ناجی فرقہ اہل سنت و جماعت کا حضرت کی فرمانے سے وہی ٹہرا جو حضرت و صحابہ کے طریق
پر مستقیم ہین آب اہل انصاف سے دادخواہی ہی کہ اسوقت حضرت اور انکے یارونکے طریقے
پر کون چلتا ہی اور اس طریقے پر لوگونکو کون بلاتے ہین اور سنت کی رواج مین اور
بدعت کے مٹانے مین کون کوشش کرتے ہین اور بدعتیون کے طعنے و ایذا کون سہتے ہین اور
بری رسمون کے مٹانے مین ذلتین کون اوٹہاتے ہین امر معروف اور نہی منکر کے سبب گالیان
اور مار کون کہانے مین رسول اللہ و صحابہ رض کی تابعداری مین کون شہر بہ رہوتے ہین
اور جان سے گذر جاتے ہین سو دریافت کرو آپ تمام مسلمان فرقہ ناجیہ سے بالکل خارج ہین
اگر شک ہو تو صحابہ کی شادی و میت و ریت و رسم و رواج کو اپنی شادی و غمی و
رسمون سے مقابلہ کرکے دیکہین موافق ہو تو ہم جہوٹے اور اگر مطابق نہو اور مخالف ہو
تو بس دعویدار جہوٹے ہیں فائدہ اس نجح ادائی کا نہ سمجہا مین کبہی اس قدر رکہی

سے کیون بیزار ہین + ایخدا اپنی کرم سے توکسی موسی کو بہیج + سیکڑون مانند فرعون اتہو عبد ابرار
جہنمیں ہی پرست شدے پرست نجوم وفال کے معتقد اہلبیت وصحابہ کے دشمن شرع کی مخالف قدریہ
جبریہ دہریہ حلولیہ وغیرہ بہی اپنی کو ناجی جانتے ہین جسطرح رسمی مسلمان باوجود مخالفت شرع کے
اپنی کو سنی و فرقہ ناجیہ والی جانتے ہین آن ہم غلط این ہم غلط انکا سنت جماعت بنا بالی بی تمیزہ کا
وضع ہی کہ ہزارہا جابجون سے ٹوٹتا ہے نہین اوسیطرح انکا سنت وجماعت بنا شرک وکفر وبدعت
کی رسمون سے جاتا نہین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ہرچند کہ اس سے پہلے بہی علما و بندار
وفضلاء عالیمقدار نے مفتریون کی جوابات دندان شکن ورفع شبہات عوام مرد وزن کے
لکہے ہین مگر چند ہی لوگون کی تسلی خاطر ہوئی اور شبہ رفع نہوا اور خاطر تسلے تو ہونا غیر ممکن ہے
اگر شک ہوتا تو البتہ رفع ہوتا اور دین کی تحقیقات ضرور ہوتی تو اپنی کتابین ان مسائل سے
مطابق کرکر صاف ہوجاتے یہہ لوگ تو جان بوجہ کر تجاہل عارفانہ سے نفسانیت کر رہے ہین انکا
شبہ دور ہونا امر محال ہی لاکن یہہ عاصی اپنی اور اپنی دینی بہائیون پر سے تہمتین نامعقول تراشیدہ
بوالفضول دفع کرنیکے لئے اور مسلمانونکو بدگمانی کے گرہے سے چہوڑانے کے واسطے اب بہی بعضی
اتہامات کی رد اونہین کتابون سے تالیف کرکے لکہتا ہی تا اہل حق حق و باطل مین تمیز فرماوین

فصل اول وسمین اون تہمتون کا بیان ہی کہ بالکل اتہام ومحض افترا ہی واسطے جوش مین
لانی خواص اور بہکانے عوام کے آب علمائے فحول وفضلاء ذوی العقول کو تامل وغور سے سنکر شیخ
سعدی رح کی قول پر اعتماد کرنا چاہئے ع باطل است آنکہ مدعی گوید پہلا افترا کلمات اہانت آمیز حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کہتے ہین دوسرا افترا انبیا علیہ السلام و اولیاء
عظام وشہداء کرام کے ارواح کے توسل سے منع کرتے ہین تیسرا افترا چار مذہب کے اماموں کو خصوصاً
ابوحنیفہ رح کو برا جانتے ہین چوتہا افترا خطبے مین خلفائے راشدین کا نام نہین لیتے
پانچوان افترا حضرت محبوب سبحانی رح اور دوسرے اولیاء کو گالیان دیتے ہین چہٹا افترا
اجماع امت کی تابعداری کو منع کرتے ہین ساتوان افترا لوگون کو پہلے پیرون سے منکر اور بد
اعتقاد کرواکر اپنی اپنے مرید کرتے ہین آٹہوان افترا درود شریف پڑہنا منع کرتے ہین
حاشا وکلا ہم حقانیون سے یہہ افعال و اقوال ناشائستہ کبہی صادر نہوئی اللہ سبحانہ وتعالی

نسبت لگائے والونکو زرد رو و سیاہ رو کرے معلوم نہین کہ انہون نے یہہ خیال رفاض و خوارج کا کسطرح سیکھی ہے آیا اُنسے اڑکے ہوئے یا در رائے کیونکہ یہہ بہتان تو ویسے ہین جیسی صحابہ رم و اہلبیت پر رافضیون اور خارجیون نے گھڑے تہے اور اگر حقیقت مین جو کوئی ان اتہامات کے موافق کرے بلکہے اللہ کی پاس مردود اور مسلمانون کے پاس مطرود ہی رہا ہے ع سخن چین بدبخت ہیزم کش است کہ من از خود نگویم او چہ چیند ولیکن مفتری را چارہ نیست کہ او از خود سخنہا آفریند ابیات مظہر الحق کے اور یہہ کتاب ابوالظفر محی الدین اورنگزیب عالمگیر بادشاہ غازی خلد مکان کے عہد مین حضرت سید مرتضی صاحب مرحوم کی تصنیفات سے ہے مثنوے

وانکہ برا ظہار حق انبیا
یا برآورند برون از شہرشان
مؤمنان صادق و مخلص و نیند
از بشر ترسند و حق پنہان کنند
زان میان امر و نہی منعش کنند
چون بہ بینند فسق و بدعت خوش شوند
چون بہ بینند عالم با لتقد را
خود حرام و ظلم بد عتہا کنند
قبر و تصویر دوے و مردہ را
ہم روا و نیک میداند ورا
نیز لا و او ل ہو ا ر و بالا ورا
یا روایات جواز آن دہند
ہر کہ منع از شرک و بدعت میکند
روز و شب او را مذمت میکند
بہر سخن خویش حق را رد کنند
نا روا را زان روا جائز کنند

انبیا را گشتہ اند اہل ہوا
کان ہمیکردند بخلق خاص و عام
از خدا ترسند و حق ظاہر کنند
آنکسان اہل نفاقند در جہان
فاسقان را زان سبب قوت دہند
چون منافق بشنود بند خدا
زود گریزند کین کند رسوا مرا
بہر جیجک بت پرستی میکنند
ہم بزرگ و اولیا زندہ را
زان ہزاران کلمہ گو کافر شوند
مینمایند کلمہ گویان سجدہ ہا
راضی و خوشدل از انہا میشوند
ہم ز تہدید از عذاب حق کنند
در نکاح و عرس ہم عتہا کنند
بہر عز و مال حق پوشی کنند
ہر کہ حق گوید ورا غیبت کنند

زین سبب گشتند شان اظہار
امر عدل و نہی از ظلم و حرام
مومنان کاذب و نافق وبند
کارہ و نا راضیند از مؤمنان
چون بہ بینند عمل دین غمگین شوند
میگریزد چون خر از شیر خدا
گو کلام موعظ و شرع کنند
بہر طفلک مرد و زن کافر شوند
میکنند بوسہ رکوع و سجدہ ہا
گرچہ دعوی دین و ایمان میکنند
ہر کہ مد ظلم و بدعت میکنند
روز و شب تحسین خلق و ثنا میکنند
میخورند غصہ بر و بد میبرند
مرد و زن فی السنہ نیکانش گویند
بہر آن باطل دلائل آورند
ہر کہ پوشد حق ثنائی وی کنند

راه دین از بهر رشوتها زنند
مرد نادانان و هم دانا شوند
بهر فسق و عز و زر ایشان آن
اهل بدعت را حمایتها کنند
مبدء هر فتنه و ظلم و فساد
حق نمیخواهد که حق پنهان شود
وانکسانکه کافران و نافقند
گرچه تلخست و گران بر فاسقان
کافر آن از پند حق بد می برند
مرض حب مال و فسق و بدعت است
عالمان خود فسق و بدعتها کنند
یک گروه باید که باشد از شما
امر نیکی نهی از منکر کنند
متفق بر حق بود اینها و شان
یک دهد بر قول اضعف فتوها
فتنها پیدا بگردند آن زمان
این فساد اکبر است اندر جهان
مختلف مثل یهودان در جهان
عالمان چون بر ره تقوی روند
جاهلان زین کفر و بدعتها کنند
بیخ بدعت آن زمان کنده شود
زانکه بر وی امر حق عار دشنه است
دادن یاری حرام مطلق است

صادقان را بهر آن کاذب کنند
گفت حق در شهر هم در ده آن
ظلم حق پوشی کنند بر مردمان
هر که گوید حق بر او تهمت کنند
این اکابر مجرمند اندر بلاد
آنکسانکه مؤمنان مخلصند
تابع شیطان و راه بدعتند
چونکه حق پوشی نمایند عالمان
مؤمنان بر پند حق خوشدل شوند
او شود غمگین از اظهار آن
در نکاح اسراف و بدعتها کنند
کان نخواند سوی نیکی خلق را
اندران شان متفق گر خود بوند
گر شوند شان در مسایل مختلف
یک دهد بر قول محکم فتوها
مؤمنان چون فرقه فرقه ها شوند
که بگردند فرقه فرقه مؤمنان
چون نگردند متفق در امر دین
جاهلان زین بر ره فتوی روند
عالمان گر متفق در خود شوند
ظلم و جور ظالمان مانده شود
بر حرام و بدعت و بهتانها
زانکه بر وی نهی آمد از خدا

زان مزاوان مؤمنان کافر شوند
کرده ام اکثر اکابر مفسدان
مکر و حیله کرده بدعتها کنند
تهمتی کرده ورا ایذا دهند
کافران خواهند که حق پنهان شود
تابع قرآن و راه سنت اند
گفتن حق لازم است بر عالمان
آن زمان ظلمت شود اندر جهان
هر که در وی مرض طلب عزت است
بهر نامشروع خواهد حکم آن
گفت هر علما و شیخا از خدا
از کلام الله و سنن مصطفی
وان دگر علما کنند تائید شان
یا بگردند در خبرها مختلف
راه حق پنهان شود زین جهان
بغض و کینه در میان خودها نهند
زانکه گفته بناشند عالمان
آن زمان جاری بگردد راه دین
چونکه شان بر مسئله ضعف و خلاف
اتفاقی کرده زین جاری کنند
مدد بر نیکی و تقوی واجب است
بر رسوم کفر و فسق و ظلمها
عالمان یاری دهند هر خلق را

از روایاتِ توسنے و فتنہا
زین شود جنگ جدل در مردمان
مختلف باشند و گردد فرقہا
زان شود در مؤمنان بغض حسد
در جہان پیدا بگردد فتنہا
جدل و ہم بحث منافق از کتاب
ظلم و بدعت میشود محکم از ان
حزب الله مالغان بد هستند
حزب شیطان در طریق بدعت است
متفق باشید در احکام دین
مشکلست بر کافران و مشرکین
اتفاق از موجبات رحمت است
سبب مصلاحت بین المومنین
اتفاق عالمان در راه دین
اُمتیان ہم متفق بر حق شوند
این فسادا کبر است در راه دین
در ره دین بر دو قسم است اختلاف
اختلاف اہل سنت صادق است
گروه در دین اختلاف کثر از ان
زان کجی معنی قرآن حدیث
اعتقاد و عمل بر وی جایز است

ور مدد از مسئله ضعف کنند
ہم شود ظلم و فسا د اندر جہان
زان شود پنہان حق در جہان
آن حسد در یکدیگر شد
زلت علما و نا مشروع شان
پهر باطل کردن او صواب
حزب الله صالحان ناصر است
حزب شیطان جملہ اہل بدعتند
گفت حق ای انبیا و عالمان
مختلف ہرگز نگردید اندرین
دافع الشر اتفاق است در جہان
اختلاف از موجبات آفت است
اختلاف عالمان در راه دین
دافع کفر و حرا ست بالیقین
عالمان چون مختلف در دین شوند
راه دین جای نمیگردد ازین
زان بحجے حق و صواب حکمت است
اختلاف اہل بدعت باطل است
وان بحرص مال و شرف عالمان
کج بفهمند کج بگویند در حدیث
در خطا در ضعف بس آفت است

خود شوند گمراه و ہم گمرہان
مؤمنان چون طریق مختلف شان
ہم رود زان اتفاق از مؤمنان
از فساد اختلاف فرقہا
حکم حکام معتلق و ظالمان
برکند اسلام را از بیخ آن
حزب شیطان فاسقان از دین
حزب الله در طریق سنت است
دین حق ساز ید جای در جہان
زانکه بودن متفق در راه دین
میدر شر اختلاف است اندر ان
اتفاق عالمان در راه دین
موجب جنگست بین المسلمین
عالمان چون متفق بر حق بوند
مؤمنان زین فرقه فرقه میشوند
اختلاف عالمان زاہدان
وان دگر کذب خطا و فتنه است
اختلاف فہم و طبع عالمان
گشت کج در راه دین فہم شان
اختلاف فے کان موافق محکم است
کند ران جایز حرام و بدعت است

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا

گر ترسید از خدا ای مؤمنان | چونکه ترسید از امیر و حاکمان | آنچه فرموده خدا است آن کنید

حدیث

دل سیه میگردد و میرد از آن
سود او را امید بر بند خدا
مرده است ایمان و دل هرکس را
زان نیارد او بجا احکام حق
بعض شان مر بعض را دشمن شوند
گروه گم آید از راه خدا
گروه اندر گره ز مکر و حیله‌ها
آن بشیطان بگویند ای لعین
پس بگوید او بشان ای مجرمان
وعده میدادم بغفران خدا
نفس اماره شما ای مجرمان
رو بگردانید از وعده خدا
من بنمودم بر شما ای مجرمان
من کنانیدم بزور و جبرها
نفس اماره شما کردش قبول
پر حذر باشید از و بوحسود
زانکه مکر من ضعیفست ای عدو
ساختم باغی شما را از خدا
مشرکان و بدعتی و غفلتند
هم بحسرت دستهائی خود گزند
کلمه ایمان نکرده در جهان

هر که یک لقمه حرامی میخورد
چون شناسد حق و باطل را از آن
او بترسد از عذاب و قهر حق
نیست آنرا سود از بند خدا
در قیامت دوستان و آشنا
در میان خویش بحث و جنگ کنند
تابعان گویند که ما را انجدا
تو بده دو چند ایشان را عزا
کرده ما را تو گمره در جهان
من نکردم مر شما را گمرهان
بر حرام و ظلمها وعده عذاب
بهر مال و شرف و لذات جهان
چون مرادانید دشمن ظاهرا
غالب و جبار و حاکم در جهان
لیک من حظره حرام و ظلمها
رو بگردانید از حکم رسول
پس مرا لعن و ملامت می کنید
مکر نفس و زن عظیمست و قوی
من شدم بیزار از شرک شما
چون بمیرند آنزمان آگه شوند
آنزمان زاری و واویلا کنند
پیروی مصطفی با قلب و جان

طاعت جل رو در تو او زود شود
زنده است ایمان و دل هرکس را
هم بجا می آورد احکام حق
او نترسد از عذاب قهر حق
در میان خود شوند نا آشنا
یک دگر را هم بگویند تو مرا
اینهمه سردار ما و مقتدا
چون در آیند در جهنم مجرمان
ورنه ما بودیم مؤمن صالحان
من شما را در حرام و ظلمها
حقتعالی داده بود انعم کتاب
زود اجابت کرد او وعده مرا
پس چرا روی نگردیدید از مرا
که شما را کفر و فسق و ظلمها
داده بودم در دل و سینه شما
با وجود آنکه حق این گفته بود
بل ملامت نفس خود را کنید
من بدم نفس اماره پیش شما
بل مرا کردید انباز خدا
از حرام و ظلم خود غمها خورند
کاندر آن این ارزو شان کنند
کاش می کردیم هرگز در میان

دوستی ظالمان و فاسقان
باز نظارهان کنند و زیا ها
از حرام و بدعت و ظلم و خودی
فسق ایشان دیده ما فاسق شدیم
آنچه‌شان کردند ما آن کرده‌ایم
رهزنان دین ما ایشان شدند
نیست مقبول و رد این نزد ما
چون بدوزخ مجرمان را افگنند
هیچ نشنیدند از خدا ای مجرمان
گویند آری آمد ناصح بما
لیک حکم نفس خود بشتافتیم
وای برما این چکردیم در جهان
وای بر بی‌عقلی و بر جهل ما
آن فریبند خلق را از علم دین
علم و عمل و دین نمایند خلق را
امر و معروف اغنیاء خلق را
که مبادا شان نه ما بد میبرند
تشنه زان میرسد ز اعمال شان
با صلاح و نرمی و رفق حیا
فتنه‌ها پیدا شوند از عالمان
علم نامشروع و ضعف قولها
زین هزاران جاهلان گمراه شوند
مردمان چون در پی ایشان روند

کرد شان گمراه ما را در جهان
عذرها آرند گویند با خدا
منع شان گاهی نکردند در جهان
بدعت شان دیده بدعت کرده‌ایم
هم امیر و حاکم و سردار ما
باز رو تو باز ما را داشتند
زانکه اول گفته بودم در قرآن
خزنهٔ دوزخ بر آن طعنه زنند
واعظ و ناصح شما را کس نبود
پند و هم از بهر حق کرده بما
پس بطعنه دستهائی خود گزند
که خلاف حق نمودیم اندران
گفت آنحضرت که در آخر زمان
با فریبند از عبادتهای دین
بهر شیخی و رجوع مردمان
نهی نکنند از حرام و ظلمها
نذر و هدیه‌شان بما باید دهند
صالحان حیران بمانند اندران
در ملأ اعمال صالح میکنند
تهمت و تقریر باطل در جهان
گر کسی پند و نصیحت اندران
کفر و نامشروع و بدعتها کنند
مردمان اکثر هوا را تابع اند

از ره قرآن و خبر و عمل آن
عالم و درویش ما را از بدی
ورنه ما توبه همین کردیم ازان
ما همه اتقی و تابع شان بدیم
هم فقیر و عالم تابع هوا
پس خدا گوید که این عذر شما
برحذر باشید از مکر بدان
نامده آیا شما را در جهان
مانع ظلم و بد بها کس نبود
لیک گردن ازان نافتیم
حیف برخود کرده خود را خود گزند
وای بر اعمال نامشروع ما
اینچنین باشند و فقر از ابدان
خرقه پشمینه پوشند از ریا
بهر مال و حرج و خانه خادمان
کلمه حق پیش ایشان نا گویند
نه مرید و خادم ما بان شوند
صورت ایشان نیک و در ظاهرا
در خلا اعمال طالح میکنند
فتنه وضع حدیث و قولها
میکنند مانع شوند زان مفسدان
زانکه ایشان مقتدای مردمند
عاشق عمل حرام و بدعت اند

در منع اعمال بدعت مردمان
زان سبب حق تلخ و سخت است و گران
صالحان او را ثناها میکنند
فاسقان ان کار حق ناخوش شوند
این ببیند آنند که زان کافر شوند
در جهان آنند که شان احکام ما
حق نگهبانست ایشان را در آن
چون خزان حشی از تیر دگان
این ره حق است و راه مصطفا
جز باین راه جمله راه باطل است
زانکه در روئی زبانشهای حق
برخلاف خواهش نفس کمین
شهددار زان است اندک راغبند
سهل و آسان وافق از نفس و هوا
کاهم خلق اندرین ره آمدی
سختی و ایذا است هم فقر و بلا
عمل آیت نسخ و هم متشابهات
هر که این راه برد او را سزاست
آنکسان این راه را تابع شوند
سهل و آسان است این مردمان
زین سبب این راه هزاران خوش شوند
مقتدا را نیک صالح کن مر ان
کان بحق گو یا عداوت می‌نهند

ظاهر و مشهور گردد در جهان
روشنی شکان ان بیان روشن شود
فاسقان او را مذمتها کنند
حق گو نزدیک ایشان مفسد اند
زانکه بد را نیک حق را بد گویند
میرسانند خلق را از خوف ما
از بدی ظالمان فاسقان
راه آیت ناسخ و هم محکمات
این صراط المستقیم بی دغل
لیک این راه خدا و مصطفا
اکثر است از فقر و از ایذای خلق
عمل شرعی مثل شهد است در جهان
می گرانست لیک اکثر شاربند
فسق و نامشروع در جانی بد
هیچکس بیرون ازین ره نه بجز
زین سبب زین راه گریزند مردمان
راه سنن نسخ و هم متشابهات
آنکسان کاندر دل شان فتنه است
زانکه در وی فسق و بدعت جایز اند
زانکه این راه باطل و نفس و هوا است
مال و جان و دین بدین ره میدهند
آنکه خناس و شیاطین زمان
هم نهی از گفتن حق میکنند

آن شود رسوائی ایشان از آن
فاسقان را زان سیه رو میشود
صالحان از کلمه حق خوش بوند
هر که گوید حق و راه مصلح گوید
گفت خالق بندگان خاص ما
آن نمی ترسند از کس جز خدا
میگریزند اشقیا از وعظ آن
راه سنن ناسخ و هم محکمات
این ره عرفان حق و جنت است
سخت تر بر نفسهای بنده ها
راه حق و مصطفا و عمل دین
عمل نامشروع چو خمر است اندر آن
گر بدی راه خدا و مصطفا
زود در وی شرف و زر حاصل شان
لیک در راه خدا و مصطفا
راه باطل میگرفتند در جهان
این طریق و راه منسوخ و خطاست
قصه نامشروع و فسق و بدعت است
راه نامشروع و بدعت در جهان
اندر این آرام و فرحت نفس راست
یا الهی رحمتی کن بر جهان
راه حق بگذاشتند اندر جهان
دوستی با اهل بدعت می‌نهند

مدو کفر و شرک و بدعت میکنند
در میان مومنان جنگ افکنند
مدبرانند از دو ما و خیان
بربیان بیم و خفگوئی شان
کاندحق را نگویند در جهان
پس ازین آیه شد معلوم آن
در غم و سختی و خطا ظالمان
خصم گر تنها برآرد کس لفقیر
حق نباید پیش حاکم در ظفور
یا کری بی تحقیق گفته کس کند
کاذب است و فتنه انگیزی کند
پس ازین گشته است معلوم و یقین
هست ضعف یا او نسخ و افترا است
و آنچه در وی نفع دین است آن کنند
گرچه او ظاهر فقیه و فاضل است
صالحان آنان که ترسند از خدا
امیا زا هم بران قایم کنند
تا که مردم بر طریق حق روند
راه سنت اندران جاری کنند
راه حق ظاهر بکلمه حق کنند
ورنه جهلا همچو گاو و خر بوند
قسم دیگر عالمان فاسقند
تا که جاه و زر کنند حاصل ازان

از ره حق مومنان تنگ را
مومنا نرا رنج دادند و دمند
وانکه حضرت را و یاران را
از وطن اخراج کردند کافران
مشرکان و بدعتی رند و بد برند
که بود در گفت حق صد امتحان
وانکه بی تحقیق دعوی مدعی
نان ودان بی خصم قول او مگیر
هر که بی تحقیق مسله این گوید
کاذب است آن فتنه بر پا کند
هر که اکنون میکند نهی از حرام
بر خلاف نفس آمد راه دین
در شرع عالم فقیه گویند ورا
وآنچه نقص دین کند زان زو کشند
عالمان دو قسم اندر مردمند
وآنچه فرموده است او آرند بجا
امر معروف نهی از منکر کنند
از حرام و شرک بدعت رو کشند
فاسقان و ظالمان را از کتاب
وارثان انبیا این عالمند
هر که ایشان را حقارت میکند
بیخ هر فتنه فساد این عالمند
عمل نامشروع و بدعتها کنند

باز مبدا رند مکر و خیانها
این شیاطین مردمان اند چو
کافران دادند ایذا ما لها
هر کرا اکنون نیز اندر مرد را
پس همین ایذا و اخراج کنند
از بلا و فقر و طعن مردمان
مد و آن کردن نهی کرده تو
تا نیایند هر دو خصم اندر حضور
یا که هر سخنی شنیده میگوید
یا کری بی تحقیق گفته کس کند
ظالمان ایذا دمند ایذا ما لها
وانکه هر حکمی که بر وفق هوا است
که شناسد نفس او عدم و بقا
هر که عکس این کند آن جاهل است
زان یکی ستودند دیگر جاهلند
قایل بر حکم دین هم قایمند
بهر حق نه بهر نام و زر کنند
راه بدعت دور را از مردم کنند
میکنند تندیر و تهدید زعذاب
جاهلان این عالمان انسان شدند
کافر و مردود و ملعون میشوند
علم خوانند و نخوانند ازان
مردمان را سوی آن دعوت کنند

آنچه در قرآن و خبر است حکمها
تا نگردد فاش فسق و ظلم شان
زان هزاران فاسقان از فسق شند
بد بر ندوا نه بیانش رو کنند
این چنید انند که زان کافر شوند
علما خوانند و گردند عالمان
شرک نامشروع بدعتها کنند
میکنند با صالحان بحث و خصام
عمل بر ضعف روایتها کنند
میکنند تحریف از تاویلها
اجتهاد بی فقها و رای شده است
علم دین خوانند باشند عالمان
بر روایتهای اقوی میروند
نه کنند آن صالحان هر بحث
وارثان انبیاء مرسلند
افضلند در اینجهان و آنجهان
عالمان از دانش کج گرهند
دانش کج هم ازان پیدا شود
عالمی را چون خدا گمراه کند

از حرام و نهی تهدید خدا
فاسقان و ظالمان زا از کتاب
حاکمان و عاملان ظلم شدند
واعظانش را ازان مانع شوند
جای خود در آتش دوزخ کنند
بهر زر احکام حق پنهان کنند
از حسد بر انعش پنهان کنند
بر جواز امر بدعت آورند
هم بمردم آن روایتها دهند
بهر زر تعلیم تقریرے کنند
ظلم و بدعت زین بلا اکثر شده است
عمل بر آیات محکم میکنند
عمل بر اقوال محکم می کنند
آن گروه از عالمان صالح اند
هم خلیفه خالق و هم احمد اند
هر که ایشان را مذمت میکند
ورنه ایشان از همه افضلتر اند
دانش کج از حسد پیدا شود
از حدیث صحیح و قرآن رو کشند

میکنند آنرا نهان از مردمان
میدهند وعده بشارت از ثواب
کافران از کار علما بد اند
تهمتی کرده ورا ایذا دهند
چون خبیثین و شریرین مردمان
بهر سخن خویش حق را رد کنند
بهر جائز کردن و فسق و حرام
خبر موضوعات و منسوخ آورند
معنی اصلی احکام خدا
کاذبان اما که شان صادق شوند
چونکه مردم طیبین و صالحان
بر حدیث و آیت ناسخ بوند
عمل بر منسوخ و بر تعشابهات
رهنما و خیر خواه عالم اند
فضلشان بر عابدان و زاهدان
او شود کافر و بر لعنت بود
نیت بد مردود ابد تر کمند
طمع زر اسلام را ابتر کنند
مسلمان بهائیو بهه وقت بهت

حت آیا ہی ایمانداروں پر تکلیف و مصیبت اور بی ایمانوں کو آرام و فراغت
نفس کی خواہشوں کا دروازہ کہلا ہی شیطان مردود دسنے قابو پایا ہی مسلمانوں مین محبت نہیں
رہی اللہ کا ڈر دل سے اوٹھ گیا شرع کے احکام کا خوف نہ رہا اتفاق و انصاف کا نام
نشان مٹ گیا دین مین ہر کوئے مختار رہا شرع کے حد باقی نہ رہی اسلام دکفر ملکیا

رسومات آبائی اسلام ٹھہرا اسوقت مین مسلمان رہنا اور سیدہی راہ پر پوری پوری چلنا
بہت مشکل ہے اب اچھی مسلمانونکو لازم یہہ ہے کہ اپنے دین و دنیا کی کام حضرت پیغمبر
خدا اور انکے آل و اصحاب و تابعین و مجتہدین کے فرمانے اور کرنیکے مطابق سچے دیندار
اور واقف کار لوگون سی جو کفار اور بے دینون سی شیر و شکر کے مانند نہین ملجاتی دریافت
متعدے مین کسی کی خوشامد و خاطر نہین کرتے اور سمجھہ بوجہہ کر عمل مین لاوین اور کسی
نیم ملا خطرہ ایمان کی بات پر ہرگز اعتماد نکرین کیونکہ وی خود گمراہ ہین دوسرونکی کیا
ہدایت کرینگے انکو تو دنیا کمانی اور نام بڑہانے سی کب فرصت ہے کہ اللہ و رسول کے
حکم بجالاوین یا لوگونکو اچھی راہ بتاوین ہزارون مسلمانونکو ایسی ہی گمراہونے
بہکا رکہا ہے کیونکہ انکے گمراہ رہنے مین انکی عزت بنی رہتی ہی اور سیدہی راہ پر آوین تو
انکی قلعی کہلجاتی ہے ایسونکے اعمال و عقیدون سی ہزارہا مسلمان خرابی مین پڑے ہین
کیونکہ دین کا مدار علما پر ہے یہہ لوگ سردار اور راہ دکہانے والے ہین اور عوام تابع
اور انکے بتائے ہوئی راہ پر چلنے والے سو اگر عالم دیندار ہی اور شرعی حکمون پر خود قایم
رہکر لوگونکو نصیحت کرین تو لوگ بہی انکو قایم دیکہکر شرع کی راہ اختیار کرینگے اللہ
و رسول سی ڈرینگے مگر اب اس زمانے مین بعضے نام کے عالم عوام ان پڑہون سی زیادہ
ڈہیٹہہ ہو کر بلا تحاشا ظاہر حرام و ناروا و بدعت کی کام اپنی گہرون مین کرتے ہین
دوسرونکو کس منہہ سی منع کرینگے اور منع بہی کرین تو کون مانیگا الٹی فضیحت ہونگے
اسواسطی چپ چاپ بیٹہی ہین بلکہ اپنی بڑے کامونکو اور جاہلون کی آبائی رسمون کو الٹی
تقریرون سی اور جہوٹی تاویلون سی رواج و مباح بتاکر نصیحت کرنیوالونسے مقابلہ کو تیار
ہوتے ہین مکر و فریب و حسد و بغض و حیلہ سازی و تہمت بندی مین پکے ہین علم کو دنیا کمانے
کی ٹٹی بناکر شرعی صورت و لباس بناکر لوگونکو فریب کے جال مین پہنساکر راہ راست سے پہیرنے
کے فکر مین دن رات لگے رہتے ہین حضرت نے آگے ہی ان شریرون کی شرارت سی آگاہ
فرمایا ہی کہ قریب ہی کہ آویگا لوگونپر ایک زمانہ کہ باقی نرہیگا دین مسلمانی مگر نام اوسکا اور باقی
نرہیگا قرآن سی مگر نشان اوسکا مسجدین انکے آباد ہین اور وی حقیقت مین اجاڑ

ہین ہدایت کی راہ سی چلمائ انکے بدترین خلایق زیر آسمان ہین انکی نزدیک سے ظاہر ہوگا فتنہ اور
اونہین کی طرف وہ فتنہ پلٹیگا آور روایت ہی زیاد رضہ کہ فرمایا مجہہ کو عمر رضہ نے آیا جانتا ہی
توکیا چیز گرادیتی ہی اسلام کی بنیاد کو کہا مین نے نہین فرمایا گرا دیتے ہے اوسکو بہسلنا
عالم کا اور جہگڑنا منافق کا ساتہہ کتاب اللہ کے اور حکم کرنا گمراہ سرداروںکا یعنے عالم جبکہ
اپنی راہ چہوڑ کر فسق اور فجور اور بدعت کی کام کرنے لگین تو اسلام کی جڑ کیونکر نہ کہد لگے
اسطرح جب جہوٹے مسلمان کلام اللہ کی آیتون مین جہگڑنے لگے اپنی خاطر خواہ بزور معنے
نکالنے لگے اور بیجا تاویلون سی لوگونکو شک مین ڈالنے لگے اور ظالم حکام مین من مانتی
زورسی لوگون پر حکم چلانے لگے تو دین و اسلام ویران ہوگیا سو وہی حال اس زمانی مین
ہے کہ کوئی خدا کا بندہ اللہ و رسول کی راہ پر لوگون کے لانیکو زور مارہی تو یہہ خناس اپنے
بہلائی عوام کی گمراہی مین سمجہکر اونکو اوس سی چال سی ہامان و ہارون کی مانند ہدایت مین
آنی نہین دیتی اور کفر و بدعت سے بچنے کے روادار نہین ہوتے اور اِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ
وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ
کی مصداق بنتی ہین سو اگر تہوڑا بہی ایمان اور اللہ و رسول کا ڈر لوگون کے دلون مین ہو تو
اون باتونکو جو ایماندار لوگ بتاتے ہین اللہ و رسول کو درمیان دیکر مولویون سی پوچہین
اگر ٹہیک ہی تو اپنی اعمال سی توبہ کرکے سچے مسلمان ہوجاوین باپ دادا کی بری راہ چہوڑ دین
اپنی ہادی حقیقی محمد رسول اللہ اور انکی آل و اصحاب و مجتہدون کی پیروی اختیار کرین اور
جو لوگ انکے کہنے سی اس نعمت کی حاصل کرنے سے اٹک رہی ہین انکو بہی سمجہاوین کہ اللہ و رسول
اونسی راضی ہوجاوین اور دین کی چال جہان مین پہیلی بری کام اور بد رسمین جو دین کی رونق
بگاڑ رہے ہین لوگون سی چہوٹ جاوین اور جنکو اللہ تعالے نے حکومت کا مرتبہ عنایت کیا انکو
لازم ہی کہ دینداروںکے مقدمے جب بیدینون اور خود پسندونکے ظلم سی انکے کچہریون مین رجوع
کرین اور ظالم لوگ غریب مسلمانونکو کفر و بدعت کے رسم دفع و منع کرنیکے سبب سے دو کہہ دینی پر مستعد
ہو وین تو شرع کے حکم بموجب کسی دیندار بے طمع حقانی منصف مولوی سی فتوے لیکر خوب تحقیق
کرکے حکم دین تاکہ لوگ اپنی دین پر قایم ہون اور مفسد نادم ہون اسمین اللہ و رسول

کے سامنے انکی سرخروئی ہو اور ملک مین امن چین رہیگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی
قوم مین بری کام ہو رہی ہون اور مقدور ہوتے اوس بری کام کو جو باز نہین رکہنا تو انکے
موت کے پہلے سب پر اللہ تعالی عذاب بہیجتا ہی ان روایتون سے معلوم ہوا کہ اچہی مسلمانون کا
یہی کام ہے کہ مقدور رہے لوگونکو نیک باتون کے سکہانے اور بری باتون سے بچانے
مین کوشش کرتے ہین اور جو بڑے لوگ اپنی برائی سے باز نہ آوین تو اونسے میل نرکہا جاے
کہ کہین انکے سبب سے عذاب الہی مین گرفتار نہو وین دیندار وشرع کے احکام سکہانے مین کسی مخالف
سے نہ ڈرو اخلاص ومحبت دینی سے خالصا مخلصا للہ یہہ طریقہ جاری رکہو اللہ تعالی تمہارے
جان ومال وعزت کا نگہبان رہیگا اور اگر دنیا مین دین کی دولت اور خدا ورسول کی پیروی
وتابعداری پر کمر باندہنی اور لوگونکو سکہلانے سے کچہہ ذلت ہی ہوگی تو وہ عین عزت ہے
دنیادار یہان کے عیش کو جنت جانتے ہین اور لوگون کے بہکانے کو قابلیت اور ہدایت سمجہتے
ہین اور دربی اذیت وبدنامی دینداروں کے ہوکر مخالفت انکی ذلت پر باندہتے ہین دیندار
تو سنت رسول کی تاکید کرتے ہین اور ہندؤن کی رسمون سے روکتے ہین پس مخالف اگر
حسد وعداوت سے اس طریقے کو جس سے لاکہون آدمی سنورے اور سیدہی راہ پر آئے اور
جاہلون نے باپ دادا کی رسم چہوڑدے برا کہین اور لوگونکو بہکاوین تو اللہ اور رسول کو
کیا منہہ دکہاوینگے انشاء اللہ تعالی وہی مالک الملک احکم الحاکمین شاہنشاہ عالیجاہ
بے پرواہ عزیز ذو انتقام قہار ذو البطش الشدید اس جہان مین بہی ظلم وبی انصافی کی
سزا انکو دیگا اور حسد وعداوت کا بدلہ وہان بخوبی لیگا سچ تو یہہ ہے کہ انبیا اور اولیاء
واعظون کو ایسی تکلیفین ہمیشہ ہوتی آئی ہین اوسکا مطلق اندیشہ نہین غرض کہ اپنا
کام کرتے رہیے اور اللہ مالک الملک کے سوا کسے سے نہ ڈرئے نقل ہے کہ ایک بادشاہ
بیدین تہا اوسکا ارادہ ہوا کہ بنی اسرائیل کی قوم کو جو اسلام کا دعوے کرتے تہے
اور اوسکو کافر کہتے تہے تباہ کرے اور انکو بیدین اکے خیرخواہ بناوے وزیر نے یہہ صلاح
ٹہرائی کہ اس قوم کے علما وامرا کو طمع کے دام مین لاکر اونسے کام لیا چاہیے انہین کو
اپنا نائب بناکر دیوے پہر انکو اپنی دین ودنیا کی ترغیب دلوائے پہر جو لوگ لائق وقابل

دامنگیر ان عزت دار تھوا نکو بڑی شاہرت سے نوکر رکھا جب یہہ نوکر ہوئے تو انکی خوشامد کرنی ضرور پڑی خوشامد سے بڑے بڑے عہدے ملے غریب دینداروں نے جب انکا یہہ حال دیکھا کہ دنیا کے طمع سے یہہ لوگ خدا فراموش ہوئے تب اسوقت کے پیغمبر کو یہہ خبر پہنچائی پیغمبر نے اون علما و امرا کو بلا کے دنیا کی ناپائیداری اور آخرت کی ذلت ظاہر کی لاکن اون کمبختون کے دلون مین جو دنیا کی محبت چھا گئی تھی کچھہ اثر نہوا بلکہ بعضنے اوس بادشاہ کی تعریف کرنے لگے غرض وہ نمکحلال سچے خیر خواہ بنکر ایسے منافق بلکہ جاسے مرتد بنے چندروز کے بعد اوس بادشاہ نے اون عالمون اور سردارونکو حکم فرمایا کہ تم ہمارا نمک کھاتے ہو اور ہماری بدولت عیش کرتے ہو یس جیسے تم ہماری خیر خواہ و مددگار بنے ایسی ہی کسی تدبیر سے سبکو بناؤ یہہ تو ہزارہا روپیہ کھا کر دولتمند بنے تھے اور زیادہ مستعد ہو رہا تھا یہہ سوچے کہ کیونکر اپنے خدا وند نعمت کی حکم عدولی کرین اور اس نقد عیش کو آخرت کے ادہار نعمتون پر کسطرح چھوڑ بیٹھین دل سے مستعد ہوے نقلے دلیلین عقلے دلیلون سے جھٹلانے لگے بلکہ بیدینون کی دلیلین ثابت اور شرعے دلایل ناقص کر بینے لگے غرض اوسے بہکا کر آخر بدراہ کئے تھوڑے ہی عرصے مین انکے ترغیب تحریص و فریب سے ہزارون دیندار بیدین بنگئے اور بادشاہ کی طریقے پر چلنے لگے اللہ کے دوستون کی بستی اُجڑ گئی نادانون کی جمعیت بڑہ گئی لالچی اور بہکانے والکی جگہہ جہنم مین مقرر ہوئی

دوسرا فصل

اون بہتانونکے بیان مین جو تفصیل طلب مین مجملاً اہل حق پر اون باتون کی نسبت کرنا محض افترا ہے

پہلی تہمت

دیکھیے اونکے اعلے کہتے ہین کہ ہم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سب پیغمبر برابر ہین ۔ اس تہمت کی تفصیل یہہ ہے کہ آجتک کسی جاہل گانجہ کش کی زبان سے بھی یہہ کفر کلمہ نہ نکلا ہوگا سُبۡحَانَكَ هٰذَا بُهۡتَانٌ عَظِيۡمٌ کسطرح سے ہم مین اور حضرت علیہم الصلوۃ والسلام مین برابری ہو سکتی ہے کیونکہ حضرات انبیا علیہم السلام اشرف المخلوقات ہین خصوصاً سرور کائنات مفخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم ہم سنت وجماعت والونکا اعتقاد تو یہہ ہے کہ کوئی غوث و قطب امام و ولی بھی حضرت کے ادنے صحابی کی ہمسری نہین کر سکتا چہ جائیکہ ہم گنہگار رو سیاہ بدکار اس جناب کے برابری کا دعوی کرین نعوذ باللہ منہا اسمین خفی کا دعوی باطل

اور بالکل غلط اور پوچ ہی جو لوئی کسی وجہ سی دعوی ہمسری کا آنحضرت علیہم السلام
ساتہہ کرے اور اون عالیجنابونکو اپنے جیسا سمجھے وہ کافر ہی کیونکہ کافرونکا یہی
عقیدۂ ناپسندیدہ ہی اور یہی عقیدہ انکی کفر کا موجب ہے چنانچہ ارباب حق پر پوشیدہ نہین
ہے ہان اگر کوئی قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَاِنَّمَا رَجُلٌ مِّثْلُكُمْ کے معنے حکایۃً
بیان کرے تو کیا قباحت ایسی محل پر حضرت کو بشر کہنے سے ہمسری و برابری کا دعوا
لینی والے پر ثابت نہین ہوتا **دوسری تہمت** یہہ کہتی ہین کہ انبیا علیہم السلام
مردی ہین اور اس عالم سی بالکل بیخبر ہین تفصیل اس تہمت کی یہہ ہے کہ ایسی بی ادبی کی الفاظ
کسی ادنی مسلمان ہر کرن خوان سی بہی صادر نہونگی کسواسطی کہ حضرات انبیاء کو بی شبہ
قبرون مین یا جنت مین حیات حقیقی ہی خصوصًا ہمارے حضرت کو ملائکہ کے خبر پہنچانے سی
خبر ہوتی ہی چنانچہ مفتاح الابواب وغیرہ کتابون مین ہی کہ آنحضرت صلعم اپنی مرقد مبارک
حقیقی حیات سی مشرف ہین اور بعضی شافعیون کے نزدیک جنت نین فرشتی خدمت با
برکت مین آنحضرت ؐ کی بندون کے اعمال مجملًا عرض کرتے ہین ہان اگر کوئی ایسا اعتقاد کہی
کہ آنحضرت ؐ غیب کی خبرین سب جانتی ہین اور خدا کی مانند سب جگہہ حاضر و ناظر ہی تو اسکے
جواب مین کوئی کہی کہ اللہ تعالے کے سوا کوئی عالم الغیب اور ہر جگہہ حاضر و ناظر
نہین نہ نبی نہ ولی تو کیا قباحت ہوئی تاتارخانیہ و بحر الرائق کا مسئلہ اسپر گواہ مقبول الشہادۃ
ہے رجل تزوج امرءۃ ولم یحضرہ الشہود فقال خدا و رسول گواہ کردم بطل
النکاح وکفر الناکح اسواسطی کہ اوسنی حضرت رسول ؐ کو ناظر حالات و سامع دعوات
اپنا جانا **تیسری تہمت** کہتی ہین کہ یہہ لوگ ذات انبیا سی صدور فیض اور مدد
کے قابل نہین جواب اسکا یہہ ہے کہ ہم لوگ ذات بابرکات جناب سرور کائنات فخر الاولین
والآخرین شفیع العصاۃ والمذنبین رحمۃ للعالمین امام الانبیا والمرسلین کو ایسا معدن
فیض اور چشمہ امداد جانتی ہین کہ مثل انکی جملہ عالم مین کسیکو نہین جانتی ہمارے اعتقاد
مین ذات بابرکات آنحضرت ؐ کی از ابتدای تخلی تجلیہ وجود لغایت روز حضور ربہ گاہ
رب المعبود کے چشمہ فیض اور معدن برکات زمان حیات مین طرح طرح کی مدد مین

اور فیض شرف اندوزان حضرت نبوی کو ذات متبرک سے حاصل ہوتے ہین اور بعد وصال اظہر کے
عالم برزخ مین بھی ذات مبارک موجب نزول انواع رحمت و برکات ہے اور حشر کے دن بھی
ذات مبارک سے فیض عام اور امداد کافۂ انام بلا شبہ پائی جاویگے یعنے اسوقت کہ تمام انبیاء
اولو العزم نفسی نفسی پکارینگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بیکسونکو بطریقہ شفاعت
بالاذن سے کربت والم سے نکال کر باذن اللہ پار اوتارینگے تو دیکھو کہ ہم جناب رسول اللہ
صلعم کو کیسا معاون اور شافع اور مددگار بجناب ایزدی سمجھتے ہین پہر نسبت کرنا انکار
امداد انبیاء کا ہماری طرف محض اتہام ہے ہان البتہ ہم لوگ اسطرح کی امداد سے بلاشبہ
لوگون کو منع کرتے ہین کہ اپنی حاجتین جیسے مال اولاد اور صحت و رزق وغیرہ علی ہذا القیاس
بالاستقلال آنحضرت صلعم سے حاضر ناظر اور سننے والی دعاونکے جانکر طلب نکرنا چاہیئے
اسلئے کہ یہہ خاصہ جناب باریتعالی کا ہے کہ سب کی سب اوقات مین سنے اور سبکو سب کچھہ دے
اب رہی استمداد اس نہج کی کہ اللہ تعالی سے حاجات دنیاوی طلب کرین اور آنحضرت
صلعم کو وسیلہ پکڑین سو تحقیق اس باب مین یہی ہے کہ صلحاء امت جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جو کہ اپنے زمانہ مین موجود ہون وسیلہ پکڑا جاوے کیونکہ صحابہ اور باقی سلف
صالحین جناب رسول اللہ کو بعد وصال آنحضرت کی وسیلہ دعا مین نہین پکڑتے تھے چنانچہ
بخاری مین ہے عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ
تعالی عنہ کان اذا قحطوا استسقی بالعباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالی
عنہ فقال اللہم انا کنا نتوسل الیک بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم فتسقینا و
انا نتوسل الیک بعم نبینا صلعم فاسقنا پس دیکھو کہ باوجودیکہ صحابہ رضی اللہ
تعالی عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل البشر جانتے تھے لاکن بعد وصال آنحضرت
وسیلہ آنحضرت کا اپنی دعا مین نہین پکڑتے تھے اور وسیلہ صلحاء موجودین کا جو کہ بہ نسبت آنحضرت کے
یہہ رتبہ نہین رکھتے تھے پکڑا کرتے تھے سو ایسا ہی اب بھی متبع سنت نبوی پیروی سنت خلفاء
راشدین مہدیین کو لازم ہے کہ سب حاجات اپنی جناب باریتعالی سے طلب کرین اور اگر اپنے
دعا مین اگر وسیلہ پکڑنا منظور خاطر ہو تو صلحاء امت محمدیہ کو جو کہ موجود و بحیات

بحیات ظاہری ہوں وسیلہ پکڑیں اور اسمیں جناب رسول اللہ کی کمال عظمت او رعلو مرتبت
پائی جاتی ہے کیونکہ جب اونکی ادنی پیروان سنت کو یہ منصب توسل حاصل ہوا تو شان
اوس متبوع عالی منزلت کی تو کیا ہی کچھ ہوگے مثنوی

لازم و فرض است بر مرد و نسا
دافع الشر جز خدا دیگر نہ است
نیست رزاقِ حقیقی جز خدا
زانکہ تاثیر دوا از حکم اوست
نہ بود ہرگز تصرف ذرہ را
گفت حضرت مصطفے صلعم خلق را
فاسق و کافر نماند ہیچکس
گر نبیند جن و فرشتہ و اولیا
نیست مخلوق و نبی و اولیا
کر رسانند خلق را حاجات شان
چون کنند توبہ بود در مومنان
آن زیارت گورستان آمدہ است
طالب آمرزش نمائید از خدا
میکنند نیت یہود و فاسقان
قبر ما را زین عمل بت میکنند
این بیان اظہار حقست و یقین
زان بخواہند بدعتی اظہار آن
نے نہند قدرت تو انائی بر آن
نے دو ہائی میکند نے اولیا
ہرکہ درویش و ولی را با خدا

ہرچہ خواہند از خدا خواہند و بس
جز خدا نفع رساننده نہ است
دافع درد و بلا ہا جز خدا
نیز تاثیر دعا از حکم اوست
ہرچہ سبب کفر و شرک ردہ است
اگر ہدایت بدی در دست ما
گفت خالق تو بگو یا مصطفی
مالکانِ نفع و اضرار شما
ہرکہ داند اولیا و صالحان
رفع بیمارند بلا و ضرر شان
نیست جائز از بزرگان صالحان
از برائی پند و عبرت آمدہ است
چون زیارت را بگورستان روند
بر قبور اولیا و صالحان
گفت حضرت چون بدید این سہا
گرچہ ذم فاسقانست اندرین
ہرکہ بگوید کسے را جز خدا
کہ رساند خلق را حاجات شان
بدعیان زین گفتنش بد میبرند
میکنند انبازِ در کارِ خدا

خواستن مقصود و نصرت از خدا
کہ بجز حق نیست معطے ہیچکس
نیست ہادی حقیقی جز خدا
نیست دارو و طبیب و اولیا
چونکہ در اموال خواجہ بندہ را
کردن آن شی حرام و غصب است
در جہان گمرہ نماندے ہیچکس
با گروہ مشرک و اہل یہود
لایق سجدہ و پرستش جز خدا
می نہند قدرت تصرف ہم بر آن
آن شود مرتد و کافر بیگمان
طلب بیمارند مقصد ما ز شان
ہم برائی اہل آن خوانند دعا
پس بر آنہا فسق و بدعتہا کنند
ہم در ابوسند و ہم سجدہ کنند
بت مگردان انخذا قبر مرا
زانکہ حق سخت است و تلخ است و جہان
ہیچ درویش و نبی و اولیا
دفع بیمارے و آفت جز خدا
ہم کنند انکار زان ہم ...
... است داند گفتنش را جا بلان

جاہلان نہ اینشود ایمان براں	این شنیدانند کہ زان گافر شوند	زین عقیدہ وکفر ور دور زخ روند

چوتھی تہمت شفاعت کے منکر ہیں یہہ صریح بہتان اور افترا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن باذن اللہ ہماری شفاعت کرینگے جو شخص اس شفاعت سے منکر ہو اسکو ہم کافر اور مرتد جانتے ہین حضرت ہمارے بلاشبہ شافع ہین اور سید الشافعین ہین اور حضرت کی شفاعت سے کڑوڑون گنہگار جہنم سے نکلکر جنت مین جاوینگے اسکا انکار کسی مسلمان سنت جماعت والے کو نہین ہان انکار کافرون مشرکون کی شفاعت کا تو ضرور ہے کیونکہ حضرت شفیع المذنبین ہین نہ شفیع الکافرین والمشرکین احیاء العلوم مین ہے کہ شفاعت پر اعتماد کر کے گناہ کے کام کرنا ویسا ہی جیسا بیمار ماہر طبیب و مشفق حکیم پر بہروسا کر کے پرہیز چھوڑ دے یہہ سراسر نادانی اور حماقت ہے اور معروف کرخی رح فرماتے ہین طلب بہشت کی بغیر عمل کے گناہ ہے اور امید شفاعت کی بے سبب و علاقے کے ایک نوع کا فریب ہے اور امید مہربانی کی رکہنا اوس سے جسکے فرمانبرداری نکرنا حمق و جہالت ہی یہہ سب ایکطرف اگر و حضرت عمر رض نے ام ہانی رض سے کہا کہ نیک عمل کرنا کہ کل تیری کام مین آوین کیونکہ حضرت محمد صلعم تیرے کام نہ آوینگے اللہ کے سامہنے اے صاحبو اس کہنے سے تو صاف شفاعت کا انکار پایا جاتا ہے مگر چونکہ انہون نے وحشت ولانے اور سیدہے راہ پر چلانے کے لئے اسطرح فرمایا ہے اسواسطے آج تک حضرت عمر رض کی کسی دشمن نے بہی انکو منکر شفاعت نہین کہا بہلا جب حضرت عمر رض اور امام محمد غزالی رح اور معروف کرخی رح اس کہنے سے وہابی اور منکر شفاعت نہوئے تو ہم بہی لوگون سے گناہ چھوڑنے کی نیت سے بر سید المرسلین صلعم کی دین و امت کی خیرخواہی سے ان لوگونکو جو کہ شفاعت کی امید پر ہزارہا گناہ کرتے ہین اور باز نہین آتے کہتے ہین کہ حضرت شفیع المذنبین ہین لاریب فیہ مگر کفر و شرک اور ارتداد کے کام کرنے والون کے اور حلال و سبک گنہ کو جاننے والونکے شفیع نہین ہین اسی کہنے سے ہم بہی وہابی نہین ہوتے اگر اس طوفان بے تمیزی مین تم چلا چلا کر ہزار ار وہابی پکار و اہل ایمان جان چکے کہ نفسانیت کے یہ ہین ہزیان بکتے ہو ایماندار و سنئے مقدمون مین ہرگز ضد سے ایسی بات نکریگا جس سے جاہلون

کا عقیدہ بگاڑ مفسد اور حسد ہی سی تو ابلیس جیسا اتنا بڑا مولوی تھا لعنتی ہو گیا افسوس یہی ہی کہ مولوی
ہو کر بدعتیون کی طرفداری سی حقگویونکا دشمن بنے ای نافہم معنی شفاعت کے تو ہم بکار کرتے
ہین کہ ہماری حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن پانچ جگہہ شفاعت کرینگے
ہمپر کسطرح شفاعت کی انکار کا افترا تمہاری فریبی تقریرون سی ثابت نہین ہوتا ہمارے
اعتقاد پاک ہین اور حضرت ہماری شَفِیعُ الشُّفَعَا ہین تمنے بڑی بڑی کتابین پڑہ
ڈالین مگر حیف ہی کہ عبادت طبعی و بلادت ذہنی سی شیخ سعدی کی گلستان و مولانا جامی
کے عقاید نامہ کا مضمون بہی ابتک نہ سمجہا الحاصل قرب قیامت قریب ہے ہر طرف سی اہل بدعت
کا زور ہی اور مفسدونکا شور ہی اتباع سنت رسول کے نام سی اہل سنت کے دشمن بنجاتے
ہین اور طرح طرح کے طعن و تشنیع جو سراسر جہوٹہہ و بہتان ہی کر کر بدنام کرتے ہین حاصل انکا
عوام لوگونکو ستی علماسی بد اعتقاد کروانا یہہ کہ نظاہر خلقت کو بہکا کے شرک و بدعت
کیطرف دعوت کرنا اول کچہہ جہوٹہہ کچہہ سچ ملا کر مکر و فریبی تقریرون سی عوام کو حقانے علماسے
نفرت دلانا یہہ بیچاری ان پڑہون انجانون کو شرک و بدعت کے گرداب مین ڈبونا
اور اپنے جیسا انکو بہی گمراہ کرنا ہی نہین تو کونسا مردود ہوگا جو رسول اللہ کی شفاعت
کا اور اولیاؤن کی کرامت کا اور میت کے ثواب رسانی کا مانع و منکر ہوگا اللھم
احفظنا من شرور الحسدین وظنون الفاسدین ؏ ؏ ؏

نظم

اہل دنیا چون سگ دیوانہ اند
اہل دین را اہل دنیا دشمن است
طرف ناحق گشتہ حق باطل کنند
مانع آنرا بدانند از بدان
این چنین را گفت ملا کافران
زان خران انسان ہزاران ابتر اند
علم در جامہ پلیدت کو بود

دور شو زایشان ز بس بیگانہ اند
اہل دین آنند حق ظاہر کنند
عزت و زر را ز ستم حاصل کنند
در دل خود خوف فوت زر نہند
گرچہ در ظاہر نمایند مومنان
گر نہ بسے بیعلے شرف عالمان
نیست آنرا شرف اگرچہ نو بود

علم دین با علم دنیا رہزن است
اہل دنیا آنکہ حق پوشی کنند
طرف حق ذرہ نہ رہ زند اندران
خوف فوت دین و ایمان کے نہند
نیستند آن عالمان بلکہ خرند
کی بدی شیطان و بلعم راندگان

پانچوین تہمت

مولود شریف سے ہم منع کرتے ہین تفصیل اسکی یہ ہے کہ ہم لوگ مطلق پڑہنے اور سننے مولود شریف

سے یعنی ذکر وقائع میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تخصیص ماہ اور تاریخ معین اور التزام
عقد مجلس خاص مستقل مقصود بالذات اور قیام بوقت ذکر وضع نبوی وغیرہ ذالک لوازم
ہیئت کذائی پر مشتمل نہو منع نہیں کرتے بلکہ ایسی ذکر مبارک کو موجب نزول انواع برکات
اور مثمر حصول رحمت خالق البریات سمجھتے ہین اور جو کوئی ایسی ذکر حق سے منع کرے اوسے
برا جانتے ہین ہان البتہ ایسی مجلس مولود سے منع کرتے ہین جو باہ معین ربیع الاول روز
معین ہر کے یا کسی اور دن مجلس خاص منعقد کرکے پڑہا جاوے اور وقت ذکر وضع نبوی
کے قیام کیا جاوے پہر اگر اس محدث بہ ہیئت کذائی کو امور شرعیہ موجبات ثواب سے سمجہا
جاوے اور باعث زیادت محبت کا ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانا جاوے
اور تارک کو اسکے تارک سنت سمجہا جاوے یا اس نہج کی مجلس سے منع کرتے ہین کہ جسمین
باوجود ذکر میلاد کے طرح طرح کے منکرات مثلاً راگ رنگ اور قصہ کہانی جیسے بدر منیر
چہہ نامہ گلشن نامہ گیدڑ نامہ طوطا کہانی اور رواہیہ اور رزٹل غزلین شعر اور تارے
پڑہے جاوین پس اگر ان دو قسمون کے مجلس مولود سے منع کرنے کا نام انکار مولود ہے
اور انکے منع کرنیوالے وہابی ہین تو اگلے اور پچھلے بہت سے علماء ربانین اور ائمہ مجتہدین
وہابی ہون گے کیونکہ ایسی اقسام کے مجلس مولود کو بہت اماموں اور عالموں نے جنہین کو نے
حنفی ہے اور کوئی ملکی اور کوئی شافعی اور کوئی حنبلی ہین مذموم اور مردود دکہا
ہے اگر سب کے ذکر کیا جاوے اسوا اس رسالہ قامع الشرک والبدعت مین لکہین تو اسکے سوا ایسے
بڑی ایک اور کتاب تیار ہوتی ہے مگر چونکہ جواب دینا اس تہمت کا ضرور تہا اسواسطے
چند اقوال چند راسخین علماء اور ائمہ صلحاء کے بطور مشت نمونہ خروارے اس مین
نقل کئے جاتے ہین تو اولاً معلوم کرنا چاہئے کہ آغاز اس بدعت کا سنہ چہہ سو چار
ہجری مین بیچ شہر موصل کے ساتہہ ایجاد مسمی شیخ عمر بن محمد کے ہوا پہر چند لوگ بڑے
عالمون طالبان دنیا سے اور چند امیران بدعت دوست نے اسکا اقتدا کیا اور بدعت
کو بڑا رواج دیا اور منجملہ ان کا ملک ابوسعید کوکبری بادشاہ
شہر اربل تہا اب سنو کہ امام اجل شیخ الشیوخ حضرت تقی الدین

سبکی ابو عبد اللہ ابن الحاج مالکی اور امام اجل فقیہ اصولی علاء الدین اسمعیل شافعی
اور امام حافظ ماہر ابوبکر بن عبد الغنی شہیر بابن نقطہ بغدادی حنفی اور امام شیخ القراء
شرف الدین احمد معروف بابن قاضی جبل جسکے حق مین جزری نے کہا ہے کہ منتہی ہوا
ساتھ اسکے علم ساتھ اختلاف مذاہب کے اور شیخ عبد الرحمن مقری حنفی اور علامہ احمد
بن محمد مصری مالکی اور علامہ معز الدین حسین خوارزمی اور شیخ اجل ابو الحسن علی بن
الفضل مقدسی مالکی اور علامہ ابو القاسم عبد الرحمان بن عبد المجید مالکی مقری اور
شیخ کامل محمد بن ابی بکر المجبر مالکی اور امام نصیر الدین ودی شافعی اور امام علامہ
کعب العلوم العقلیہ والنقلیہ شمس الدین ابن القیم اور علامہ احمد بن الحسن اور رفاعی
شہاب الدین دولت آبادی اور شیخ اجل امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی
شیخ احمد سرہندی اور مولانا و مستندنا شیخ الشیوخ شاہ عبد العزیز دہلوی اور
صاحب الشرعۃ الالہیہ اور صاحب خیرۃ السالکین اور صاحب نور الیقین ابن الطالب الدین
اور علامہ امام الائمہ قاطع اعناق المشرکین والمبتدعین امام تاج الدین فاکہانی مالکی
اور سوا انکے اور کئی علماء نے ایسی اقسام کی مجلس مولود کو بہت تشنیع اور تفضیح
سے اور خوب بسط اور بیان شقوق سے ابطال اسکا کیا ہے چنانچہ کچھ کلمات انکے
بطور اختصار اس مقام مین نقل کئے جاتے ہین کہا امام ابو عبد اللہ بن الحاج نے
بیچ کتاب مدخل اپنی کے فصل فی المولد ومن جملۃ ما احدثوہ من البدع مع
اعتقادهم ان ذالك من اكبر العبادات واظهار الشعاير ما يفعلونه في
الشهر الربيع الاول من المولد وقد احتوى ذالك على بدع ومحرمات الى ان
قال وهذه المفاسد مترتبة على فعل المولد اذا عمل بالسماع فان خلا منه
وعمل طعام فقط ونوى به المولد ودعى اليه الاخوان وسلم من كل ما تقدم
ذكره فهو بدعة بنفس نية فقط لان ذالك زيادة في الدين وليس من عمل
السلف الماضين واتباع السلف اولى ولم ينقل عن احد منهم انه نوى المولد
ونحن نتبع السلف فيسعنا ما وسعهم انتهى ترجمہ یہہ فصل ہے مولد مین اور نجملہ

کہ لوگون نے نئی بدعت نکالی ہی ساتھہ اعتقاد عبادت ہونے اسکی کے اور ظاہر کرنے رسوم
اسلام کے ایک یہہ ہی کہ ماہ ربیع الاول مین مجلس مولود شریف کی کرتے ہین اور وہ
کتنی بدعتون اور حرامون کو شامل ہوتی ہی یہان تک کہ کہا مصنف مدخل نے کہ
یہہ سب مفاسد مرتب ہوتے ہین مولد کے کرنے پر جب کیا جاوی ساتھہ سماع کے پھر اگر
خالی ہو ان مفاسد سے اور کرے کہانا اور نیت کرے مولد کی ساتھہ اس کہانے کی اور
بولاوی کہانے کے واسطے برادری کو اور بچے ان سب فسادون سے کہ پیشتر گذرے
ہین پس وہ بدعت ہے صرف نیت سے اس عمل کے کیونکہ یہہ زیادتی ہے دین مین اور
معمول سلف سے نہین اور پیروی سلف کی بہتر ہے اور کسی سے منقول نہین اہل سلف
سے کہ انہون نے مولد کیا اور ہم پیروی سلف کی کرتے ہین پس ہمارے واسطے وہی روا ہے
جو انکو روا تہا اور کہا احمد بن محمد بن بصری مالکی نے بیچ قول معتمد کے و مع هذا
قد اتفق علماء المذاهب الاربعة علی ذم العمل به فممن ذمه العلامة
معز الدین حسن الخوارزمی قال فی تاریخه ان صاحب اربل الملك المظفر
ابو سعید الکوکبری کان ملکا مسرفا یأمر علماء زمانه ان یعملوا
باستنباطهم واجتهادهم وان لا یتبعوا المذهب غیرهم حتی مالت الیه جماعة
من العلماء وطایفة من الفضلاء ویحتفل لمولد النبی صلعم فی الربیع الاول
وهو اول من احدث من الملوك هذا العمل وقال ابو الحسن علی بن الفضل
المقدسی المالکی فی کتابه جامع المسایل ان عمل المولد لم ینقل من السلف
الصالح وانما احدث بعد القرون الثلثة فی الزمان الطالح ونحن لا نتبع
الخلف فیما اهمل السلف لانه یکفی بهم الاتباع فای حاجة لنا الی الابتداع
ترجمہ اور باوجود اسکے اتفاق کیا ہی علمائے چہار مذہب نے مذموم ہونے پر اس عمل
سے ایک ان مین سے علامہ معز الدین حسن خوارزمی ہی کہا انہون نے کہ اربل کا بادشاہ
ابو سعید کوکبری مسرف تہا اپنی زمانہ کے علماؤن کو کہتا کہ اپنی قیاس اور اجتہاد پر
عمل کرین اور کسیکے مذہب کے تابعداری نکرین تاکہ میل کیا اسکی طرف ایک

گروہ نی عالمون اور فاضلون سی اور محفل کرنا مولود نبوی صلعم کی ماہ ربیع الاول مین ذوہی تہا
جسنی یہہ بدعت اول نکالی بادشاہون سی اور کہا ابوالحسن علی مالکی نی جامع المسائل
مین کہ عمل مولد کا سلف صالح سی منقول نہین بلکہ بعد قرون ثلاثہ کے بُرے زمانے مین نیا
نکالا گیا ہے اور ہم پیروی خلف کی نہین کرتے جس چیز مین کہ سلف نی نہین کیا کیونکہ ہمکو
متابعت سلف کی کفایت کرتی ہے کیا حاجت ہے بدعت نکالنے کی وقال الامام ابو
عبید اللہ بن الحاج المالکی فی کتابہ المدخل بعد تعداد المفاسد فی ھذا
العمل وان سلم من کل ما تقدم ذکرہ فہو بدعة بنفس نیة فقط لان ذالک
زیادہ فی الدین ولیس من عمل السلف الماضیین واتباع السلف اولی
ولم ینقل عن احد منہم انہ نوی المولد ونحن نتبع السلف فیسعنا ما وسعہم
اور کہا امام ابو عبید اللہ بن الحاج المالکی نے بیچ کتاب اپنی مسمی مدخل کے پیچھے شمار
کرنے ان خرابیون کی کہ جو اس مولد مین لوگ کرتے ہین کہ اگر خالی ہو مجلس مولود کی
ان خرابیون سی جنکا ذکر گذر چکا تو پہر بہی یہہ عمل بدعت ہی صرف نیت سی اس عمل کی کیونکہ
یہہ زیادتی ہے دین مین اور نہین ہی عمل سے سلف گذشتہ کے اور اتباع سلف کا بہتر
ہی حالانکہ نہین منقول ہوا کسی سی کہ اوسنی نیت کی ہو مولد کے اور ہم تابع ہین پہلے
لوگون کے بس گنجایش رکہتی ہی ہمکو وہ چیز جو گنجایش رکہتی تہی اونکو وقال ابو القاسم
عبد الرحمان بن عبد المجید المالکی المقری فی تکملة التفسیر ما یہتم بعمل
المولد فیلیق ان ینکر علی ما یہتم بہ وقال محمد بن ابی بکر المخزومی المالکی
صاحب المنہل شرح الوافی فی کتابہ للبدع والحوادث ومن المنکرات القبیحة
والمکروہات الفضیحة فی ھذہ الاعصار ما یعمل بمولد النبی صلعم فی بعض
الامصار وما ھلک امة من امم المرسلین الا بالابتداع فی الدین وقال
الامام العلامة تاج الدین لفاکہانی المالکی فی کتابہ لرد
ھذا العمل ان عمل المولد بدعة مذمومة وقال
الفقیہ الاصولی علاء الدین بن اسمعیل

الشافعی فی شرح البعث والنشور ما یحتفل لمولدہ صلعم بدعۃ یذم فاعلہا وقال
الحافظ ابوبکر بن عبد الغنی الشہیر بابن نقطۃ البغدادی الحنفی فی فتاواہ ان عمل
المولد لم ینقل عن السلف ولا خیر فیما لم یعمل السلف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یصلح آخر ہذہ الامۃ ما یصلح اولہا وقال شیخ الحنابلۃ شرف الدین احمد
المعروف بابن قاضی الجبل الذی قال فی مدحہ الجزری انتہی بدا لعلم باختلاف
المذاہب فی التاویلات ان ما یعمل بعض الامراء فی کل سنۃ احتفالا لمولدہ صلعم
فمع اشتمالہ علی التکلفات الشنیعۃ بنفسہ بدعۃ احدثہا من یتبع ہواہ ولا یعلم
ما امر صاحب الشریعۃ وبناہ انتہی اور کہا ابو القاسم عبد الرحمان بن عبد المجید
مالکی مغربی نے تکملہ تفسیر مین کہ جو اہتمام کیا جاتا ہی مولد شریف کے عمل مین بس لائق ہی کہ انکار
کیا جاوی اہتمام کرنے والے پر اور کہا محمد بن ابی بکر مخزومی مالکی صاحب منہل شرح
درافی کی نے اپنی کتاب مین کہ بیان بدعات مین تصنیف کی ہی کہ ایک منکرات قبیحہ سے
اور محرمات زشت سے اس زمانی مین وہ کام ہے کہ کرتے ہین واسطے مولد نبوی صلعم کے
بعضے شہرون مین اور نہین ہلاک کوئی امت اسنون سے بیغمبرون کے مگر دین مین بدعت نکلنے
کی شامت سے اور کہا امام علامہ تاج الدین فاکہانی مالکی نے اپنی کتاب مین کہ مولد معمولے
کے رد مین تالیف کی ہی کہ عمل مولد کا بدعت مذمومہ ہے اور کہا فقہ اصولی علاء الدین شافعی
نے شرح البعث والنشور مین کہ جو محفل بناتی ہین واسطے مولد آنحضرت صلعم سو بدعت ہی
مذمت کیا جاوی کرنے والا اسکا اور کہا حافظ ابوبکر بغدادی حنفی نے اپنی فتاوی مین کہ
عمل مولد کا سلف سے منقول نہین اور جو کام سلف مین نہین ہوا اسمین کچھ خیر نہین کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین اصلاح کرنے کے پچھلے لوگ اس امت کے جیسا اصلاح کیا اگلون نے
اور کہا شیخ حنبلیون کے شرف الدین احمد معروف ابن قاضی جبل نے جسکے تعریف مین
امام جزری نے کہا تہا کہ نہایت کو پہونچا سا تہہ اس شخص کی علم اختلاف مذاہب کا
اور ولایات مین جو کہ مشغول ہے بعضے امیرونکا ہر سال مین محفل کرنا واسطے
مولد آن حضرت کی سو بنفسہ بدعت ہی باوجود شامل ہونے کے تکلفات شنیعہ پر بنیاد اُنکا

اس کو ایسی لوگوں نے کہ جو نفس کے تابعدار ہیں اور نہیں جانتے کہ صاحب شریعت نے
کس چیز کا حکم کیا اور کس چیز سے منع کیا وفی الشرعۃ الالھیۃ واذا علمت معنی
البدعۃ فاعلم ان من البدع المذمومۃ الشائعۃ فی الامصار والبلاد مجلس مولد
النبی صلعم لانہ لم یثبت من الادلۃ الشرعیۃ اما عدم ثبوتہ من الکتاب والسنۃ
فظاہر واما من القیاس فلان المعتبر ہو قیاس المجتہدین بالشرائط المقررۃ
فی الاصول ولم یذہب مجتہد الی تجویزہ واما من الاجماع فلان المعتبر ہو اجماع
المجتہدین ولما لم یثبت ذہاب احد من المجتہدین الی اباحتہ فکیف یتصور
اجماعہم علی اباحتہ واستحسانہ علی ان الاجماع لا بد لہ من سند وخلاف
الواحد مانع لہ بخلاف الاکثر والسند منتف ہہنا وکثیر من العلماء ذہبوا
فی تقبیحہ قال ابن الحاج من المالکیۃ ومن جملۃ ما احدثوہ من البدع مع اعتقادہم
ان ذالک من اکبر العبادات واظہار الشعائر ما یفعلونہ من شہر الربیع الاول
من المولد وقد احتوی ذلک علی بدع ومحرمات وقال عبد الرحمن المغربی
من الحنفیۃ فی فتاواہ ان عمل المولد بدعۃ ولم یقل بہ ولم یفعلہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء والائمۃ وسئل الامام نصیر الدین الدودی
عن الاحتفال لذکر مولد النبی الکریم فاجاب لا یفعل لانہ لم ینقل عن السلف
الصالح وانما احدث بعد قرون الثلثۃ فی الزمان الطالح ونحن لا نتبع الخلف
فیما اہمل السلف لانہ یکفی بہم الاتباع وای حاجۃ الی الابتداع دبہذا قال
ابن الفضل وقال احمد بن الحسن فی ملفوظہ ان ہذا العمل لم ینقل عن السلف
ولا خیر فیما لم ینقل عن السلف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلح آخر
ہذہ الامۃ ما یصلح اولہا نقل عن ابن النقطۃ وما احدث ہذا العمل من یتبع
ہواہ ولا یعلم ما امرہ صاحب الشریعۃ وما نہی عنہ قال ابن قاضی الجبل وانا
قد روینا فی التاریخ ان صاحب اربل الملک المظفر ابو سعید کوکری کان ملکا
مسرفا یأمر علماء زمانہ ان یعملوا باستنباطہم واجتہادہم ولا یتبعوا لمذہب

غیرہم من الایمۃ الاربعۃ حتی مالت الیہ جماعۃ من العلماء وطایفۃ من الفضلاء
ویحتفل لمولد النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی الربیع الاول من کل سنۃ وہو اول
من احدث وروج ہذا العمل انتہی اور شرعۃ الالہیۃ مین لکہا ہی کہ جب جان چکا تو معنی بدعت
کا بہی جان لی کہ بڑی بدعتون مین سی جو مشہور ہو رہی ہین شہرون اور ملکون مین ایک مجلس
مولد آنحضرت صلعم کی ہی کیونکہ وہ ثابت نہین ادلہ شرعیہ سی سو ثابت ہونا اسکا قرآن وحدیث
سی تو ظاہر ہے ہی لیکن نا ثابت ہونا قیاس سی اسواسطی ہی کہ قیاس معتبر مجتہدونکا ہی ساتہہ
شرطوں کے کہ کتب اصول فقہ مین مقرر ہین اور کوئی مجتہد اسکے مباح ہونی کی طرف نہین گیا
اور ثابت نہونا اسکا اجماع سی اسواسطے ہی کہ اجماع بہی مجتہدونکا ہی معتبر ہے سو جب کسی ایک مجتہد
کا جانا بہی اسکی مباح ہونے پر یا اچہا جانی پر علاوہ یہہ کہ اجماع کے واسطے سند ضرور ہے
اور خلاف ایک مجتہد کا مانع ہی اجماع کا جیسا خلاف اکثر کا مانع ہے اور سند اس مسئلہ مین
نا بود ہی اور بہت علمانی اسکی تقبیح مین مبالغہ کیا ہی کہا ابن الحاج مالکی نی کہ جملہ محدثات
اور بدعات سی کہ نئی نکالی ہی لوگون نی باوجود اعتقاد کرنے کی کہ یہہ بڑی عبادت ہی
اور ظاہر کرنا شعارون اور رسوم اسلام کا ہی ایک یہہ ہی کہ ماہ ربیع الاول مین مولد
شریف آنحضرت صلعم کا کرتے ہین حالانکہ وہ شامل ہے بہت بدعات اور حرامون پر
اور کہا عبد الرحمان مغربی حنفی نی اپنی فتاوی مین کہ عمل مولد کا بدعت ہی نہ نقل کیا گیا ہے
اور نہ کیا ہی اسکو آنحضرت نے اور نہ حضرت کے خلیفون نے اور نہ دین کی پیشواؤن نے اور
سوال کیا گیا امام نصیر الدین وردی محفل کرنے سے واسطے ذکر ولادت نبی کریم صلعم کے
جواب کہا کہ نکیا جاوی کیونکہ یہہ سلف صالح سی منقول نہین نیا نکالا گیا ہی بعد قرون
ثلاثہ کے برے زمانی مین اور ہم پچہلون کی پیروی نہین کرتے اوس چیز مین کہ سلف نے
نہین کیا کیونکہ ہمکو متابعت سلف کی کفایت کرتے ہی نئی بدعت نکالنی کی کیا حاجت اور
یہی کہا ہی ابن فضل نی اور کہا احمد بن حسن نی اپنی ملفوظ مین کہ یہہ عمل مولد کا سلف سے
منقول نہین اسمین کچہہ خیر نہین کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین درست کرین گے
پچہلے اس امت کی جو کچہہ درست کرین گے پہلے اسکے یہہ نقل کیا ابن النقطہ نے اور

نیا گئی لااس قوم کو خواہش نفس کی تابعداری سی جو نہیں جانتی کیا چیز فرمایا صاحب شریعت نے اوس
کس سی منع کیا اور کہا ابن قاضی جبل نی کر روایت کیا گیا ہی حکو تاریخ مین کہ صاحب شہر
اربل کا بادشاہ مظفر ابو سعید کوکری بادشاہ مسرف تھا یعنی فضول خرچ بیجا خرچ کرنیوالا
اپنی زمانی کی عالمون سی کہا کرتا کہ اپنی قیاس اور اجتہاد پر چلو اور کسی دوسری کی مذہب کی
تابعداری مت کرو چارون اماموں سی یہانتک کہ راغب ہوا اسکے طرف ایک گروہ عالمون
فاضلون سے اور محفل کیا کرتا ولادت نبی صلعم کے ربیع الاول مین ہر سال ہی وہی ہی جسنے
اول یہہ بدعت نکالی اور اسکو رواج دیا تمام ہوئی کلام صاحب شرعۃ الالہیۃ کی قال
الامام کعب العلوم شمس الدین ابن القیم فی زاد المعاد ولا یخص لمکان الذی
ابتدی فیہ الوحی ولا الزمان بشیء ومن خص الامکنۃ والازمنۃ من عندہ
بعبادات لاجل هذا وامثالہ کان من جنس اهل الکتاب الذین جعلوا زمان
احوال المسیح مواسم واعیادا کیوم المیلاد انتہی اور کہا امام کعب العلوم شمس الدین
ابن القیم نی زاد المعاد مین کہ خاص کیا جاوی مکان ابتدائی وحی کا اور نہ زمانہ اسکا ساتہہ کسی
کام کے عبادت سی اور جو شخص خاص کری مکانون اور وقتونکو اپنی طرف سی ساتہہ عبادات
کی اس غرض سی اور مانند اسکی ہوگا وہ جنس یہود نصاری سی جنہون نے وقت احوال مسیح علیہ
السلام کو اور اوسکی وقت ولادت کو موسم خوشی کی اور عید ٹہرایا وقال فی مجموعۃ الفتاوی
للقاضی شہاب الدین الدولت آبادی سئل القاضی عن مجلس المولد الشریف
قال لا ینعقد لانہ محدث وکل محدث ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار انتہی
ترجمہ اور کہا ہی قاضی شہاب الدین دولت آبادی نی مجموعۃ الفتاوی مین کہ سوال کیا
گیا قاضی مجلس مولود شریف سی کہا نہ بنائی جاوی کیونکہ وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی
ہی اور ہر گمراہی دوزخ مین جائے گی وقال صاحب خیرۃ السالکین موافقا لصاحب
نور الیقین لمن طلب الدین چیزیکہ نام آن مولدی نامند بدعت است اچہ رسول صلعم ہیچکس
را بدین امر نفرمودہ ونہ خلفاء او ونہ ائمہ ونہ خود این فعل کردہ انتہی وقال بمسند الوقت
شیخ المشایخ الشیخ المجدد فی بعض مکتوباتہ الحمد للہ الذی هدانا وما کنا

لنهتدی لولا ان هدانا الله لقد جاءت رسل ربنا بالحق علیهم من الصلوة
اتمها ومن التحیات اکملها بتحیفه التفات که از روی کرم نامزد این احقر ساخته بودند
بوصول آن مبتهج و مسرور گردید جزاهم الله سبحانه خیرا اندراج یافته بود که اگر چنانچه مبالغه
در منع سماع متضمن منع مولود که عبارت از قصائد و نعت و اشعار غیر نعت خواندن است
نیز بود اخوی اعزی میر محمد نعمان و بعضی یاران آنجا که در واقعه آنحضرت صلعم دیده اند
از این معرکه مولود بسیار راضی اند بر بنا ترک شنیدن مولود بسی مشکل است مخدوما اگر
واقعه را اعتبار بود و بر منامات اعتبار باشد مرید از صحبت پیران هیچ احتیاج نباشد و التزام
طریقی از طرق عبث می افتد چه هر مریدی موافق وقایع خود عمل خواهد کرد و مطابق منامات
زندگانی خواهد نمود آن وقایع و منامات موافق طریق پیر باشند یا نباشند و مرضی او
بوند یا نبوند برین تقدیر سلسله پیری و مریدی بر هم میخورد و هر بو الهوسی بوضع خود مستقل
گردد و مرید صادق هزار وقایع را با وجود پیر به نیم جو نمیخرد و طالب رشید بدولت حضور
پیر منامات را اضغاث احلام میشمرد و هیچ التفات بآنها نمی نماید شیطان لعین دشمن قوی
است منتهیان از قید او ایمن نیستند و از مکر او لرزان و ترسان اند از مبتدیان و
متوسطان چه گوید غایته ما فی الباب منتهیان محفوظ اند و از سلطان شیطان مصئون بخلاف
مبتدیان و متوسطان پس وقائع ایشان شایان اعتماد نباشد و از مکر دشمن محفوظ نبوند
ثم قال بنظر انصاف بینند که اگر فرضا حضرت ایشان در این زمان در دنیا زنده میبودند و این
مجلس و این اجتماع منعقد میشد آیا باین راضی میشوند و این اجتماع را می پسندیدند یا نه
یقین فقیر آنست که هرگز این معنی را تجویز نمی فرمودند بلکه انکار مینمودند الی آخره اور
جناب شاه عبد العزیز دہلوی قدس سره العزیز نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں
بضمن اوہام رافضیون بندرہوین قسم اوہام مین بعد ر د کرنے اس فعل کو رفضا کی جو
ہر محرم کی عشرہ کو ماتم ٹہرا رکہا ہی فرماتی ہین از ینجا معلوم شد که روز نزول الیوم
اکملت لکم دینکم و روز نزول وحی را و شب معراج را چرا در شرع عید
قرار نداده اند و عید الفطر و عید النحر را قرار داده اند و روز تولد و وفات هیچ نبی را

حبد نکروانیہ ندالی آخر قال اور کہا امام الائمہ شمس الامۃ امام تاج الدین فاکہانی
نے اما بعد فقد تکرر سوال جماعۃ من المبارکین عن الاجتماع الذی یعملہ بعض
الناس فی شہر ربیع الاول ویسمونہ مولداً اھل لہ اصل فی الشرع ھو بدعۃ
احدثت فی الدین وقصد والجواب عن ذالک مبیناً والایضاح عنہ معیناً
فقلت وباللہ التوفیق لا اعلم لھذا المولد اصلاً فی کتاب ولا سنۃ ولا ینقل عملہ
عن احد من علماء الامۃ الذین ھم القدوۃ فی الدین المتمسکون باثار المتقدمین
بل ھو بدعۃ احدثہ البطالون وشہوۃ نفس اعتنی بہا الا کالون بدلیل ادرنا
علیہا الاحکام الخمسۃ فقلنا اما ان یکون واجباً او مندوباً او مباحاً او
مکروھا او محرما ولیس بواجب اجماعاً ولا مندوباً لان حقیقۃ المندوب
ماطلبہ الشرع من غیر ذم علی ترکہ وھذا لم یأذن فیہ الشرع ولا فعلہ الصحابۃ
والتابعون المتدینون فما علمت وھذا جوابی عنہ بین یدی اللہ ان عنہ
سئلت ولا جایز ان یکون مباحاً لان الابتداع فی الدین لیس بمباح باجماع
المسلمین فلم یبق الا ان یکون مکروھاً او حراماً فحینئذ یکون الکلام فیہ فی
فصلین والتفرقۃ بین حالین احدھما ان یعملہ رجل من عین مالہ لاھلہ واصحابہ
وعیالہ لا یجاوزون فی ذالک الاجتماع علی اکل الطعام ولا یقترفون شیئاً من
الاثام وھذا الذی وصفناہ بانہ بدعۃ ومکروھۃ وشناعۃ اذلم یفعلہ احد
من متقدمی اھل الطاعۃ الذین ھم فقہاء الاسلام وعلماء الانام سراج
الازمنۃ وزین الامکنۃ والثانی ان تدخلہ الجنایۃ ویقوی بہ العنایۃ حتی
یعطی احدھم الشئ ونفسہ یتبعہ وقلبہ یولمہ الی ان قال ھذا مع ان الشہر
الذی ولد فیہ صلعم وھو ربیع الاول ھو بعینہ الشہر الذی توفی فیہ فلیس الفرح
فیہ اولی من الحزن فیہ وھذا ما علینا ان نقول ومن اللہ تعالی نرجوا احسن
القبول انتہی ترجمہ اما بعد یعنے بعد حمد وصلوۃ کے پس بار بار ہوا سوال ایک جماعت
صاحبان برکت کا جمع ہونے سے جو بعضے لوگ ماہ ربیع الاول میں کرتے ہیں اور نام اسکا

مولود شریف دہرتے ہین آیا اسکی لئی کچہہ اصل ہے شرع مین یا بدعت ہے نئی نکالی گئی دین مین
اور جاناجواب اس مسئلہ کا روشن اور واضح کہ حاجت دوسرے کی نہہوڑی پس جواب کہا مین نے
ساتہہ توفیق الہی کی کہ نہین جانتا مین اس مولد کے کچہہ اصل کتاب و رسنت مین اور نہین
نقل کیا گیا کرنا اسکا علمائی امت سے جو کہ پیشوائی دین اور چنگل مارنیوالی ہین ساتہہ آثار
اگلون کے بلکہ یہہ بدعت ہے نکالا اسکو بیہودہ لوگون نے اور خواہش نفس کی ہی ارادہ کیا اسکو
بہت کہانیوالون نی ساتہہ دلیل کے کہ پہیر لیا ہمنے اسپر پانچ حکم کو پس کہا ہمنے کہ یا یہہ واجب ہو
یا مستحب یا مباح یا مکروہ یا حرام اور یہہ واجب نہین از روئے اجماع کی اور نہ مستحب ہے کیونکہ
حقیقت مین مستحب وہی ہی جسکو طلب کیا شارع نے سوا مذمت اسکی اترک پر اور اسمین نہین اذن
شارع سی اور نہ کیا اسکو صحابہ رضی نی اور نہ تابعین نی جو کہ دیندار تہی اور نہ کسی اور نی جنکو مین
جانتا ہون اور یہہ ہے ہی جواب میرا اس مسئلے سے سامنے خدا تعالی کی اگر اس سی پوچہا گیا مین
اور یہہ بہی نہین جائز کہ مباح ہو کیونکہ بدعت نکالنا دین مین مباح نہین ساتہہ اجماع مسلمانون
کے پس باقی رہا مگر یہہ کہ مکروہ ہو یا حرام ہو اب کلام اسمین ہی بیچ دو فصلون کے اور فرق
کی درمیان دو حالون کے ایک یہہ کہ کوئی شخص اپنی خاص مال سی کری کہانا اپنی اہل و عیال اور
یارون کے واسطے اور نہ بڑہین اس جمع ہونے مین کہانا کہانی سی اور نہ کرین کوئی چیز
گناہون سی یہہ قسم وہ جسکو ہم مکروہ اور بدعت اور زبون کہتی ہین کیونکہ نہین کیا اسکو
کسی نی اگلون سی جو اہل طاعت تہے اور فقیہ اسلام کے اور عالم جہان کی اور چراغ زمانون کے
اور زینت مکانون کی دوسرا یہہ کہ داخل ہو اسمین جنایت اور قوی ہو ساتہہ اسکی اہتمام یہانتک
کہ دیتا ہی ایک اونکا کچہہ چیز اور جیو اوسکا پیچہی جاتا ہی اوس چیز کے اور دل اوسکی کو رنج
پہونچاتا ہی وہی بنا اوس چیز کا یہانتک کہ کہا اوس امام نے آخر کلام مین کہ یہہ ماہ ربیع الاول
وہ مہینا ہی جسمین آنحضرت صلعم پیدا ہوئی اور یہی مہینا بعینہ وہ ہے جسمین وفات پائے
سو خوشی کرنی اسمین بہتر نہین غم کرنے سی اسمین یہہ ہی جو واجب تہا ہمپر اسکا کہنا اور
اللہ تعالی سی امیدوار مین اچہی قبول کرنے کے واللہ اعلم بالصواب تمام ہوئی کلام انکے
بعد حضور کے **اور امام** فاکہانی کا شیخ جلال الدین سیوطی نی تعقب بہی کیا ہی اور ایک

رسالہ مین اونہر یہ قدح بہی کیاہی لیکن ناصرفا کہانی لی رسالی سیوطی کا حرفاحرف قارد لکہدیا ہے
طالب شایق کو چاہئی کہ رسالی ناصرفا کہانی کو ملاحظہ کرے تو متیقن ہے کہ کسطرحکا شک کلام مرزا
مانعین اس مجلس مولود کی بہتمان اور نہ کوئی اعتراض مجوزین کا باقی ہی اور کلام ان
جیس اکابر علماء اور ائمہ مذاہب کے جو منقول ہوئی بلاریب تشنیع اور تقبیح پر اس اقسام کی مجلس
مولود کی چسپان اور دال ہی اور اعتراضات سی محفوظ ہی پس اگر یہہ لوگ اگلی او مجلد
حنفی اور شافعی حنبلی اور مالکی سب کے سب وہابی ہین تو ہم بہی وہابی ہی ہین لطیفہ سبحان اللہ
قربان اس الٹی سمجہہ کے نیکی برباد گنہ لازم ایسی مولود کی مجلس والی رسول اللہ کے دوست
ٹہرے اور اسکی منکر وہابی بنی بدعتی گور پرستون کی کچہہ عادت ہی ہوگئی ہی کہ اگر ذرا بہی
اپنی مرضی کی خلاف کسی کا قول وفعل پاتی ہین تو فوراً وہابی کہدیتی ہین چنانچہ انہون مین
بعضے چلہ پوجنے والون نے چلہ پرستی حرام وکفر کہنے والی بزرگون کو ناحق وہابی مشہور کردیا
اور در باب درست ہونی چلہ پرستی کی ایک رسالہ بیہودہ و اوہیچ کہ جسمین کلمات کفر کے
موجود اور دلیلین نامعقول و اسناد غیر معقول ہین چہپوایا اور اپنی جاہل مریدون اور
معتقدون کے نزدیک شیخ اکبر نبی صندل عرس میلہ وقبور کاذبہ کی زیارت کو سنت وحجات
کی نشانیان ٹہرایا اور انکی جواز کی دلیلین حدیثین موضوعہ ومسایل فقہ وتصوف غیر مسموعہ
لائے لوگون پر تہمت کرتے کرتے اتنا مشق ہوگیا کہ رسول وفقہاء وصوفیان باصفا پر تہمت
باتہہ صفا کرنے لگے اور حدیث من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار سے
نہ ڈرے مصرع چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد تعجب ہے کہ اگرچہ ہزار جار زانی
شرابی جوربت پوجنے والا رافضی خارجی بے نماز بہو دسے فاسق فاجر منافق مشرک
بدعتی کو تو یہہ بدعتی اپنا بہائی اور پیشوا جانتی ہین اور سنی سنت پر عمل کرنیوالی مطیع
قرآن وحدیث کو مارنے کوٹنے وہابی کہنے کو ہر جگہ تیار رہتے ہین اور ان لوگونکو اپنا پیر ومرشد
ووسیلہ وحاجتی سمجہکر انکی مددگار ہین مصرع پاس ایسی چاہئی شاباش ایسی چاہئی +
شاید انکو استادنی سوائی وہابی کہنے کے اور کچہہ نہین پڑہایا جیسا کسی مغل نے
ایک طوطے کو دریں چہ شک کے سوا دوسرے بات کچہہ نہ سکہائی تہی اور چالیس روپیہ

جو مولوی بنا تہا او سکو سوائی فیہ نظر کیکے دوسری بات ہی نہ آتی تہی ایسا ہی ان مولوین
اور بدعتیو نکو جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی سوائی وہابی کہنی کی کچہہ نہین آتا چہتی تہمت
زیارت قبور سی منع کرتے ہین تفصیل اسکی یہہ ہی کہ ہم لوگ کبہی زیارت قبور سی منع نہین
کرتے ہان دوسرے بدعتین جو کہ شرک اور حرام کام ہین جیسی کہ طواف کرنا قبر کو سجدہ کرنا
اور اصحاب قبور سی حاجات طلب کرنا اور وہان چراغ جلانا وغیرہ کو ضرور منع کرتے ہین
اور یہہ بہی کہتے ہین کہ عورتونکو قبور کے زیارت منع ہے چنانچہ مستملی مین لکہا ہی و
یستحب زیارة القبور للرجال وتکرہ للنساء ترجمہ اور مستحب ہے زیارت قبور مردونکو
اور مکروہ ہی عورتونکو اور مجالس الوعظیہ مین ہے وَاَمَّا النِّسَاءُ فَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ
یَخْرُجْنَ اِلَی الْمَقَابِرِ لِمَا رُوِیَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رض اِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ
زُوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ اور عورتین سو حلال نہین انکو کہ جاوین مقبرہی کی طرف کیونکہ
روایت ہے ابی ہریرہ رض سی کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ تعالی نے زیارت کرنیوالیون
قبرون کی وَعَنْ ابن عباس رض قال لعن رسول اللہ زائرات القبور
والمتخذین علیہا المسجد والسرج کذا فی المشکوة ترجمہ اور ابن عباس رض
سی ہی کہ فرمایا لعنت کی رسولخدا نے قبر کے زیارت کرنی والیونپر اور اونپر جو وہان سجدہ
بناوین اور چراغ جلاوین جیسا کہ مشکوة مین ہے وَسُئِلَ القاضی عن جواز خروج
النساء الی المقابر فقال لا تسئل عن الجواز والفساد فی مثل هذا وانما
تسال عن مقدار ما یلحقها من اللعن واعلم کلما نوت الخروج کانت فی لعنة اللہ
وملائکتہ واذا خرجت تلحقها الشیاطین من کل جانب واذا اتت القبر تلعنها روح
المیت واذا رجعت کانت فی لعنة اللہ کذلک حتی تعود وفی الحدیث ایما
مرءة خرجت الی المقبرة تلعنها ملائکة السموات السبع وملائکة الارضین
السبع فتمشی فی لعنة اللہ وایما مرءة دعت للمیت فی بیتها یعطیها اللہ
تعالی ثواب حجة وعمرة ترجمہ اور پوچہی گئی قاضی عورتون کی جانے سے قبرونپر کہ جائز
ہے یا نہین پس کہا نہ پوچہہ جائز ہونے کو اور برائی کو ایسی کام کے بلکہ پوچہہ کہ کس

قدر لعنت پہنچتی ہی اسکے عمل کرنیوالی پر کہ جبکہ وہ نیت کرتے ہی جانی کی لعنت برستی ہی اسپر
اللہ تعالی اور فرشتون کی اور جب باہر نکلتی ہی گہیرتے مین اسکو شیطان ہر طرف سے
اور جب پہنچتی قبر پاس لعنت کرتی ہی اسپر روح مردے کی اور جب پہرتی ہی وہان سے
اللہ کی لعنت مین رہتی ہی گہر آنے تلک اور حدیث مین ہے کہ جو عورت نکلے مقبرے کی
طرف لعنت کرتے ہین اسپر ساتون آسمان کی فرشتے اور فرشتے ساتون زمین کی پہر
چلے جاتی ہی اللہ تعالی کی لعنت مین اور جو عورت کہ دعا کرتے ہے میت کو اپنی گہر مین
دیتا ہی اللہ تعالے اوسکو حج وعمرہ کا ثواب ورد وی عن سلمان رض واکہر یرۃ
رض انہ علیہ الصلوۃ والسلام ذات یوم من المسجد فوقف علے باب دار
فاتت بنتہ فاطمۃ رض فقال لہا من این جئت فقالت خرجت الی منزل
فلانۃ التی ماتت فقال ذہبت الی قبرہا فقالت معاذ اللہ ان فعل
شیئا بعد ما سمعت منک فقال لو ذہبت الی قبرہا لم تریحی رائحۃ
الجنۃ انتہی ترجمہ اور روایت ہی سلمان رض اور ابوہریرہ رض سے کہ تحقیق جناب
علیہ الصلوۃ والسلام نکلے ایکروز مسجد سی اور ٹہہرے اپنی گہر کے دروازہ پر سو آئے
بیٹی اونکی حضرت فاطمہ رض سو پوچہا انکو کہ تو کہان سی آئی سو عرض کی مین گئی تہی فلانے
عورت کے گہر جو مرگئی ہیر پوچہا حضرت نے کہ تو گئی اوسکی قبر پر تب کہا معاذ اللہ کہ کرون
وہ کام جو سن لون آپ سی اسکے ممانعت فرمایا اگر تو جلتے اوسکے قبر پر تو ہرگز نہ سونگہتی
خوشبو جنت کے اور بخاری کی شرح عینی مین ہی قال ابن عبد البر و
ولقد کرہ اکثر العلماء خروجہن الی الصلوۃ فکیف الی المقابر وحاصل
الکلام من ہذا کلہ ان زیارۃ القبور مکروہۃ للنساء بل حرام فی
ہذا الزمان ولا سیما نساء مصر انتہی اور نہیتکم عن زیارۃ القبور
فزوروہا مین کم ضمیر مذکر ہی اوسمین عورتین داخل نہین اصولیون کے صحیح ومختار
مذہب سے اور شیخ عبد الرحیم طاہر نے ترمذی کی شرح مین لکہا ہی لما ثبت ان الرخصۃ
قبل حدیث اللعن فالاصح عدم الرخصۃ للنساء فی الزیارۃ کما ہو مذہب

الجمہور و یویدُ ذلك تذکیرُ صیغۃِ الرخصۃِ ایضا انتھی اور شرح برزخ میں
بیچ باب زیارت رخصت قبور کے ہے ثم اعلم ان زیارۃ القبور ماذُونٌ فیہ
الرجال وعلیہ عامۃ أھل العلم واما النساء فقد روی عن ابی ھریرۃ رض
ان رسول اللہ صلعم لعن زُوَّارَات القبور عن ابن عباس رض انہ صلی اللہ
علیہ وسلم لعن زایرات القبور فلا یجوز لھن الرخصۃ فی زیارت القبور
وقال جمھور العلماء من اثبت الرخصۃ للنساء فی الزیارۃ فانما یستدل
بحدیث نھیتکم الخ وھو استدلال بلا قیاسٍ لان خطاب الرجال لا یشتمل
النساء ولم یرد حدیث فی حق النساء فلا یعم الرخصۃ فالصحیح انہ لا
یباح للنساء زیارۃ انتھی اور انتھی الخ ایسا ہی سوا انکے بڑے بڑے محدثین اور مجتہدین
اور فقہا کی نزدیک زیارت کرنا قبرون کی حرام ہی قطع نظر ان سب کے ان ملکون کی
عورتین قبرون پر زیارت کو کب جاتی ہین زیارت قبور یعنے صاحب قبر کے لئے دعا و استغفار
کرنا اور عبرت پکڑنا اور دنیا چھوڑ دینا اور آخرت کو یاد کرنا ہے بہلا انصاف کرو کہ اکثر
عورتون کو آبدست تک یاد نہین نماز کبھی پڑہتی نہین وہی کیا دعا و استغفار کرین گے
انکا تو یہہ حال ہے کہ ایک بغل مین لڑکا دوسرے ہاتہہ مین مالیدہ کا طبق لیکر ہانکتے
خاک دھول پھانکتی گرتی پڑتی کوئی پیادہ درگاہون پر جاتے ہین مجاورون کے
سامھنی بے پردہ ہوکر چراغ و مالیدہ رکہہ کر سجدہ طواف کرتے ہین ناک رگڑتی ہین دعا کے
بدلے خود ان سے دعا مانگتی ہین کہ یا حضرت میرے خصم کو بیل بنا دو اجی صاحب میری دادا
کو اکلوتی بیٹی گاؤ بیل کر دو اجی پیر جی میرے لڑکے کا نصیب کہول دو یا میران ولی میرے
بیٹے کو نوکری سی لگا دو یا شاہ مدار صاحب مجھکو رزق و اولاد دو و اجی شاہ سوار صاحب تخت
دشمنونکو میری زیر کرو اور استغفار کے بدلے آپ ناک رگڑتی ہین کہ پیر صاحب غلاف لانا
بہول گئی مجھہ پر غضب مت ہو اگلی جمعرات کو دوہرا غلاف لا دنگی گئے جمعرات کو حاضر
ہوتے تھے لیکن نگوڑی بی نماز ہی آگئی اسلئے دیر ہوئی یا ولی مجھپر مہربانی کے نظر کرو
کسبیان اپنی خرچی مین سے مجاورون کا خرچا اور بلاؤ کے رکابے چڑھا کر ایک پاؤن

ثم سبب ضعفہ
کلام اور رسول کی فرمان
اور صحابہ کے روایت رجال
وطن سے ثابت نہین ہوسکے
بسبب اسکے بہی اور
طلبہ پر
ایجادی معلوم ہوتی ہین تو
انکو ہر حال ترک کرنا چاہئے
مسلمان مین نہین چاہئے
تمام سیجہ کلام نہین جانیکا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہین من احدث
فی امرنا ھذا ما لیس
منہ فھو رد متفق علیہ

اوٹہاہاتہہ جوڑکر گڑگڑاتے ہین کہ دو نوجیان آپکی لونڈیان گنی ان سی بکار ہین باہر
جلدکسی موٹی مالدار کو ان کے جال مین پہساؤ اور روزی کا دروازہ کشادہ کرو تو
پہلے خرچے ملتی ہی سو امن کی دیگ اور اطلس کا غلاف چڑہاؤنگی آہی زیارت کو جانیوالے
عورتون کے خیرخواہ بہلا یہہ حرکتین تمہاری اعتقاد مین نیک ہین یا بد بہر بتاؤ کہ بجز
ان نیتون کے کونسی عورت قبور کی زیارت بطور سنت کی کرتی ہے اگر ہزار یا پانچسو
مین سی کسی ایک نے بطور سنت ادا بہی کی تو النادر کالمعدوم کا کیا اعتبار بیشمار
قندہاری ملتانی کشمیری کابلی عجمی عربی علماء ہند و دکہن کی رسم و رسوم و واہیات سے
کیا واقف ان بدعتیون کی رسوم جاہلیت سی اسی ملک والی بخوبی واقف ہین اسیواسطے
پہلے اگلے علماء انکی طور پر انکو تنبیہہ و تادیب و تہدید بزم و گرم نصیحت سے ملنساری و نرمی
سے انکو شرماشرماکر اونسی بدعتین چہوڑانی کی کوششین کرتے ہین یہہ ناواقف ناحق
دخل در معقولات کرکر خلل انداز امر معروف و نہی منکر ہوکے ان رسمی مسلمانون کے
طرف ہوکر انکے حمایتی بنکر حقانی لوگون سے ناحق جہگڑتے ہین ورنا صحون کی نیتون کو
دریافت نہین کرتی بلکہ جان بوجہہ کر حق کو ناحق کرتے ہین یارو یہہ زمانہ بہی ویسا ہی آیا ہی
کہ یزید کی خوشامد سی حضرت امام حسین رض کو دیدہ و دانستہ شہید ہے کر ڈالا لاکن
خسرالدنیا والاخرۃ بہی ہوئی اسیطرح یہہ لوگ بہی جان بوجہہ کر جاہلون کے طرفدار
بنکر کہتی ہین کہ وہابی زیارت قبور کو منع کرتے ہین اتنا نہین جانتی کہ زیارت قبور جایز بہی
ہے مکروہ بہی ہی حرام بہی ہی شرک و کفر بہی ہی جایز تو وہ ہے کہ جسطرح حضرت پیغمبر خدا
نے فرمایا کیا اوسی طور سی زیارت کرے تو مسنون ہی تو وہ طور یہہ ہی کہ قبر کے پاس پہنچکر
کہے السلام علیکم دار قوم مومنین اور اہل قبور کی مغفرت کے واسطے دعا کرے
اور اون سے عبرت لیوے اور دنیا سے بی رغبت ہووے اور آخرت کو موت کو یاد کرے
حضرت نے اسیواسطے اجازت دی ہی کہ حاصل و غرض زیارت قبور سے یہی ہے مکروہ
زیارت وہ ہی کہ قبر کو بوسہ دینا اور جہکنا اور رونا ہنسنا سونا دنیا کی باتین کرنا
کہانا پینا حرام وہ ہی کہ قبر کو سجدہ تحیہ کرنا طواف کرنا ناچ کروانا بلکہ بجوانا غلاف

اٹھانا کفر و شرک وہی قبر کو سجدہ عبادت کرنا قبر والے سی حاجت مانگنا انکی نذر
ونیاز ماننا انکو نفع نقصان پہونچانیوالے سمجھکر اونسی بلا واسطہ و توسل استمداد کرنا
اس تقریر سی عرس و فاتحہ کے شوقین اور گھڑی چوکیان دینی والیون کی حمایتی مجاور
کے پیر البتہ پیچ وتاب کہاوینگے اور رو ہابی و ہابی کر کر جو بسا شور وغل مچاوینگے
مگر جب فقہ و حدیث کی عبارتین اوستادون سی مطالعہ کرینگے تو خجالت سی کہسانی ہوکر
سنت جاہلانہ کہسکا فتری اور بہتان من مانتے کرنے لگینگے کیونکہ تہمتون کی فکر مین ایسیہ
خو بڑگئے ہے عام لوگونکو فریب دینی کے لئے مقید کو مطلق مطلق کو مقید بنا کر اوسکی
نسبت حقانی لوگون پر کرتے ہین تاکہ کسی طرح آپ سچے بنین مگر جہوٹے کو خدا و ندعالم کبہی
سرسبز نہین کرتا انکا دروغ بیفروغ آخر کہل ہی جاتا ہے اونکا ایک تیز فقرہ عوام الناس
کو بہکانے کا یہہ بہی ہی کہتے ہین کہ چہاپے کی قرآن و کتابین مت لو وہابیون نے غلط کرکے
چہپوائی ہین اصل حقیقت یہہ ہے کہ علماء ہندنے جزاہم اللہ خیر الجزاء جب غریب مسلمانون
کے ہمت علم دین حاصل کرنے مین کم دیکہے تب دین کی خیرخواہی سی قرآن و حدیث و فقہ
مسائل ہندی مین ترجمہ کیا تاکہ تہوڑی مدت مین مسلمان اپنی خدا اور رسول کی کلام و احکام
ایمان و اسلام سے واقف ہوجاوین اور فرض و واجب و سنت مستحب حلال حرام
مباح مکروہ شرک و بدعت توحید و سنت بآسانی جان لیوین اور صاحب ثروت
دیندارون نی وہی ترجمہ و کتابین باقیات صالحات و وسیلہ نجات سمجہکر چہپوا کر
وقف فی سبیل اللہ کئی تاکہ فایدہ عام ہو غریب غربا بے فیض پاوین سو الحمد للہ ان علما
وامراکی نیک نیتی کی برکت سی ہزارہا نام کے مسلمان اس ہندی ہی کی بدولت کام کے
مسلمان ہوئے اور اس سبب سے ان علم فروشون حق پوشون کا بازار سرد ہوا اب
انکو کوئی پوچہتا نہین ایک مسئلے کے جواب کے واسطے جبہ جبہ پہننے انکے آستانہ بوسی
و موقوف ہوئے تحفے و ہدیئے کا دروازہ بند ہوا ہندی کتابون سی بفضل الٰہی آپ ہی
بے منت تحقیق کر لیتی ہین ہرچند یہہ لوگ منطق کی مخل جہاڑتے ہین مگر وہی کہان مانتی
ان اونہون نے جو برسون مین نہ حاصل کیا تہا سو مہینے سے پڑہنے والون نی حاصل

کر لیا اب وہی ہندی رسالی والی دین کی مسائل مین مطول و مختصر والی بی عمل والو انکی جب
دم بند کر دیتی ہین تب دل مین کہسیانی ہو کر شور و غل مچا کر جاہلو نکو کہتی ہین کہ یہہ لوگ جاہل
وو رسالی ہندی پڑہ کر نحویون صرفیون منطقیون اصولیون عالمون سی بحث کرتے ہین
ارسی یار وہیہ ہندی کتابین وہابیون نی بالکل غلط بنا کر چہپوائی ہین سبحان اللہ
صرف نحو منطق اصول وغیرہ کتابین چہپائے کی تو درست ہوئین اور دینی رسالی اور
قرآن و حدیث چہاپے کے نادرست قربان ایسی اولٹی سمجہ کے خدا اکے فضل و کرم سی یہہ
لوگ انہین ہندی رسالون سی با عمل بنگئی مطلب جاننی سے کام ہے عربی ہو یا فارسی
منہہ دیکہنی سی کام یا نی ہو وہی یاد رہی ساتوین تہمت ہے کہ ثواب رسانی سی
منع کرتے ہین تفصیل اسکی یہہ ہی نہ ثواب رسانی سی منع کرتے ہین نہ تصدیق کی نیت سی کہانا
کہلانا منع کرتے ہین ہان نذر و منت جو کہ عوام کرتے ہین اور ہرگز ثواب رسانی کا ارادہ
نہین رکہتی البتہ اسکو منع کرتے ہین بلکہ ثواب پہنچانے کا طریقہ بتاتے ہین وہ طریقہ
یہہ ہی کہ خواہ نقد خواہ جنس خواہ کہانا اپنی مقدور بہر مسکین محتاج کو دیوے اور نیت
سی کہ ای پروردگار اس چیز کا ثواب فلانی کی روح کو تو پہونچا دی یا یون کہی کہ اس
نیک عمل کا ثواب مردی کو اور بخشنی کا ثواب بخشنی والی کو پہونچے اور اس سی زیادہ اس
مقدمہ مین کوئی حرکت نکری کہ شرک اور گناہ سی بچ جاوے کذا فی زاد الاخرۃ
اور نذر ماننا اللہ تعالی کی سوا دوسرے کے اور شیرینی اور کہانا لیجانا قبر کے پاس نذر
کے راہ سی یا میت کی نزدیکی حاصل کرنیکو درست نہین ہی بلکہ بدعت اور مکروہ تحریمی
ہے اور کافرون کی عادت ہی بتون کے حق مین قال فی الدر المختار واعلم ان
النذر الذی یقع للاموات ومایوخذ من الدراہم والشمع والزیت
ونحوہا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیہم فہو بالاجماع باطل وحرام
مالم یقصد واصرفہا للفقراء الاحیاء وقد ابتلی الناس بذلک ولاسیما
فی ہذہ الاعصار وقد بسط العلامۃ قاسم فی شرح درر البحار ولذا قال
الامام محمد لوکان العوام عبیدی لاعتقتہم بلا ولاء وذلک بانہم

لا یعقلون فالکل بہ یعتبرون انتہی ترجمہ جان تو کہ نذر چڑہانی جاتی ہی مردون کے
واسطے اور لاتی ہین روپئے اور چراغ اور تیل اور مانند اس کے بڑی بڑی اولیاء کے
قبرون کی پاس انکی خوشی چاہتے ہیں وہی علماء کی نزدیک باطل اور حرام ہیں جبتک کہ اسکے
ماننے کا ارادہ نہو فقراء کی واسطے اور اس بلا مین پہنسی ہین لوگ خصوصا اس زمانے مین
اور خوب کہولکر بیان کیا ہی علامہ قاسم نے درر البحار کے شرح مین اسی سبب سے کہا امام
محمد نے اگر ہوتی عوام میرے غلام البتہ مین آزاد کردون بدون ولاء کے یعنی اسواسطے
کہ وے نہین سمجہتے سو آمین ہوشیار ہون اور عبرت پکڑین اور فتاوی عالمگیری کا
بہی یہی مضمون ہی مگر حقانی لوگ ہر چند انکو سمجہاوین پر یہہ نذر لغیر اللہ اور کسبیوں کے چکی پیسنے
روٹی پلاو زردی کی کہانیوالی بدعت پسند ہرگز نہین مانتے اور عجب بے انصاف ہین کہ ہمکو بے ادبی
لفظ کہنا ادبی ہی اور انبیاء اولیاء کو علام الغیوب و کشاف الکروب و متصرف الامور
جاننا سنت وجماعت کا عقیدہ ہے اور عرس مین ناچ باجا اور پرستش قبور اور شادی غمی کی
رسم مقرری و عید برات کی رسوم جو قدیم سے چلے آتے ہین سو بے تکرار دلی شبہ جائز
ہین آدہی سر کے بال کہنے واسطے داڑہی کترانی اور منڈانی والی موچہہ بڑہانی والی ہمباج خوار
رشوت خوار زناکار غیبتی چغلخوار انہتی سونا روپا لڑکونکو پہنانی والی محرم مین فقیر بننی والی
تعزیہ شدتی چہوٹہی قبرین طاقچی پوجنے والے شاہ دادول شاہ مدار شیخ سدو زین خان
لال پری سبز پری وغیرہ کے معتقد بہوانی و کالی کی بکری کہانی والی بی نماز دیوالی
وہولی کی رسم کرنیوالی صلح کل کے مذہب والی مرشدوان کو قبرون کو سجدہ کرنے والے
مریدون سی سجدہ لینی والے بندونکو معبود و جمع اللہ کہنے والی قرآن کو چپا تیار لکھنے
تسبیح کو مینگنیان نمازی کو اپڑ کا مسجد کو گوزخانہ پائجامے کو گوزدان کہنے والی شرع کی
منکر اہل سنت وجماعت ہین اور جو حضرت کو بندہ کہے انبیاء اور اولیاء کو حاجت روا
مشکلکشا غیب دان نجانی اور عرس وقبور کے پوجا و نذر لغیر اللہ و شادی و غمی کے
رسوم منع کرنے اور سب سر کی بال رکہے اور تعزیہ و چلہ پرستی کو برا جانی اور شاہ دادول
وغیرہ پیرون کی منتین نمانی بہوانی کالکا کالی وغیرہ کے بکرے کو حرام کہے مشرکون

بدعتیون کا شریک ٹہروے سجدہ لغیر اللہ کو حرام و شرک جانے بی شرع نقیران کفر کا کلمہ
والون کو اور مشائخ سجدہ لینے والونکو اور حق پوش علماء کو جنکو خدا و رسول نی برا
انکی مذمت کرے وہی وہابیہ اور کلیہ کی جماعت سی خارج بلکہ کافر سبحان اللہ ماشاء اللہ
خوب پہچان و علامت وہابیون کی اور سنیون کی ٹہرائی ہی اگر انہین علامتون سی ہمکو
وہابی ٹہراتے ہو تو ہم تو کیا بلکہ علماء ہفت طبقہ متقدمین و متاخرین تمہارے نزدیک وہابی
ہونگے تو الحمد للہ کہ ہمارے یہ کہنے سی ہم لوگ غالب بڑی جماعت والے ٹہرے اور
تم لوگ اپنی ہی تقریر سی منکر انبیاء و اولیاء و منکر شفاعت و سنت و شریعت و منکر مذہب
و فقہ بنے خوب ہی سر کے بل اوندہے منہہ بلکہ چارون شانے چت گر پڑے آٹہوین
تہمت نماز سنت نہین پڑہتے تفصیل اسکی یہہ ہی کہ یہہ بالکل محض بہتان ہی ہم سنی
سنت رسول اللہ پر جان دیتے ہین اور بدعت و بدعتیون سی الگ رہتے ہین چنانچہ اسی سبب سے
ہم لوگ بدعتیون کے نزدیک مطعون ہین ہم بھی اگر انکے مانند تارک سنت و بدعت پسند
ہوکر اونسے ملے جلے رہتے تو اتنی بدنامیان کیون اوٹہاتے سدو نذر شو پرستون کے
ملامت کا نشانہ کیون بنتے الحمد للہ بدنام ہونا دین کے سبب سے اور ہر کس و ناکس کے طعنے سہنا یہہ
عین دین ہے اور رسول اللہ کے سنت ہی کہ سنیون سی خود بخود ادا ہوتی ہے فللہ الحمد
علی ذلک ہان ایسا تو کہتے ہین کہ اقامت ہوگئی ہو اور جماعت ہو رہی ہو تو جماعت مین
ملجاوے اور رفتیہ فرض پڑہ لیوے بعدہ سنت کی قضا کرے حدیث اور فقہ کے کتابون
مین یہہ مسائل موجود ہین مگر مفترے لوگونکو وہابی کہنے کی ایسی سخت بیماری ہوگئی ہے
کہ کوئی دوا اثر ہی نہین کرتے آخر یہہ مہلک بیماری انکو ہلاک کرکر چہوڑتے ہے بڑا
تعجب ہے کہ ناحق تہمتین بے سر و پا تراش کر انکے نسبت ناکردہ گناہون پر کرتے ہین اور
اپنا دین و ایمان برباد دیتے ہین نوین تہمت قبرون پر پہول ڈالنا منع کرتے
ہین تفصیل اسکی یہہ ہی کہ قبرون پر پہول ڈالنا کتب حدیث و فقہ معتبرہ سی اصلاً ثابت نہین
اور جو لوگ کہ سند اس حدیث کی لیتے ہین کہ حضرت صلعم نے دو قبر والونکو عذاب ہوتے ہوئے
دیکہہ کر بسبب شفقت نبوی کی ایک جریدہ گیلا لیکر اوسکو چیر کر دونون قبرون پر

کر دیا سو شیخ عبدالحق اس حدیث کی نیچی لکہتی ہین کہ بعضی لوگ اس حدیث کو پہول وسبزہ قبر پر ڈالنیکے لئے دستاویز بناتی ہین سو خطابی نی جو عالمون کا امام اور حدیث کی شارحون کا سردار ہی اسکے دستاویز کو رد کرتے ہین اور انہون نے کہاہی کہ اس حدیث سی پہول وسبزہ قبرون پر چڑہانا ثابت نہین ہوتا اور یہہ بات بی اصل ہی صدر الاول مین نہ تہی اور کرمانی نی کہاہی کہ اس گیلی لکڑی مین تاثیر نہ تہی کہ رافع عذاب ہو وہ برکت خاص رسول اللہ کے ہاتہہ مبارک کی تہی اور عینی شرح صحیح البخاری مین ہی و کذلک مایفعله اکثر الناس من وضع مافیه الرطوبة من الریاحین و البقول ونحوها علی القبور لیس بشیء وانما السنة هی الزیارة ترجمہ یعنے ایسا ہی جو اکثر لوگ کرتے ہین تر و تازہ پہول اور سبزہ وغیرہ قبرون پر رکہتی ہین سو کچہہ نہین سنت تو زیارت ہی اور فرمایا حضرت نے زوروا القبور فانها تزهد فی الدنیا وتذکر الاخرة یعنی زیارت کرو قبرون کی حال یہہ کہ تحقیق زیارت انکی بی رغبت کرتی ہی دنیا سے اور یاد دلاتی ہی آخرت کو پس جو کام کہ خلاف تزہد دنیا و تذکر آخرت سی ہو سو زیارت قبور کے مطلب سے خارج ہی اب وہابی وہابی کہنی والے ہزار تقریرین کرین یہہ بدعتی کہ جنکے دل مین بڑی مضبوطی سی بدعت رچ رہے ہے ہرگز نہ مانین گے بلکہ عوام الناس کو یہہ مغالطہ دین گے کہ یہہ رسم سالہاسال سے مسلمانون مین رائج ہے کسی وہابی کی کہنی سنی سے ہرگز نہ چہوڑا جائیگا دسوین تہمت قرآن خوانی سی منع کرتے ہین تفصیل وسکی یہہ ہی کہ مطلق قرآن خوانی سی منع کرنے کے تہمت ہی مگر قبر کے گرد اگرد بیٹہہ کر بلند آواز سے قرآن پڑہنے سے نصاب الاحتساب مین مکروہ لکہا ہی ان ختم القران جهرا بالجماعة ویسمی بالفارسیة سیپاره خواندن مکروه ترجمہ یعنے بیشک ختم قرآن کا بلند آواز سی ساتہہ انبوہی کی جسکو فارسی مین سیپارہ خوانی کہتی ہین مکروہ ہی اور اگر قرآن خوانی سی منظور ثواب رسانی ہی تو بغیر مزدوری کے پڑہا جاوی نہین تو عند البعض ثواب نہین چنانچہ شامی کے عبارت ہی اجرة القران مثل ان یستأجر رجلا لیقرء القرآن علی راس القبر

قیل هذه القراءة لا یستحق به الثواب لا للمیت ولا للقاری ترجمہ یعنی مزدور سے
قرآن کی جیسا کہ مزدور رکہے کسی شخص کو تو کہ وہ قرآن پڑہے قبر پر کہا گیا ہے کہ اس پڑہنے کا
ثواب نہین ملتا نہ میت کو نہ پڑہنے والے کو ٭ اور نصاب الاحتساب مین ہے کہ مقرر کرنا
قاری کا قبر کے پاس بدعت ہے اور اسطرح کے قرات مین کچہہ ثواب نہین اور نہین کیا
پر کسی خلیفہ یا صحابہ نے اور ہدایہ کے کتاب الاجارہ مین ہے اقرؤا القرآن ولا تاکلوا
به وفی الشاهان ای بالقرآن یعنی پڑہو قرآن کو اور نہ کہاؤ ساتہہ اسکی اور شاہان
شرح ہدایہ مین ہے یعنے نہ کہاؤ ساتہہ قرآن کے پس معلوم ہوا کہ یہہ کام قاریون کے حق
مین برا ہے اور میت کے حق مین بہی ثواب کا موجب نہین اور طریقہ محمدیہ کے اخیر مین پڑہنا
قرآن کا قبرون پر بیٹہہ کر اور اسپر مزدوری لینا صاف حرام لکہا ہے اور رد المحتار
حاشیہ در المختار مین حرمت اسکی خوب تحقیق سے لکہی ہے اور جوہرہ والے کے قیاس کو
خوب رد کیا ہے جسنے اجرت تعلیم قرآن پر قیاس کرکے اسکو بہی روا کہا تہا جسکو منظور
ہو ان دونون کتابون مین بہ تحقیق نظر کرے اور وہ دونون کتابین علمای ہندوستان کی
بنائی ہوئی نہین بلکہ طریقہ محمدیہ روم کی ولایت مین بنا اور رد المحتار شام کی ملک
مین وہان تو وہابی کا نام و نشان بہی نہوگا **گیارھوین تہمت** قبر کے پاس صدقہ
سے منع کرتے مین تفصیل اسکی یہہ ہے کہ قبر کے پاس صدقہ دینا تو منع نہین کرتے مگر کہانا قبرون
پر عید و شب برات کو جیسا حلوا چپاتے شیرینی وغیرہ لیجانے کو البتہ منع کرتے ہین اور
روٹی و دلیہ خواجہ خضر کے نام سے جو بہادون کے مہینے مین دریا مین ڈالتے ہین انکو منع
کرتے ہین قبرون پر کہانا نذر و نیاز کا لیجانا منع ہے چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا اس زمانے
کے نفسانی علماء کو خدا تعالی نیک توفیق دیوے کہ حق کو باطل کا لباس نہ پہناوین اور
بدعت کی تحسین مین لب ہلا دین اور بدعت پسندون کی خوشامد سے بدعتون کے رواج
کی فتوی نہ دیوین **رباعی** ای آنکه بعلم خویشتن مغروری ٭ میدان بیقین که از حقیقت دوری
از علم غرض صحت دین میباید ٭ چون صحت دین نباشدت رنجوری ٭ **بارهوین**
تہمت پہلے پیرون کی شجرون کو بلانے مین ڈلواتے مین تفصیل اسکی یہہ ہے کہ

غلط ہی مگر حدسی بڑہ کے تعظیم کرنیکو اور قرآن کی عوض اوسی کی تلاوت کو اور اسکے پاس
عود جلانے اور اسکو عطر لگانی کو اور قبر مین رکہنے کو منع کرتے ہین ہان اگر کوئی اپنی
مرشدون کی نام یاد کرے یا تبرکاً اپنی پاس رکہے تو قباحت نہین بلکہ موجب خیر و برکت کا
ہی منصفون پر پوشیدہ نرہے کہ اس عاصی نی صرف تفصیل تہتون کی لکہنے پر کفایت کیا مفصلاً
نہ لکہا نہین تو ایک رسالہ دوسرا بنتا اور جوابات انکی مشیر وحا دوسرے کتابون مین موجود
ہین چنانچہ توقیت الایقان وفیض عام وباران رحمت وتفہیم المسائل وضیاء الایمان ورد
اتہامات وغیرہ کتابون مین ہے فصل تیسری اس فصل مین وہی مسائل ہین جو ہم مین
اور انہین مختلف ہین سایل کے سوال پر بدعت پسند ونکا جواب ہے اور بدعت شکن کا اوسیرد
ہی سوال نیاز سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور حضرت غوث اور اولیا کے
درست ہی یا نہین جواب نیاز بزرگون کی صحنک وشربت وکہچڑے وروٹ جونگا وغیرہ
کہانے کی چیزون ہی درست ہے رد سبحان اللہ بدعت کے جلانے اور سنت کے مٹانے کی خوب
تجویز نکالی ہی نیاز لغیر اللہ جو احادیث وفقہ سے حرام ہی اور باطل اسکو جواز کر دیا اور
طعامون کی تخصیص ہے درست کردی نیاز کے کہانون کے تخصیص کرنا اور انکے تعظیم حدسی بڑہ کر
کرنا جاہلان کور باطن وعالمان مختلف الظاہر والباطن کا اختراع ہی کہ حضرت بی بی کی
نیاز کا نام صحنک اور اسکو مردون کو اور نکاحی عورتون کو نہ کہانا اور امام حسین رضی اللہ
عنہ کی نیاز روٹ جونگے شربت کے سوائی دوسری کہانون پر نہو وغیرہ واہیات کا اعتقاد
تو عوام سی بڑہ کر خاص بلکہ خاص الخاص کا جنکو عرف مین بڑی حضرت کہتی ہین یہانتک پہنچا ہے
کہ اگر کوئی دیندار دلیل قرآن وحدیث سی ان لوگون کو اس بیہودہ عقائد سی منع کرے
تو بجز انکار وطعن ولعن کی جواب نہین دیتی کیا مقدور کہ اپنی آبائی واجدائی رسمون مین
جو کہ قدیم سی چلے آتی ہین فرق آجاوی بلکہ جو مقرر کیا ہوا بڑے بیگم صاحبہ وخانم صاحبہ کے
معتبر روایتون سی ہے وہی فرض وواجب ہے اوسمین ذرہ بہی تفاوت نہو بڑے حضرت کے
تاکید ہوتی ہی کہ کہانے کی تخصیص مین اور مقرری دنون مین تبدیل نہو اگر کسی نی رجب
مہینے کے نیاز گنج کے پیالے اور حضرت امام کا کونڈا اور پیران کی مہندی اور حضرت

پیر کے نیاز کھچڑا امام قاسم کا توشہ اصحاب کہف کے چراغان سبز پری کی کنگنیان تیرا تیزی کے
کا طبق شیخ سدو کی مرغی شاہ دا ول کی گائی شیخ عبدالحق کی حلیم بو علی قلندر کے گلگلے
سید جلال بخاری کی کھیر چپاتی سوا پہر کے روزہ کی نیاز کے مرمرے لال پری کی کسبے
کشمش خواجہ نقشبند کا ولیہ خواجہ خضر کا گھوڑا عیسی پیر کا جہاز حضرت جبرئیل کا رتجگہ مدار
صاحب کی تہولی چار یارون کی بدہنی بڑے شب برات کو دو دہ بتاسی بجے بی بی کی
سوامن کا روٹ آتش پری کی صحنک گود بھرائی کو مولے بیگن ستو اور شادی میں قرآن
خوانی نوٹن چاٹن مین مرثیہ خوانی تیجے دسوین چالیسوین برسی مین سیویان ولیمہ کو کھیر
بڈھے بابو نکے نیاز مچھی وغیرہ کرے تو انکے عقیدے مین ہرگز ادا نہو گے بلکہ جتنے نام
جو جو چیزین مقرر ہوئی ہین اگر وہی ہون جب ہو گے بھلا یہہ تو فرماؤ کہ کھانا دفن کرنا اور
چراغ نہ بنانا آلاوے مین ہاتہہ دہونا تیجا دوسرے دن یا چوتھے دن کرنا دسوان نوین
دن کرنا چالیسوین مین تین چار کم کرنا فاتحہ دیتے وقت کھانا میوہ پاس کا نجرا فیون
شراب حقہ پانی کپڑے سامنے رکھنا جس والی فاتحہ کا کھانا نہ پکانا رتجگا جس گھر مین ہو
وہان فاتحہ نہ دلوانا دیگ کو صندل لگانا ناڑا باندھنا فاتحہ کیوقت دیگ کا منہہ کھولنا
فاتحہ کے بعد تسلیم کرنا یہہ روائتین کون سی فقہ کی کتابون مین ہین ان رسمون مین
فرض و واجب کے جیسا اہتمام کرنا اسکے کمی بیشی سے ڈرنا کونسا دین و آئین ہے یہہ ہرگز
تو از بسکہ مشابہت کفار ناہنجار کے ہین عاقل مسلمان ایسے بیہودہ حرکات سے باز رہیگا
علاوہ برین ان رسمون کی جواز پر کوئے دلیل کتابی ہوتی تو جواز کہنی والا البتہ
ہوتا مومن کامل وہی ہے جو مٹی ہوئی سنت کو جلا وے اور بدعت رونجے کو مٹا
اس تقریر سے کوئی خام دمفز یہہ نسمجھے کہ بزرگون کے ثواب رسانی سے منع
کرتے مین حاشا وکلا ایسا نہین ہے بلکہ تراشی ہوئی تخصیصون سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے
منع کرتے ہین اتنا ہی اگر کوئی بزرگون کے ارواح مبارک کو ثواب پہنچانے کے
نیت سے طعام پکا کر مستحقون کو کھلا وے تو یہہ نہ سمجھے کہ فلانا ہی کھانا ہو یا فلانا
دن ہو یا فلان ... ہو لوگ ... اور ... یہہ سب ... اور ... تو ...

اور جائی انکار نہین خدا وند عالم سمجہہ دیوی آمین **سوال** عرس کا دن مقرر کرنا کیسا
جواب عرس کا دن مقرر کرنا بزرگونکا عمل ہے موافق حدیث شریف کے ما راٰہ
المومنون حسنًا فہو عند اللہ حسنٌ یعنی جس چیز کو مومن نیک سمجہین سو وہ اللہ تعا
کے نزدیک نیک ہی مگر عرس مین ناچ وغیرہ اور صندل وعود بدعت و نامشروع و
حرام ہے **رد** مقرر کرنا عرس کا اور ثابت ہونا اوسکا حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم سے اور خلفائی راشدین رضی اللہ عنہم اور ائمہ مجتہدین اور فقہا سے معتبر
رحمۃ اللہ علیہم سی نہین ہی اور جو کام کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رض اور مجتہدین
سی متحقق نہووے اسکو موقوف رکہنا چاہئی شرع کے مقدمے مین ہمکو اعتبار امام اعظم
ابو حنیفہ کوفی رح کا ہے نہ مشائخان لاابوفی کا قاضی ثنا اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری
مین لکہا ہی جسکا معنا یہہ ہے کہ درست نہین ہے جو کرتے ہین جاہل لوگ اولیا اور شہدا
کے قبرون کی ساتہہ سجدہ کرنا انکو یا طواف کرنا انکا یا روشن کرنا وہان چراغ یا بنا
مسجد اوس مقام مین اور جمع ہونا وہان آدمیون کا ہر سوین دن عید کے وضع پر اور
نام رکہنا اوسکا عرس انتہی اور تعجب ہے کہ جواب دینے والے نے کہا ہی کہ عرس مین ناچ
وغیرہ نہووے سنو صاحبو عرس اوسکا نام مشہور ہے کہ جسمین ناچ باجا اژدحام عوام عود
صندل وغیرہ مجمع فساق چیزین موجود ہووین انکے بغیر عرس کہان ہوتا ہی مثلاً اگر
اوس دن سب ملکر لاکہہ بار کلمہ طیبہ پڑہین اور اوس بزرگ کو ثواب بخشین یا لاکہہ بار
استغفار اس بزرگ کے واسطے کرین اسکا نام ہرگز عرس نہ کہینگے اور اگر عرس کے معنے
قبر پر لوگونکا جمع ہونا ہی تو اسکا منع بہی حدیث صحیح سی ثابت ہے چنانچہ مشکوۃ شریف
مین نسائی کی روایت سی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی ثابت ہے لاتجعلوا قبری عیدا
یعنے مت کرو میرے قبر کو عیدگاہ کہ اجتماع سرور ولہو لعب کا ہی اور یہہ جمع ہونا موجب
غفلت کا ہی پس جبکہ حضرت صلے اللہ علیہ وعلے آلہ و اصحابہ وسلم اپنی قبر شریف پر اژدحام
کے اجازت نفرماوین تو دوسرے کی قبر پر کسطرح جائز ہووے باوجود اسکے ہمارے زمانہ مین
ظاہر ہے کہ اہتمام عرس کا اتنا کرتے ہین کہ اسلام کے کامون مین یعنی جمعہ و جماعت مین تو

عذرہای نامعقول لاتے ہین مگر رزبری دربخش صاحب کے عرس کو بیاری اور نوکری [illegible]
وغیرہ کا عذر لانا تو کیا اسکی قضا کو کفر و بدعت جانتے ہین اور عرس کی جگہہ ایسی برے کام
ہوتے ہین کہ اسکا ذکر لکھنا قلم کو بہی شرم آتے ہے مگر بغیر ذکر کے عرس کو جایز کہنے والے
نہ شرماوینگے سوانکو شرمانے کے لئے شمہ احوال عرس کا بیان کرتا ہون کوئے تو کسی
کی پگڑی چرانے کے فکر مین ہی کوئے جیب کترنے کے تدبیر مین کوئی برقعہ والی بی بی ہونگی
تلکنے جاتا ہی کوئی ہنوجی کی ٹہوکر پر غش کہا رہا ہی کوئی عاشورن کی ٹہومرے پر لوٹ پوٹ
ہو رہا ہے کوئی فیض جی کی درگاہ کے روبرو کانا پہوسی کر رہا ہے کوئی بزرگ کی قبر کو
سجدہ کر رہا ہی کوئے طواف ہی کرتا ہے کوئی ناک گہسی کر کر دعا مانگتا ہے مجاور سیر دن
عود جلارہے ہین کدہر کے زیارت کہانکے عبرت نام دل کی زیارت کا کام حظ نفسانیت
کا اور جایز رکہنے والے نے عرس کے رسم کو جو ماراہ المومنون حسنا سے ثابت کیا ہی سو
اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ قول علمای مجتہدین و فقہای معتبرین کے باب مین ہی نہ ہیچ اجماع جاہل و نیا
صوف پوش و مشایخان مین فروش کے اور بعضی عرس کے شوقین شہوت پرستون کے خاطر
بڑی تلاش کر کے یہہ دلیل لائے ہین کہ آنحضرت ؐ بر سر ہر سال شہدا کی قبور کے زیارت کو
جاتے تہے یاتی قبور الشھداء علے راس کل حول یعنی آتے تہے شہیدون کے
قبرون پر ہر سال کے سرے پر سبحان اللہ بڑے قابلیت خرچ کی سنو یہہ حدیث اول تو متصل
الاسناد و مرفوع نہین ہے اور صحاح سے بہی نہین اور اگر صحیح بہی ہو تو مجمل ہے معلوم نہین کہ
آنحضرت ؐ بر سر ہر سال یعنی محرم کو یا بر سر ہر سال موت صاحب قبر کے زیارت فرماتے تہے
اور اصول کی قاعدے سی مجمل حدیث پر عمل جایز نہین اور اگر اس حدیث کو مبین ہی فرض
کرین جیسا کہ عرس کے جواز والے فرماتے ہین تو بہی یہہ عرس پر دلالت نہین ہو سکتی بلکہ صرف
زیارت قبر کے دلالت ہو سکتے ہی اور زیارت قبر کو تو کوئے منع نہین کرتا میان صاحب
تمہاری تسلی فقط زیارت سے کب ہوتے ہے اور عرس اوسی کا نام ہی جس قبر پر اوپر گذرے
ہوئے لوازمی ضرور ہووین اور اگر کوئے ہفتہ عشرہ مین زیارت قبور کیا کرے اوسے
عرس کون کہیگا اور یہہ سب بہیڑا عرس و میلے کا مجاور لوگون نے لگا رکہا ہی بڑے جز

ناچ جو کہ اوسی سبب سے وہان فاسقون کا مجمع ہوا کرتا ہی وہ کہ نہین لگا جاتی ہین تماشا
کے واسطے جہنڈ کے جہنڈ چلے آتے ہین اور اوسی سبب سے مٹہائی زیادہ آتی ہے
ناچ موقوف کرکے اوس سوال مجاور صاحب سے پوچہو کہ مٹہائی کا کیا حال ہے وہ ہفوات
کے نام سے رو کر کہیگا کہ مفت مین تین سیر عود جل گیا اور خاک بہی نہ ملی **نظم**

مجلسہا بکردند شیخہا مثل دامی تا بگیرند خلق را می نہند دا سے چراغان الغرض
میدہد ہر جہان چو پروانہ براز میکنند قوال را آلات ساز وانہا اندازند تبرک اندران
اہل دنیا مثل حیوان غافلند بی تامل بہر دانہ مشر کند بیشتر شیخ و فقیران زاہدان
می نہند اخلاص پیشانی ان صلح باہر ہنگامے بد ہر دم نہند تا کہ نیک و بد ثنائی شان کنند
یکسی را نہی از منکر کنند کہ مبادا مردمان ان بد برند از کلام اولیا سخن کنند
تا کہ با مکر و دغا زر میدہند مکر و حیلہ میکنند از بہر آن نقش خود را می نمایند از کمال
سخن شیرین و ملایم میکنند مردمان لگہا فریب از وی خورند تا بدانند خلق اینہا کاملند
نذر و ہدیہ زر بپیشان آورند ناریان مرنا ریان را جاذب اند نوریان مر نوریان را طالب اند
اہل باطل باطلان را میکشند اہل حق از اہل حق خوش میشوند طیبات آمد ز بہر طیبین
للخبیثین الخبیثات است این **سوال** برسی کی فاتحہ درست ہی کہ نہین **جواب**
برسی بعض فتاؤن سی جایز ہوتی ہی اور بزرگون نے اسپر عمل کیا ہی اگرچہ بدعت ہی
مگر بدعت حسنہ ہی اور دسوین چالیسوین کا کہانا لغو ہے شرع سی ثابت نہین مگر جبکہ تصدق
تا مح جسے ایشر طیکہ غربا کو کہلادین رد دسنوصاجو برسی جایز رکہنی والی کی ملمع بائیز
دریافت کرو کہ برسے کو جایز اور دسوین چالیسوین کو لغو ٹہرایا ہی کیا فریب ہے جسمین
برسی جایز ہی اوس فتاوے کا نام تو لکہا ہوتا شاید جایز کہنی والے کے پاس اسکی بزرگون
کی کوئی کتاب ہو گے جسمین سب بدعتی کہانے جایز ہین اور یہہ عبارت اوسی کتاب کے
ہونگے البہنگ حکتة بین العصر والمغرب حلال وکل مسکر حرام الا غلق الله
مگر اسکا رد ہماری سنت جماعت کی کتاب کشف الغطا و جامع البرکات مین یون ہی کہ انچہ
جد سالی یا ششماہی و چہلم و دہہ در دیار طعام می پزند و آنرا بہاجی گفتہ تخشش

اعتبار نیت پس معلوم ہوا کہ جلیبی دہم و چہلم بی ان بی بی برسی
سے اور رہ جو لکہا ہی کہ جبکہ تصدق نافع ہے بشرطیکہ غربا کو کہلاوے تو انصاف کر
کہ ہمارے زمانے مین جو تیجا دسوان وغیرہ کا کہانا کرتے ہین سو رسم ادا کرنے اور رجوع
بحر برادرے مین بانٹنے اور فخر اور نام کو کرتے ہین یا تصدق اموات کے نیت سے
اور غربا کو کہلاتے ہین یا تو نڈرون کو تو رے بہیجتے ہین جب تصدق کی نیت نہو اور
مستحقونکو نملا تو بدعت حسنہ ہوا یا سیئہ اب اسکا جواب تم کچہہ نہ دے سکوگے جیسے سنو
بزازیہ مین ہی کہ مکروہ ہے طعام پہلے دن اور تیسرے اور ساتوین اور لیجانا کہانا قبرون کے
پاس مقبرے دنون مین اور دعوت کرنے قرآن پڑہنے کے اور جمع ہونا نیک لوگونکا
اور قاریون کا ختم قرآن کو اور مکروہ ہی ضیافت لینا مصیبت والے سے کیونکہ یہہ درست خوشی
کے ایام مین ہی نہ غمی مین سو یہہ بدعت ہے اور ایسا ہی مستصفے اور فتح القدیر اور نوادر الفقہ
مین کہ قبول کرنا مردے کی واسطے جو کہانا کرتے ہین مکروہ ہی تیسرے دن کرین یا
ساتوین یا مہینے یا برس مین کہانا اسکا علما و فضلا کو مکروہ ہی اور ایسا ہی نوادر و شامی
و قراخانی وغیرہ معتبر فتاوون مین ہی اور رکہا بزازی نے کہ اگر مساکین و فقرا کو کہلاوے
تو جائز ہے اور فرمایا رسول اللہ نے کہانا مردے کے نام کا مارتا ہی دلکو اور جامع الرموز
مین ہے خیرات کی نیت سے مردیکو ثواب پہنچانے کے واسطے جو پکا دین اسکا کہانا سوائے فقرا کے
دوسریکو جائز نہین اور کچہہ پڑہنا کہانے وغیرہ پر اور ہاتہہ اوٹہانا اسیطرح بطریق رسم
فاتحہ کے کہانے کے اول یہہ طریق علمائی سلف سے ماثور نہین سلف کا یہہ دستور تہا کہ کہانے
کے بعد مغفرت کی دعا اہل ضیافت کے لئے کرتے تہے اسیطرح ہی شرح شرعۃ الاسلام مین
یہہ فاتحہ دینا جو عرف مین مشہور ہے اس دستور اور ترتیب کے ساتہہ جو عوام نے معمول کر رکہا
ہے کہ نذر و خیرات کی شیرینی کہانا لاکر یا جینے رکہہ تلاکو کہڑا کرکے کچہہ الفاظ مقررہ کے بعد
و قل ہاتہہ اوٹہا کے پڑہاتے ہین اور اسکو فاتحہ کہتے ہین اور بغیر اس رسم کے کہانا اور
بانٹنا اور کہانے کا جائز نہین کہتی بلکہ نقصان کا سبب جانتے ہین سو یہہ طریقہ شرعا
بدعت و مشابہت ہندوون کی ہی اور اگلے لوگونکا یہہ رواج نہین تہا کما فی

کما في باب الاحتساب من معرفا يقوم في صف النعال ويقرء بعد الختم اية من الاخلاص وكيفيتها ومن الفاتحة مرة وهو قايم والناس قعود اندبلعدو لم ينقل هذا بهلا منتج من السلف اور زاد الآخرت مين هو كه فاتحه جو عوام كرتے مين جيسى زمين كو ليپ كے شيرنى يا كهانا وہان ركهكر خوشبو جلاتى ہين اور وہان ادب سے كهڑے ہوكر يا بيٹهه كر ہاتهه اٹهاكر الحمد وغيره پڑہتے ہين اور بدون كرنے ان رسمون كے ثواب نہ پہونچنے كا اعتقاد ركهتے ہين يہه بڑے بدعت ہے فاتحه دلانے والے مجتهد كى نقل ہے مالى گانون مين ايك عورت نے بدعتيون كے تراشے ہوئے عرفے كے دن ملا كو بلا كر كہا كه ميرے خاوند كو مرے دن مين ملا نے ملا نے كہا اوسكو مرے تو دس مہينے ہوئے اب مرد ذخيره كيسا ملا اون خفا ہوكر بولے تم نہين جانتى ہو خير چلو فاتحه دو ملا بيچاره ايك ايسى بوتى جگهه پر كئى قسم كا كهانا اور ريائى اور ميوه اور حقه ركها ہوا ديكهكر حيران ہوا پرچارنا چار پانچ پيسے كے لالچ سے فاتحه دينے لگا سو وه مجتهده كہنے لگا ہم اوٹها كے اس اسباب كے پاس بيٹهه گئى ملا صاحب نے بہيترا ہى ہون ہون كيا مگر وه نه اوٹهى ملا بيچاره جون تون ختم كو ختم كركے پانچ پيسے ليكر وہان سے بہاگا والله اعلم مگر قياس چہاد و ڑا يا غرضكه بدعت كے كام كرنے سے يہه فضيحتى و رسوائى ہوتى ہے بعضے پلاؤ كے لالچى كہتے ہين كه اگر تيجے دسوين كا دن مقرر كرنا روا نہين تو جمعه وعيدين كا دن مقرر كرنا بهى جائز نہين ما شاء الله خوب قابليت چہاڑى اور خود مجتهد بنكر شرع مين عقل نامعقول كو داخل كركے خوب خلل و معقولات كيا مياں صاحب ذره ہوش سنبهالكر بات كرو جمعه وعيدين وغيره تو شريعت كے مقرر كئے ہوئے ہين تم بهى شريعت كى كتابون سے تيجے دسوين وغيره كے دن مقرر ہونا ثابت كر دو اى حضرت يہه قياس مع الفارق ہے كنوے مين گرے ہوئے كو تو رسّى پكڑا كر اوپر كيطرف كهينچ ليا جاتا ہى بهلا بلندى پر جو اٹكا ہوا اوسكو نيچے كيطرف كيونكر كهينچين گے ايسى ہى قياس دوڑائى والون نے شراب اور رياح اور شيخ سدو كا بكرا اور قصاب وضيافت كا بكرا برابر كيا شيطان نے بهى ايسا ہى قياس كركر آدم كو سجده نكركے ملعون ہوا نعوذ بالله منها **سوال** بسم الله جو چار سال چار مہينے چار دن كے بعد تيجے كو پڑہاتے ہين سو كيا حكم ہے **جواب** بسم الله اس مدت پر پڑہانا بدعت حسنه ہے رد

اس جواب دینے والی کی نئی شریعت نکالنی اور مجتہد بنی پر صد آفرین ہی اس بزرگ کے پاس بدعت
حسنہ وہ ہی کہ جو خود کرتا ہی اور احسن جانتا ہے نہین تو بدعت حسنہ کیسی ہوگی مجمع البحار
کے خاتمہ مین مذکور ہے وقد كتب الى شيخنا الشيخ على المتقى فيما جرت عليه عادة
اكثر اهل البلاد انهم يبتدؤن بتعليم الصبيان للقرآن حين يمضى عليه اربع
سنين واربعة اشهر واربعة ايام هل له اثر فى الحديث او فى السلف
فكتب انه لم يوجد له شئ يعتمد عليه یعنے لکھا میرے شیخ کو شیخ علے متقی نے
اس باب مین کہ یہہ جو اکثر لوگون مین رواج پایا ہی کہ شروع کرتے ہین بچونکو قرآن کی تعلیم
چار سال چار مہینے چار دن پر آیا ہی اسکے لئے کوئی نشان حدیث مین یا سلف کی کتابون مین
پس لکھا شیخ نے کہ مقرر پایا نہین گیا اس باب مین کچھہ کہ اعتبار کیا جاوے اور دوسرا از جو
عمدة الابرار و معرفة الحقوق مین ہی کہ چار سال چار ماہ چار دن کے بعد حضرت رسول اللہ
صلعم نے حضرت حسنین رض کو مکتب مین بٹھلایا سو اسکی کچھہ اصل نہین چنانچہ مجمع البحار کے روایت
سے معلوم ہوا اور اگر اسکی اصل یعنی حسنین رض کو حضرت رسول مقبول کا اس مدت پر مکتب مین بٹھلانا
ثابت ہو تو اسی سنت کے منکر پھر تو بسم اللہ سنت ہوگی بدعت حسنہ کیسی ہوگی سبحان اللہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل تو بدعت حسنہ ٹھہرا اور باپ دادونکی رسم دیتے سنت وای برین
دانش و اجتہاد سنت کے منکر ایسی ہی الزام مین مبتلا ہوتے ہین اور حقانی لوگون پر انکار
سنت کی تہمت لیکر آپ ہی منکر سنت ٹھہرتے ہین ہان اتنا تو ثابت ہوا ہی کہ جبکوئی لڑکا عبد المطلب
کی اولاد مین سے پہلے بات کرنے لگتا تو آنحضرت صلعم اسکو کلمہ توحید اور قل ہو اللہ کے آیت
تعلیم فرماتے اور لڑکے کی گویائی کچھہ چار سال چار ماہ چار دن پر موقوف نہین بعضا دو
برس مین بعضا کم و زائد مین بات کرنے لگتا ہی مؤمن کو چاہئے کہ رسول اللہ صلعم کا پیرو رہے
خدا کا قرب حضرت ہی کی پیروی مین ملتا ہی اور اس سیدھے راہ سے جتنا ادہر اودہر
ہوگا اوتنا ہی راہ سے دور ہوکر آخر گمراہ ہوگا ؎ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ؛ کہ ہرگز بمنزل
نخواہد رسید ؛ لا الہ الا اللہ کے ساتہہ محمد رسول اللہ کا تصدیق کرنا اسی لئے فرض
اور سنی مسلمان کو بہت ضرور ہی کہ ہر امور مین حضرت کا اقتدا کرے اور یہہ سبب جانے

کہ جسکام ہی سنت قوت پکڑی وہ کام سنت سی تعلق رکہتا ہی اور جو کام کہ بدعت کو قوت دیوے وہ بدعت
سے رکہتا ہی اصول کا قاعدہ ہی کل ما یجر الی الحرام حرام یعنے جو چیز کہ حرام کی طرف اپہنچانے والی
ہی حرام ہے غرض کہ پیروی سنت کی بڑی دولت ہی اسی دولت کے ہاتہ آنے سی عقدی اور رنکتے
کلام اللہ و کلام الرسول و اقوال فقہا کے کہل جاتی ہین اور سنت کی خلاف سے ور قول صحابہ و
مجتہدین کو پس پشت ڈالنی سے بہتر فرقے والون مین ہوتا ہی اسیواسطے بہتر فرقے والون کو
اہل سنت وجماعت والے اہل ہوا اور ناجیہ فرقے کو سنی کہتی ہین شیخ مجدد رح فرماتے ہین
کہ بدعت کی ظلمت اسلام کی کہا رہیگی بدعتی جو بسبب نابینائی کے بدعت کو تر و تازہ دیکہتا ہے
کل کو جبکہ نظر تیز ہوگے خود دیکہیگا کہ نتیجہ اوسکا سوائے خسارت و ندامت کے کچہہ نہین ـــــ
بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ؛ کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور ؛ بزرگان دین فرض
و واجب تو ایکطرف مستحبات و مباحات مین بلکہ عادات مین سایہ کیطرح سنت کی ساتہہ رہتی تہے
اور بدعت سی بہت ڈرتے تہے غرض حضرت کی قول و فعل کے عاشق تہی حضرت امام زین العابدین
نے چاہا کہ پاخانہ مین جانے کے لئے ایک جوڑا کپڑے کا جدا بنا رکہین پہر جب دریافت کیا کہ
حضرت ایک ہی لباس رکہتے تہے بیت الخلا کی واسطے لباس مخصوص نتہا فوراً اپنے ارادے
سے باز آئے شیخ محی الدین ابن عربی رح فرماتی ہین کہ امام احمد حنبل رح نے عمر بہر تربز نہ کہایا
کہ مجہی کسی حدیث سی معلوم نہوا کہ حضرت نے اسکو کسطرح کہایا ہی تنبیہ ان دنون مین حضرت کے
فرمانے کے موافق اسلام غریب ہوا اسلام کا پایا بدعت کے کڑاکے کی برداشت نہین کر سکتا
اور چراغ سنت کا باد تند بدعت کا متحمل نہین ہوتا یہان تک تو نوبت پہنچے ہے کہ بدعتی لوگ
مسلمان سنتی پر بر ملا طعن کرتی ہین غمزدہ مسلمان سنت پر عمل کرنے سے عاجز و مطعون ہین ایسی غربت
کیوقت مین کوئی بہادر و دندان شکن ضرور ہی کہ سنت کو نصرت اور بدعت کو ہزیمت دے اس زمانے
مین ہندوالون کے آبائی بناوٹے طریقہ کا پایہ عجب پختہ ہو چکا ہی اور شیشہ سے بنگیا ہی کہ سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم کے شریعت کی ٹکر سے ٹوٹتا نہین اور طریقہ محمدیہ کے زور سی پیچہے ہٹتا نہین
بلکہ اس مین حق کو پس پا کر دیا ہی اور جو ناخلف ایسی پیدا ہوئی ہین کہ سلف کی چال کو نیا مذہب
اور اپنی تراشی ہوئی چال کو پرانی رسوم کہتے ہین اور اس بناوٹے طریقے کے مدد

پہونچانے والی بکر بد جابجا موجود اور راہ باطل کی مددگار ہر جگہہ ہویدا ہیں اور دین محمدی کا
نکوئی غمخوار نہ مددگار ہے بلکہ اگر کوئی ایماندار شریعت کے حکمونکو ظاہر کرنے لگے تو ہر طرف
سے شرک اور بدعت پسند لوگ اسکو مار مار کرتے ہین حتی کہ اوس غریب کو کہین امن کی جگہہ نہین
ملتی سوائے قبر کے یا اوسکام سی باز آنیکے برخلاف بدعت کے کہ ہر کہین اسکی حمایتی موجود ہین
بہلا امتحان کے واسطے بدعت یا بدعتیون کی مذمت کر کر دیکہو تو سہی کسطرح سی بدعتیون کے طرف دار
ٹوٹ پڑتے ہین اور چوطرف سی اسکو تنگ کرتے ہین کہ یہہ فسادی جماعت مین پہوٹ ڈالتا ہے
ہیہات ہیہات کوئی سننے والا اور انصاف کرنیوالا نہین اللہ و رسول کے احکام ظاہر کرنا
فساد ٹہرا اور ہندؤن کی چال چلنا اسلام اور اتفاق ہو۔ عجب دور آندہا دہند سے
کہ بدنیکون پر عیب لگاوین بیدین دینداروں کو دباوین مشرک توحید والون پر طعن
کرین بت پرست خدا پرستونکو ڈراوین جاہل علما سے بحث کرین عالم جاہلون سے
میل رکہین نام کے مسلمان کام کے مسلمانون کو کافر کہین بدعتی سنیونکو نام دہر کہین [illegible]
توحید بیان کرنیوالونکو شفاعت و کرامت کا منکر ٹہراوین صاف صاف طریقہ سنت پر
چلنے والونکو منکر رسول و بدمذہب و تارک سنت کہین ٹہیک ٹہیک اماموں کے قول پر چلنے
والونکو اماموں کا منکر بولین انا للہ وانا الیہ راجعون رباعی چکنم چشم
آسمان کور ست ؛ چکنم گوش روزگار کر است ؛ ہر کجا عالم ست مغلوب ست ؛ ہر کجا جاہل ست
معتبر است ؛ حقتعالی مومنونکو خصوصا علما کو توفیق دیوے کہ ایسے زمانہ پر آفت میں
بدعت کی خوبی پر لب نہ ہلاوین کہ شیطان اسی دست آویز سے بناء اسلام کی اکہارتا ہے
اور سنی مسلمان کو ہدایت فرماوے کہ ایسے امتحان کیوقت مین بدعتیون کے ڈرانے
اور تنگ کرنے سے سنت رسول کو چہوڑ کر بدعتی نہ بنین اور سو شہیدونکے ثواب سے محروم
نہ ہوں حتی المقدور سنتونکو جلاوین بدعتونکو مٹاوین مگر اتنا بہی خیال رکہین کہ تہوڑے
نیکے بہت بدی کیطرف نہ کہینچو اور فتنہ خفتہ کو بیدار نکرو کیونکہ آخری زمانہ ہے اور اسلام
غریب اور اہل اسلام ضعیف ہین اور افراط و تفریط مین گرفتار نہو وہی خیر
الامور اوسطہا پر عمل کرو نہین تو مطلب فوت ہوگا اور سنی پنے سے نکلکر بدعتی

بنیگا یہا ہی زمانہ مین بدعت کا ایسا زور ہی کہ سنت کی نام سے لوگ بہاگتے ہین سنت کا بیان کرو
تو اوسی وہابی مشرک کہتی ہین اور بدعت ہر بدعت کو جیاؤ تو خاصے سنّی بلکہ ولی بنجاتے ہین اگلے
زمانے مین ایک سنت چہوٹی سی چہوڑنے سی تارک سنت و بدعتی کہلاتی تہے اور اب
سنت بجالانی اور بدعت چہوڑ دینے سی بد مذہب کہلاتی ہین کوئی مسلمان حضرت صلعم
و صحابہ و تابعین و تبع تابعین و اماموں و اولیاء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے قول و فعل کے
تحقیقات نہین کرتا اور اتنا نہین جانتا کہ اون حضرات کی قول و فعل کے مطابق جسکا عمل ہووے
سرتاج ہی ولو کان عبداً حبشیا اور اگر مخالف ہی تو مخالف ہے ولو کان سیدا
قریشیا ای مسلمانون باپ دادا کی رسمون کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
لینگے نہین ہے بلکہ سنت رسول تو وہ نعمت ہی کہ اگر دو نو جہان کی بدلے ملجاوی تو بے سستی ہے
ابن مسعود رض کا فرمودہ ہے کہ بدعتین ظاہر ہونگی یہانتک کہ جب وہ نین سی کسی بدعت کو بدل ڈالینگے
تو لوگ کہینگے کہ سنت بدل گئی حضرت علی رض سے روایت ہی کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ
اسلام مین میری پیچہے کسی نی نہ توڑی مگر بدکار عالم اور بدعتی پرہیزگار نے حضرت عبداللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ کسی امت نے اپنی نبی کی بعد اختلاف نکیا مگر یہہ کہ اوس امت کے
باطل والی حق والون پر غالب آگئی ابو حذیفہ فرماتی ہین کہ لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ سچا
عالم اونمین موتی گدہے کی مانند رہیگا لوگ اوسکے طرف ہو کر نہ نکلینگے اور مومن اپنے ایمانون
مین لونڈے سے بہی زیادہ خوار و ذلیل رہیگا بہائیو یہہ وہی وقت ہے کہ جسکی خبر مخبر صادق
نے اول ہی سی دی صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ الکریم علیہ و
علی آلہ التحیۃ والتسلیم سوال بزرگون کی سنت و مراد کے گونڈے و کندوری وغیرہ
کہانا حلال ہی یا حرام جواب منت مراد کا کہانا جائز ہے رد مطلق جائز کہنا خود رائے
و خود پسندی ہی منت کی مضمون پر تو خیال کرنا تہا کہ جاہل کہا کرتے ہین ای سید جلال الدین بخاری
ای رجب علی ای امام اگر تم میرا کام فلانا کر دو تو تمہاری منت کے گونڈے کنڈوری کہڑا وغیرہ
کرونگا یہہ منت تو مخلوق کی ہی بحر الرائق مین ہے انعقد الاجماع علی حرمۃ نذر المخلوق
ولا ینعقد نذر المخلوق وانہ حرام بل سحت ولا یجوز اخذہ و اکلہ یعنے

علماکا اتفاق ہی مخلوق کی نذر حرام ہونے پر اور یہہ نذر درست نہیں ہوتی اور نذر حرام
ہے بلکہ حرام سی بدتر اور جائز نہیں اسکا لینا اور کہانا اور دلیل الصالحین میں ہے النذر
لایکون الا للہ تعالی فمن نذر لنبی او ولی لایلزم علیہ شیٔ فان اعطی ذلک
الشیٔ لاحد من الناس علی تلک النیۃ لایجوز اخذہ ان علم الاخذ بذلک
فانکان طعاما لایحل اکلہ وانکان ذبیحۃ فہو میتۃ فان اکلوا وسموا اللہ
تعالی علیہا اکفروا جمیعا وان نذروا اللہ تعالی فاکلوا ثم وہبوا ثوابہ لاحد
من الناس فذلک یجوز یعنے نذر نہیں ہوا کرتی سوا اللہ تعالی کی پہر جو شخص نذر مانی
کسی پیغمبر یا ولی کیواسطی نہیں واجب اسپر دینا کسی چیز کا پس اگر دیوی وہ چیز کسیکو لوگون سے
اس نیت پر تو جائز نہیں لینا اسکا اگر جانے لینے والا اسکو اگر طعام ہے تو حلال نہیں اسکا کہانا
اور اگر حیوان ذبح کیا گیا ہے تو وہ مردار ہی پہر اگر اسکو کہاوین اور اسپر بسم اللہ پڑہین تو
کافر ہوئی سب اور اگر نذر اللہ کیواسطی مانین پہر کہاوین پہر ثواب اسکا کسیکو بخشین
آدمیون سی سو یہہ جائز ہے بس جو کوئی نذر کری نبی یا ولی کی واسطے لازم نہیں ہوتا اسپر
کچہہ پس اگر دیوی وہ چیز کسیکو اوسی نیت پر تو لینا روا نہین اگر جانتا ہی پس اگر کہانے کی چیز ہے
تو اسکا کہانا حلال نہیں اور اگر جانور مذبوح ہی تو وہ مردار ہی پس اگر کہاوین اور بسم اللہ
کہین اسپر تو سب کافر ہوین اور اگر نذر کرین خدا تعالی کی اور کہاوین اور بخشین
اسکا ثواب کسیکو تو یہہ جائز ہے سوال مولانا و بالفضل اولینا حاجی الحرمین الشریفین جناب
نواب قطب الدینخانصاحب دہلوی ام مجدہ کا الطعام المنذور لغیر اللہ حلال ام
حرام وان حرام فبای سبب حرام بینوا وتوجروا یعنے طعام منت مانا گیا غیر اللہ
کے لئے حلال ہی یا حرام اور اگر حرام ہے تو کس سبب سے حرام ہی بیان کرو تو اجر دئی جاؤ
جواب الحمد للہ رب العالمین رب زدنی علما حرام باطل کما فی عامۃ
الکتب واللہ سبحانہ تعالی اعلم امر برقمہ المقتصر عبد اللہ بن محمد
میرغنی الحنفی مفتی مکۃ المبرکۃ کان اللہ لہما حامدا مصلیا مسلما
یعنے طعام نذر لغیر اللہ کا حرام ہی اور باطل ہے جیسا کہ اکثر کتابون مین موجود ہی اور اللہ تعالی

خوب جانتا ہی حکم کیا لکہنی اسکے کا قصور وار عبد اللہ بن محمد میر غنی حنفی مفتی مکہ معظمہ نے اللہ
تعالی مددگار انکا ہو جیو حمد کرکے اور درود اور سلام کہہ کر لیس معلوم ہوا کہ جواز کا
حکم دینی والا عجب خود پسند ہی معلوم نہین کہ یہہ مسئلہ اپنی اجتہاد سی تراشا ہی یا سینہ بسینہ اوس تک
پہونچا ہی دین کے کامون مین تو رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تابعداری چاہئی جیسا حکم
فرمایا اللہ تعالے نے سورہ نساء مین فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموك فیما شجر
بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما سو قسم تیرے رب
کی انکو ایمان نہوگا جبتک تجہی کو منصف نہ سمجہین جو جہگڑا اوٹہے آپسمین پہر نپاوین اپنی جی مین
خفگی تیرے فیصلے سی اور قبول رکہین ہان کر یعنے جب کسی عبادت یا دنیا کی معاملے یا رسم یا عادت
کی بات مین لوگون کو آپسمین جہگڑا اوٹہی ایک کہتا ہو کہ یون کیا چاہئی دوسرا کہے یون نہین تو
ایسی وقت مین چاہئی کہ حضرت صلعم کو منصف و حاکم ٹہراوین پہر جو حکم کہ حضرت کے حدیث سے ثابت ہو اسکو بجان
و دل قبول کرین خواہ مرضی کی موافق ہو یا مخالف تب مسلمانی کا دعوی سچا ہی اور جو حضرت
کے انصاف پر راضی نہوکر چون و چرا کرے وہ مسلمان نہین کافر و منافق ہی اس زمانی
مین اکثر ہندوستان کی مسلمانون مین ہزارہا نئی باتین اور نئی عقیدے اور رسمین رائج ہین
اور ایک جہان اوسمین گرفتار ہے عام کا کیا ذکر کیجیے اسجگہہ تو خاص لوگون کا ہو اسے
حال یہہ تو پوچہنے لائق نہین اور رام کو تو رہگیا اسلام باقی نام کو تو مثلا لڑکا پیدا ہوتے
بکرا ذبح کرنا زچا کی چارپائی پر تیر و کلام اللہ رکہنا چہٹی کرنا سالار بخش مدار بخش پیر بخش
خواجہ بخش نام رکہنا زچا کا خون چالیس دن سے کم مین بہی اگر بند ہو تو بہی اسکو چلہ تک ناپاک
سمجہنا چار برس چار ماہ چار دن پر بسم اللہ پڑہانا ختنہ و اسکے ہاتہہ مین بالون کا کنگنہ باندہنا
شادی مین کنگنہ جلوہ سہرا مقنع تیل چڑہی ساچق آتشبازی سیٹہنیان ٹٹیان ناچ
کسم کے کپڑے مہندی رت جگہ ٹوٹنے ٹوٹکے چوتہی جمعگی سوا لاکہہ شیرنی کا مہر وغیرہ
حرکتین کرنا محرم مین گوشت پان چارپائی پر سونا ترک کرنا تعزیہ علم شدا مہندی ٹٹی
سیج نال صاحب ڈہال صاحب بنانا صفر مین تیرہ دن کو تیز سمجہنا آخرے چہار شنبہ کے
دن سیر کو جانا ربیع الآخر مین حضرت پیر کے مہندی وغیرہ اٹہان کرنا جمادی الاول

مین شاہ مدار کے چلّے کو پوجنا رجب مین میان شیخ کی نیاز کندوری وسید جلال بخاری کی
کونڈے کرنا شعبان مین نیا عرفہ ٹہرا کر نئی میت کو مُردون مین ملانا آتشبازی کرنا شبِ برات کے
حلوے کے سوا کسی دوسرے طعام پر فاتحہ نہ دلوانا چراغ بہت جلانا ہندؤن کی مانند
گنیش کے پوجا کر ذیقعدہ کے مہینے مین شادی نکرنا میت کے ساتہہ توشہ لیجانا سہاگن کے
جنازے پر لال چادر ڈالنا کنواری کی جنازے کے پایون مین لال تارا باندہنا میت کے
چارپائی کو منحوس جانکر اسپر نہ سونا عزرائیل کے نام کو اور سورہ یٰس کو نحس جاننا
قبر مین شجرہ رکہنا تیجا دہم بستم چہلم چہی ماہی برسی عرس مقرر کرنا قبرون پر غلاف ڈالنا
بیٹی کو حصہ نہ دینا شگون لینا فال دیکہنا گنڈے تعویذ کرنا قرآن کی آیتین اور قل
ہو اللہ اولٹی پڑہنا ہولی دوالی دسہرا وغیرہ رسوم کفار مین شریک ہونا چہوٹون بڑے
بڑون کو السلام علیکم کہنے کو بے ادبی سمجہنا ہمہ اوست کہنا جبر و قدر کے مسایل مین بحثین
کرنا صحابہ کے مقدمون مین افراط و تفریط کرنا اہلبیت کی محبت مین سستی کرنا اپنے حسب
و نسب پر فخر کرنا بیوہ کے نکاح کو بیعزتی سمجہنا اور اسکے سوا ہزار ہا رسم جو جاری ہین اور
لوگ منع بہی کرتے ہین تو ایسے وقت مین حضرت صلعم کو منصف و حاکم ٹہرا کر دریافت کرنا چاہئے
پہر جب حضرت کے قول و فعل اور صحابہ کی چال اور تابعین اور مجتہدین کے اقوال و احوال
سے قطعًا ان کامون کا برا ہونا ثابت ہوجاوے تو خوشی سے چہوڑ دینا چاہئے اور جو
دریافت کر کر خوش ہو اور اپنی آبائی و اجدائی رسم پر اڑ رہے اور نہ چہوڑے وہ ہرگز
مسلمان نہین بلکہ کافر و منافق ہے اور اسمین شک نہین کہ یہہ سب رسمین تینون زمانون
مین نہین اور جو دین کی بات اون زمانون مین نہو وہ بات مردود ہے افسوس
کہ اکثر تفرقے مسلمان بے علم جو کہ ہندؤن کی رسم کرتے ہین اور اپنے آپکو بڑا مسلمان
جانتے ہین وہ سب خاص دین پر چلنے والونکو بیڈہرک وہابی کہتے ہین اور طرفہ بات یہہ ہے
کہ یہہ تو انکو فقط وہابی کہتے ہین سو بہی بیدلیل ہے اور وے انکو دلیلون سے ملحد مرتد
زندیق ہوا ہی آوے بنا وٹے مذہب والی بدعتی نوابی ہرہابی ابولہبی کہتے ہین
کیونکہ یہہ اسلام و کفر کو کہچڑے کرنیوالے اور جمع التقدو معبود کہنے والون کو

دلی جاتے ہین اور انکے عرس و میلے مین شریک رہتے ہین ہندؤن کی جاترا ہوسے ڈیوالے اور بدعت والون کے ساتھہ تیجے دسوین وغیرہ مین شامل رہتے ہین انکے ساتھہ تو میل ہو فقط خالص دین نبوی پر چلنے والے ان کی دشمن ہین ہان سچ تو ہے کہ یہہ انکے بناوٹی دین کو بگاڑ دیتے ہین اس سبب سے دشمن سمجھین تو کیا کرین جو انکے ساتھہ شرک و بدعت کی کام مین شریک وہ دوگا ر رہین وہی انکے دوست اور جو شرک و بدعت سے الگ رہتے اور اوس رسم کی برائی ظاہر کرے وہ دشمن ہے خیر دشمنی اونکی بجا ہے لاکن یہہ جو بہتان لگاتی ہین سو برا کرتے ہین جتنے عام کو یہہ کہکے بہکاتے ہین کہ یہہ وہابی پیغمبر و صحابہ و امام و اولیا کے اور شفاعت و سنت و کرامت کی منکر ہین صدقہ و خیرات و ثواب رسانی کو منع کرتے ہین سید صادق یعنی جناب سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ و عبد الوہاب کو پیغمبر سمجھتے ہین مولوی اسمعیل غازی شہید فی سبیل اللہ کو مجتہد و امام مذہب جانتے ہین ان کی کتاب تقویۃ الایمان کو قرآن حدیث سمجھتے ہین درود نہین پڑہتے لا الہ الا اللہ کی ساتھہ محمد رسول اللہ نہین پڑہتے ایسی ایسی خرافات و واہیات اپنے تال سے گھڑکر جاہلونکو سنا سنا کر علماء حقانی کی دشمن بناتی ہین اور رسرا جہوٹہہ بنا بنا کی سنے دیندارونکو بدنام کرکے دو نو جہان مین اپنا منہہ کالا کرتے ہین عورتن کے چلاپی سی خصم کو مارتی ہین یا ان صاف ایسا کہدین کہ تم کتاب پر چلو ہم بناوٹی رسمو پر چلتے ہین اگرچہ تم سچے ہو پر ہم تمہارے نہین مانتے تو مضایقہ نہین دنیا کی عداوت دین کا نام لیکر ظاہر کرنا مسلمانون کا کام نہین جیسا ملا لڑکے کو مارتا ہے روٹے یا تنخواہ نہ لانے کے سبب سے اور بہانہ کرتا ہے سبق نہ یاد کرنیکا لاکن وہ بچہ سنہے اوس ملا کو مکار جان لیتا ہے ایسا ہی بدعتی سنیون کو مارے حسد کے برا کہتے ہین اور دین کا نام لیکر اپنے تہمتین باندہتے ہین سو دیندار تو انکے فریب سے واقف ہین مگر جاہل لوگ دیکھتے ہین کہ یہہ تو شرک و بدعت مین اپنی شریک ہر دم اور بڑے بڑے کتابون مین سے بدعت کے کہانے کے جائز ہونے کے فتوے اور عرس برسی تیجا چالیسوان ملیدے مہندی ناچ باجا بیاج شطرنج افیون بنگ گانجہ نذر و نیاز لغیر اللہ شیخ سدو شاہ دولہ کی منت مرادو کونڈے کندوری فال گنڈا وغیرہ کو سابح بنا کر کہانی دانے

ہین تماشی ہین ہماری ساتہہ رہتی ہین اور وہ لوگ ہمکو برا بلکہ کافر و مشرک و بدعتی بولتے
ہین اور یہہ ہمارے خوشامدی و طرفدار ہوکر حلوا زہر آمیز کہلاتی ہین کسی کام مین
حرکت نہین کرتے فضل الہی سی سنیتون کو سچے اور بدعتیون کو جہوٹے تو وے جاہلین
ہی جان لیتی ہین مگر ہر کام مین انکے شریک رہنے سے اپنے طرفدارون کے طرف ہوجاتے
ہین اور حق بولنے والونکو فسادی دین کے بگاڑنے والے ٹہراتی ہین ظاہر ہی کہ یہہ
فسادی بناوٹی مذہب الی الآن ابہی نہوتی تو کافرون کی قدمبوسی نکرتے فقراء بے شرع
اور ہنود و رافضی و خارجی و خوجی وغیرہ جو کہ صاف رسول کی شریعت کی اہانت کرتے
ہین ان سی ملے جلے رہتی اور ان سب سے تو شیر و شکر ہین اور ان سب کو اپنی حمایتی اور
وسیلے بناکر بدعت شکنون سی لڑنے مین داد رسے دینداری مینڈ کی جہٹ جہنگا کرا
سراسر حماقت و جہالت و بیدینی و عداوت و خوشامد و طرفداری و نفسانیت ہے
اور افسوس ہے کہ مچہر کے کاٹنے سی بچہو کی پناہ لیتی ہین العیاذ اگر تمہارے نزدیک
یہہ لوگ بدمذہب ہے مقرر ہوچکے تو خیر جیسا دوسرے بدمذہبون کی پشم کنی نہین کرسکتے
ہو اور دم داب چپ چاپ بیٹہی ہو ویسا ہی ان سی بہی درگذر کر دجاتے دو خدا کو
سونپو اللہ تعالے ان لوگون سی آپ ہی سمجہہ لیگا اور لوگون سی تو گرم جوشیان کرتے
ہو انپر روکہی پہیکی ہی نہ بانے رکہوگی تو بس ہے مگر کیسا درگذر کروگے دوسرے
بدمذہبون سی تو بہائی چارا ہی ہم مشربی کا ناتا رکہتی ہین وے انکے مددگار ہیں اور
طرفدار انکے چہوٹی چلی مین موجود انکے گود بہرا اپنے ہاتہہ پہرانی مین وہ حاضر اور
بگاڑ کر کیا اپنی روزی بند کرینگے دینداروں کی طرف ہونے سے انکو کیا ملیگا
اور رو ہی انکو کیون شریک کرینگے اور بہ خدا نخواستہ تم اونکے سی مجلسون مین اگر
کیا تہی بنوگے یہہ لوگ بیچارے خایف سب بدعتیون کی چال سی الگ رہتی ہین تعظیم
یہہ نہین قایل و دورنگی پہیک گئے ایک کی ہین ایک کی ہین یا ایک کے یا انکے ہر کام مین نیت بخیر
غیرہ سے نہین مانگتی اسکے بغیر بدرا اندرن کے کرین عجز و نیاز غیرہ سے ظاہر کرین اپنا نیاز اور
سنت نبوی سی پہیرو اہین وے پہیرا اہل بدعت نہی تو بیگانی ہین وے بدرا اندرن وس ہی کرین غیر

گاہ مین خوف گاہی در رجا ✤ حسد وکبر وبغض سی ہین دور ✤ خاکساری پر ہین ہی کچہہ غرور
امر پر رب کے ہین ایم یکہ تاز ✤ ہر منا ہی سی کرین ہین احتراز ✤ شرع پیغمبر صراط المستقیم
اسپہ رہتی ہین ہمیشہ مستقیم ✤ شاہ راہ مصطفی کیا خوب ہے ✤ راہ وہہ موصل الی المطلوب ہے
عالم اسکی فیض سی ہی کامیاب ✤ رحمۃ للعالمین ہی وہ جناب ✤ ہادی گم گشتگان ہی مصطفی
اور شفیع مذنبین ہی مصطفی ✤ مرسلون کا وہ نبی سرتاج ہے ✤ جسکا ادنی مرتبہ معراج ہے
دین اسکا ناسخ ادیان ہوا ✤ نازل اسکے واسطے قرآن ہوا ✤ جنکا دین ناسخ پر عمل
بدعتی کا رسم و بدعت پر عمل ✤ سنتی ہی اخلاق نبوی پر سدا ✤ بدعتی نفسانی ہی اہل ہوا
سن تو اہل ہوا او بیوفا ✤ کتنی دل توڑی ہین تو نی بیحیا ✤ کسکے کسکے دلکو آزردہ کیا
اور کتنی سنتین ضایع کیا ✤ کوئی بہی دل تو نی ظالم خوش کیا ✤ بلکہ پیغمبر کو تو ناخوش کیا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی کی پہلی کفار نا ہنجار حضرت کی ثناخوان
تہی جب حضرت اسلام کی دعوت کرنے لگے تب کافرون نی دیکہا اس پیغمبر کے شریعت
قبول کرنے سے اور اسکی دین مین آنی سی گہر بار وطن چہٹتا ہی بیدین دوستون آشناؤن
خویشون سی لڑنا پڑتا ہی اچہی کہانی اچہی لباس اور سب مزے کے کام اور رباب داد
کی رسمین چہوٹتی ہین بڑی لوگون سی رئیسون سے بگاڑنا پڑتا ہے سو نامردون کی ہمت نہ
پڑی کیونکہ یہہ لوہے کے چنے نامردون سی چبائی نہین جاتی زن مرید دین کو بگاڑنیوالے
نذر لغیر اللہ اور ریلاؤ کے عاشق کیا دین پر چلینگے نجاست کی مکہیان پروانے پر کیا جلینگے
جو رسول اللہ کے جان نثار ہوتے ہین انکو محبت رسول کی جورو بچون وطن جاگیر مان باپ
دوست آشنا مال زر عزت وجان سے بڑہ کر ہوتے ہی ادنی سنت پر عمل کرنے کے شوقین دنیا
وما فیہا پر لات مارتی ہین اور یہہ فریبی ملانی اپنی ہم مذہبونکو روباہ بازیون سے شبہ ڈال
بہکاتی ہین اور حقانی لوگون پر جان بوجہہ کر تہمتین باندہ کر انکو وہابی ٹہراتی ہین اور
کہتی ہین کہ وہابی قرآن حدیث کی معنے غلط کرتے ہین اور فقہ کو نہین مانتی رسول کے
شفاعت اور ولیون کی کرامت کے منکر ہین سو اسکا یہہ ہے کہ میلے دلون مین صاف
عقیدے جمتے نہین رسوم جاہلیت کے محبت مین ایسی چکنا چور ہین کہ فنا فی الرسوم ہو گئے

سے سچے دین کی باتین قبول کرنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے اگرچہ سب کچہ جانتے ہین لیکن نفس
غالب کی حکومت سے رنجیدہ ہین جب جاہلون کے الزام سے نیرے ہین تو دیندار قرآن و حدیث
پیغمبر و صحابہ و اجماع و فقہ و تابعین کے تابعدار و نکو وہابی کہتے ہین زندیہ بارہی ہین تو اصل انکی
یہین کہ بارہ تیرہ اکتیرہ برس کے بیچ سب محمدی مسلمانون کو گویا کہ اپنے نزدیک وہابی
سمجہتے ہین کیونکہ وے ہی قرآن و حدیث و فقہ کے تابعدار تہے اور ابوہی بنا دی رسمون سے
بیزار تہے اب یہہ بے تمیزی انہین آندہون کی نصیب ہے کہ خدا و رسول و فقہا کو چہوڑ کر
ہر کسیکو اپنا نبی و ولی و امام و مجتہد ٹہرا کر اوسیکی پیروی کرنے لگتے ہین یہہ سچے مسلمان
ہی سی تو بدنام ہین کہ بجز قرآن و حدیث و ائمہ و فقہا کے ہر کس و ناکس کے تابعدار
نہین ہوتے غلام علی گنگا رام نہین کہ دین اور باپ دادا کی رسمون کو ملا دین یہہ لوگ
خاص حنیف ملت ابراہیمی پر مضبوط ہے سچے صحابہ و اہل بیت کے پیرو اور جان نثار
ہین اگر اسمین شک ہو تو امتحان کرو کہ دین کی حرارت اور سنت رسول کے رواج دینے کا
شوق اور پورے مسلمانی پر چلنے کا ذوق کن کو ہے اور عقاید کن کا درست ہے کام کے
مسلمان وہابی کہلانے والون کا یا نام کے مسلمان وہابی کہنے والون کا جنکو تم وہابی
کہتے ہو انکا اعتقاد یہہ ہے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی معبود و
مسجود و قادر و دانا و نفع و نقصان پہنچانے والا مشکل کشا حاجت روا غیب دان
روزی رسان روزی چلانے والا اسباب پر غالب کوئی نہین مگر فقط اللہ اور حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول صاحب معراج و شفاعت کے لئے مختار ہین اور سارے
خلقت کے سردار سب کے پیشوا اور سب سے افضل و اعلی ہین اور جنکو یہہ لوگ بدعتی کہتے ہین انکے
یہہ اعتقاد ہین ابیات نظام الدین میرا ایمان محیی الدین وہ ایمان بلکہ رحمن بالیقین ہے
پنجہ در پنجہ خدا دارم ۔ ما چہ پروائی مصطفے دارم ۔ یہہ اوسکے قایل ہین تعزیون
قبرونکو سجدہ کرتے ہین شیخ سدو اور واول اور شاہ مدار کو نفع نقصان پہنچانے والے
غیب دان مشکل کشا حاجت روا جانتے ہین اور ان عقیدونکو سنی ہونے کی علامت و تصوف
و اجماع اسلام سمجہتے ہین اور شرک فی التصرف و شرک فی العبادت و شرک

نی العالم کو مسلمانی سمجھتے ہین ان مین سو ایک بات بھی ایمان کھونے کو بس ہے اور رسول کے
اطاعت کا یہہ حال ہو کہ سنت کے نام سے تو چڑہ بلکہ اسکے ضد مین سیکڑون بدعتین کر لیے
ہین کسی کا عقیدہ رافضے کا سا کسی کا خارجی کا کسی کا قدریہ کا کسیکا جبریہ کا کسیکا معتزلہ کا سا
پھر خاصے سنے کرتے ہین داور ایمان انکو باطل عقیدون نے اور صد ہا کفر کے کلمہ بکنے سو ایمان
کو ذرہ بھی نہین ہونی غرض قرآن اور حدیث اور شریعت اور خدا اور رسول اور قیامت
اور شفاعت اور اولیاؤن اور کرامت اور اماموں کے خود منکر ہو کر بیچارے غریب مسلمانون
پر ناحق تہمت لگاتے ہین عجب تماشا ہی کہ اوپر دیکھکر چلتے ہین کہ کا سر کچلین اور کہتی ہی کو آندہا
کہین نقل ہے کہ ایک عالم کسی گلی کے مسجد مین نماز کو گیا کیا دیکھتا ہے کہ وہان ہر نماز کے
سامہنی ایک ایک چھری کہڑی کی ہوئی ہی اور ان کی ساتھہ ایک ایک چوہا بندہا ہوا ہے چوہے
چین چین کر رہے ہین نماز مین خلل انداز ہو رہی ہین اس عالم نی حیران ہو کر انسی کہا کہ یہہ کیا
حرکت بیجا ہی سبہون نی جواب دیا کہ واہ صاحب رسول اللہ کے حکم کو بیجا حرکت کہتی ہو اس
بیچارے نے دریا حیرت مین غوطہ کہا کر انسے کہا کہ کونسی فقہ مین یہہ بات ہی ذرا بیان تو
کر دوسے جاہل اپنے اجہل استاد کی سکہائی ہوئی باتین بکنے لگے کہ فقہ تو ہم جانتے نہین
مگر حدیث مین یہہ مضمون ہے تب اس عالم نے کہا کہ تم عجب سڑے بیدین ہو کہ فقہ کو حدیث کے
خلاف جانتے ہو حیز حدیث ہی بنا ہی پہر وسے جاہل سب اپنے معلم الملکوت کے پاس دوڑے
گئے اس نے ملائی ایک کتاب حدیث کی لاکر یہہ حدیث اوس عالم کو بتالی کہ عَلَيْكُمْ
بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ یعنے تمپر لازم ہی کہ چین و آرام سے نماز کیطرف جاؤ دوڑ کرمت جاؤ
سو وہ خبیث بیسمجھ سگ کی دم اسکو یہہ سمجھے بیٹہا تہا کہ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنِ وَالْفَارِ یعنی لازم
کر لو چہری اور چوہے کو تب اس عالم نے کہا کہ اے کمبخت کیون حدیث کی عبارت خراب کرتا
ہے اور اسی علم کے بہروسے پر قاضی رطل بعوق بنکر فقہ کا منکر ہو کر محدث بن بیٹہا ہے تو تو
آپ بہی گمراہ ہوا اور تو نے ان نادانون کو بہی گمراہ کیا حق بات سنی سی اور رجاہلون
مین آبرو جانے کے سبب وہ اجہل اور اسکے شاگرد جاہل سب کے سب ملکر اوس عالم پر ٹوٹ
پڑے اور اسکو حدیث کا منکر ٹہرا کر وہانسے نکالدیا یہی حال ہم زمانہ کے ہین کہ سب لوگ ہے

ہوئنگے عالم اور جاہل کو نہ بہچانینگے تو جاہلون کو اپنا سردار بنا کر اونسی مسئلے پوچھینگے اور وے
جاہل بغیر علم کے فتوی دیوینگے سو خود بہی گمراہ ہوئنگے اور دوسرونکو بہی گمراہ کرینگے
ایسی بار روایتی مین خبر ہے کہ دین کی مسئلی دیندار کی طمع حقانی عالم سے پوچھکر عمل مین لاؤ
اور جو جماعت کہ حضرت وصحابہ ومجتہدین کی پیروی کرتی ہو اسی جماعت مین لجانا لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ کی یہی نشانی ہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ علما
امانت دار ہین رسولون کے جب تک کہ دنیا مین نہ گھسین اور بادشاہون سی نہ ملین پہر جب دنیا مین
گھسین اور بادشاہون سی خلا ملا رکھین تو بچاؤ کرو اون سی کیونکہ وے دین کے چور ہین سو
اسوقت کے بعضے علما حضرت رسالت پناہ کی امانت داری چہوڑ کر اور اہل دولت کے
خاطر داری مین مشغول ہو کر عوام کے التلے تلے کرتے ہین اور انکی خاطر خواہ انکے مطلب کے موافق
مسئلے بتاتی ہین تاکہ وے بہی معتقد بنے رہین اور مردون زندون کے کہانی دانی میوہ مٹہائی کے
صحنکے وغیرہ سو انکو یاد دلشاد کیا کرین اسی واسطے جو کچہہ کہ شرک وبدعت فسق وفجور عوام لوگون سے
ہوتا ہے سو یہی یہہ حضرات روا رکہتے ہین اور راونسی راضی اور انکے شکر گذار رہتے ہین
اور انکے افعال ناشایستہ کو اولٹی سیدہی دلیلون سے جواز بتاتے ہین ادنی بات یہہ ہے کہ تمام
مسجدے مور رہتے تارک الصلوۃ کو بہی مسلمان اور کہرے باایمان ٹہراتے ہین اگر کوئی عزیز
مسلمان قرآن وحدیث وفقہ سی نمازیون کی فضیلت اور بے نمازیون کی مذمت وعظ مین
بیان کرے تو اوس اعتقاد کی فریاد بے نمازی لوگ انہی علما کے پاس لیجاتے ہین تب وہان سے
ارشاد ہوتا ہے کہ اجی وہابی لوگ بے نماز کو جو کافر کہتے ہین سو قرآن وحدیث کی معنے غلط
کرتے ہین نماز کا تارک کافر کیسے ہوگا ہان گنہگار ہے اور تم بڑے بہی بہیا ہو کر اسکے وعظ مین جا کر کفر
سنکر آتے ہو سبحان اللہ عمر بہر کے فرض نماز نہ پڑہنے والا مسلمان رہا اور نماز کا تاکید کرنیوالا
تو کیا بلکہ اسکا وعظ سننے والا کافر ہوا افسوس ہے کہ حقانی لوگ تو بیچارے ناواقفونکو نماز پر مستقل
اور بیکار ہینی کی واسطے آیت اور حدیثین بیان کر کر انکو اپنی نماز پر مضبوط رہنے کے لئے سناتے
ہین اور یہہ شیاطین نام کی علما کہ جنکے حق مین اللہ صاحب نے سورہ جمعہ مین فرمایا ہے مثل الذین
حملوا التوریۃ ثم لم یحملوها کمثل الحمار یحمل اسفارا یعنے مثال انکے جنہون نے لادی توریت

پہرنہ دیتہاہی انہون کی جیسی مثال گدہی کی پیٹہہ پرلے چلتاہے کتابین آور سورہ مایدہ
مین فرمایا ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون یعنے اور جو کوئی
حکم نہ کری اللہ کی اُتاری پر سو وہی لوگ ہین کافر جو لوگ کہ امرا اور فقرا کی خوشامد مین
حق کو باطل اور باطل کو حق بتاتی ہین خدا کی خوف سی ڈرتے نہین اتنا نہین سمجہتے کہ نماز کے
پڑہنے اور شرک سی بچنے کی تاکید مین قرآن شریف مین جابجا آیتین موجود ہین اور نماز
کو خدا تعالے سورہ روم مین فرماتا ہی واقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین یعنے
قایم رکہو نماز کو اور مشرکین سی مت بنجاؤ اور صحیح مسلم مین جابر رضے اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہی کہا کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان بندہ کی اور درمیان کفر کے
یعنے فرق چہوڑ دینا نماز کا ہی اور احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
مین بریدہ رضے اللہ تعالی عنہ سی روایت ہے کہا کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عہد کہ
درمیان ہمارے اور درمیان منافقون کے ہے نماز ہے پس جسنی چہوڑ دی وہ پس تحقیق کافر
ہوا اور ترمذی مین عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالی عنہ سی روایت ہے کہ تہے اصحاب رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے نہین دیکہتے تہے کسی چیز کو اعمال مین سی چہوڑنا اوسکا کفر سوائے نماز کے اور
احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
کی ہی کہ آسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ انہون نے ذکر کیا نماز کا ایکدن پس فرمایا
جو کوئی محافظت کرتا ہی نماز پر ہوسگے واسطے اُسکے سبب نور رانیت کا اور دلیل اور سبب مغفرت
کا دن قیامت کے اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اسپر نہ ہوگا واسطے اسکے نور اور نہ دلیل
اور نہ بخشش اور عذاب کیا جائیگا وہ شخص دن قیامت کے ساتھہ قارون اور فرعون اور
ہامان اور ابی بن خلف کے یعنے جو کوئی کہ نماز کبہی ترک نکرے اور فرائض اور واجبات اور
سنتین اور مستحبات اسکی ادا کرے ہوگا وہ شخص قیامت کے ساتھہ نبیون اور صدیقون اور
شہداؤن اور صالحین کے اور جو کوئی ترک کرے حشر اوسکا ان بڑے بڑے کافران مشہور
کی ساتھہ کہ جنکا سخت کفر اللہ تعالی نی کلام اللہ مین بیان فرمایا ہی یعنے قارون اور فرعون
اور ہامان جو کہ وزیر فرعون کا تہا اور ابی بن خلف مشرک تہا دشمن نبی صلے اللہ علیہ

وسلم کا کہ اوسکو حضرت نے جنگ احد مین اپنے دست مبارک سی قتل کیا تہا اور وہ اشقیا امت سے
کہا جاتا ہے اور اللہ کی ان سب پر پہٹکار ہے پناہ دے اللہ ان سب کافرون سے بے نماز بہی قیامت
کے دن انہین سب کے ساتہہ ہوگا اور ابن ماجہ مین ابی دردا سی روایت ہے کہا کہ وصیت کی مجہکو
دوست میرے نے یعنے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ نہ شریک کر تو ساتہہ اللہ کے کسیکو
اگرچہ ٹکڑی ٹکڑی کیا جاوی تو اور جلایا جاوی تو اور مت چہوڑ نماز فرض کو جان بوجہہ کر پس جو
کوئی ترک کری اسکو جان بوجہکر پس تحقیق بری ہوا اسی ذمہ اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ
کنجی ہی ہر برائی کی یعنی جو کوئی ترک کری اسکو جان بوجہکر بری ہوا اسسے وتہہ یعنے
عہد اسلام کا اور خارج ہوا وہ شخص دایرہ اسلام سی اور معجم کبیر مین ہے کہ تارک نماز جو لا
اسلام کا مارتے مین سو کہاتے ہین ہمار ذبیحہ اور نہین پڑہتے ہمارے نماز سو کچہہ اعتبار
نہین انکا مونہہ پہیرنا ہماری قبلے کیطرف نماز کے حال کے سوا اور حضرت عمر بن الخطاب اور
ابن مسعود اور ابن عباس اور معاذ ابن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابو الدردا رضوان
اللہ تعالے علیہم اجمعین اور سوای ان صحابہ کے حضرت امام احمد بن حنبل اور ابو داود
اور عبد اللہ بن المبارک اور امام نخعی اور حکم بن عُتَیبہ اور ابو ایوب السختیانی اور ہوا
انکے بہت سے تابعین اور تبع تابعین تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہین اور حضرت امام شافعی
امام مالک اسکو قتل کا حکم دیتے ہین اور حضرت امام اعظم رح اسکو قید ہمیشہ کی لازم تہہ
یہانتک کہ توبہ کرے اب یہان اکثر پیرزادی جبکہ حقانی لوگون سے یہہ حدیثین سنتی ہین تو ذرا
کہدیتے ہین کہ کیا امام اعظم صاحب کو اتنا علم نہ تہا جو کہ انہون نے بے نماز کو کافر نہ کہا حق
حضرت امام نے بالفرض اگر کافر نہین فرمایا تو نماز کا ترک کرنا نہین فرمایا بلکہ انہون نے بے نماز کو
ہمیشہ کی قید کا حکم دیا ہے یہانتک کہ توبہ کرے خیر تارک نماز اگر اتفاقی کافر نہین تو اختلافی
کافر تو ہے اب دیکہو کہ باوجود اسقدر نماز کے تاکید قرآن وحدیث وفقہ سے ہوتے
ہوئے اسکو سبک اور سہل جان کے چہوڑ دینا اور علما مجہول نے انکے خاطر سے انکو
برا نہ کہکر بے نماز کی مذمت کرنیوالے کو وہابی کافر کہنا سراسر حماقت اور عداوت
ہے ٭ غلطیون مین دو وہابی کی نشانیان ٹہرائی ہین - جو

جوکرتی کاچاک ساہمنی کہی داڑہی نہ چڑہاوی پاجامہ ٹخنے کے اوپر رکہی بغیر ہلدی پہٹکری شادی
کری تیجا دسوان چالیسوان چہ ماہی برسی کا دن مقرر نکرے ثواب پہچانے کے نیت سے اللہ
کہانا مسکینونکو کہلاوی تونگرون قاضیون مفتیون منصفون ریئسون مولویون رسالدارون
صوبہ دارون کو نہ کہلاوی یا کہانا نہ کہلا کر نقد دیوی یا کپڑے بانٹی یا کسیکا قرض ادا کر کر
ثواب پہنچاوے عرس میلا کونڈا کندوڑنی روٹ چونگہ کہچڑا حلوا چپاتی سیویان نکرا
عوض اور کچہہ کہلاوے چہٹی چہلہ مونڈن بسم اللہ مقرر نی ٭ نون مین سالگرہ نکری بچونکو
جوتی بدہی بڑی پیرون کی نام کی نہ ڈالی النفل نماز بیٹہکر نہ پڑہے نماز کے بعد للنبی فاتحہ
نہ پڑہے صلوۃ کی اول جمعہ کی سنتین پڑہے کہانا پانی ساہمنی رکہہ کے فاتحہ نہ پڑہے جماعت
اور وقت فرض کے فوت ہونے سے اول کی سنت نہ پڑہ کر فرض ادا کرنے کے بعد پڑہے تراویح
نکے تسبیحین چلا کر نہ پڑہے حضرت رسول اللہ صلعم کو فقط گنہگارون کا شفیع سمجہہ کر کفار و مشرکون کا
بہی شفیع بجانی بزرگون سے حاجات نہ طلب کری بزرگون کی نذر نکرے اللہ صاحب کے نذر
کر کے ثواب بزرگونکو پہنچاوی اور انبیا اولیاء کو غیب دان مشکلکشا حاجت روا نفع وضرر پہنچانے
الی دور و نزدیک سی برابر سننی والی نجانی شیخ سدو شاہ دادل وغیرہ کی نذر کا بکرا
رام کہی اول وقت نماز پڑہے ساری سر کی بال رکہی آداب بندگی کورنش تسلیم مجرا نکری فقط
سلام علیکم کہے سالار بخش مدار بخش پیر بخش خواجہ بخش امام بخش ڈہونڈو گہڑ و نتہو سے کا نام
نکر رکہی نکاح کے بعد ولیمہ کرے تعزیہ علم شدی نعل ڈہال سیج ٹٹی بنانا فقیر ہونا تعزیون
ں قبرون پاس کہچڑی شربت لیجانی اور پیر پرستی گور پرستی چلہ پرستی طاقچہ پرستی
ے منع کری شبرات کا حلوا چپاتی رمضان کی سیویان محرم کے روٹ جعفر کی کہنگنیان
نگلے ربیع الاول کی کہیر چپاتی رجب کے کونڈے پیر کے گیارہوین میت کے جنازے کے
سامنے دور روٹیان رکہنا قبر پر پہولون کی چادر و غلاف ڈالنا قبر و پیر چراغ جلانا
ف وسجدہ کرنا تیجا تنا سہاگن کے جنازے پر لال کپڑا اڈہانا عرس کرنا منع کرے
ہ کے نکاح ثانی کی تاکید کری نشہ کی چیزین نہ کہاوی ہوسے گنجفہ چوسر شطرنج نہ کہیلے
ن جو شخص کہ سنت کی کام کرے اور بدعت سے دور رہے وہ شخص ان خدا افراموشو

کے نزدیک وہابی ٹہرا اور جو ڈاڑہی منڈاوی یا چڑہاوی یا پیجامہ ٹخنون کے نیچے لٹکاوے
شادی مین حلوا جلوا سہرا دسوان بیسوان چہٹی چہلا وغیرہ واہیات کرتا رہے بلکہ سنت
طریقہ اور اسلام کا رکن سمجہی تو ان نفسانیون کی عقیدی مین وہ بڑا پکا سنت جماعت ہے
اور بڑی جماعت والا کیونکہ بہت سارے لوگ یہہ سب کام کرنے مین اگرچہ کفر و شرک و
بدعت وگناہ مین اچہا کام کرنیوالی خدا اور رسول کے تابعدار تہوڑے ہین مگر ان کے مجتہدون
کے فتوی سی یہہ لوگ چہوٹے جماعت والی ہین اور ان کی جماعت سے خارج ماشاء اللہ زہی
برین مسلمانی و ایمانداری مرحبا تو کیا بلکہ زہی برین حق پوشی و طرفداری خدا لعنت کرے
ایسے لوگون پر جنہون نے حضرت کے طریقے کو الٹ پلٹ کر دیا افسوس ہے کہ ان بناوٹے
مذہب والونکو سنت پر عمل کرنے اور شرک و بدعت کے چہوڑنے کے واسطے اگر کوئے حقانے
از رہی خیرخواہی کی انکو کہے تو بہت ہی برا مانتی ہین جیسی نقل ہے کہ ایک بیمار کے
آس پاس کئی حکیم جمع ہو کے اس بیمار کے واسطے کڑوی کسیلی دوائین اسکے مفید مرض
کہ جنسی اس بیمار کو فایدہ پہونچے تجویز کر رہے تہے وہ بیمار ان دواؤن کی نام سن سن کر
کڑوا ہوتا تہا اس اثنا مین کسی احمق نے کہا کہ اسکو بادام کا حلوا کہلاؤ وہ بیمار اسبات کے
سننے سے کہنی لگا کہ ذرا اس حکیم کی بات تو سنو دیکہو تو اسنی اچہی دوا تجویز کی ہے
سو اس بیمار نے بادام کا حلوا اپنی واسطی پسند کیا اگرچہ اسکے حق مین مضر تہا سو وہ
ہی ان جاہل مشرک اور بدعتیونکو جہالت کی بیماری ہے نصیحت کی کڑوی دوا سے اسکر تے
مین اور شرک و بدعت کی رسم کے جائز بتانی والون کو میٹہا بادام کا حلوا سمجہکر انکو
اپنا خیرخواہ جانتے ہین بیت حق کو باطل مت کرو یارو خدا کیواسطی تعصب و کینہ
چہوڑ دو یارو خدا کیواسطی تعصب احمق جو اپنے قیاس پر مسائل دینی مین اجتہاد کر رہے
ہین سو کہتے ہین کہ کسی مقدس کے روح کے نام سے کسی جانور کو مشہور کرنا جائز ہے جیسا
کہ یہہ گائے سید احمد کبیر کی ہے یا مرغا رجب سالار کا یا بکرا خواجہ احمد یسوی کا کیونکہ
سعد صحابی نے کنوان کہدوا کی اپنی والدہ مرحومہ کے نام سے مشہور فرمایا تہا
جواب اس قیاس پر تم جو فلانے بزرگ کا جانور کہا کرتے ہو سو اپنے ہوئے

خویشون کی نام کی جانور کیون نہین کرتے کوئی تم مین کا یہہ نہین کہتا کہ اماّن کا بکرا یا
باوا کی گائی دادی کا مرغا دادا کی مرغی دوسرا یہہ کہ انصار مین سعد بن عبادہ خزرج
کے قبیلے کی سردار تھی وہ رومتہ الجندل کی لڑائی کو حضرت صلعم کے ہمراہ گئی تھی انکے
والدہ عمرہ مسعود کی بیٹی قیس کی پوتی جو مسلمان ہوکر حضرت کی بیعت سی مشرف ہوئی تہین
سو مدینہ منورہ مین یکایک گذرنے لگے حاضرون نی کہا کہ وصیت کیجو تب انہون نے کہا کہ کس
(یعنے فوت ہونے لگے ۱۲)
چیز مین وصیت کرون مال جو ہی سو سعد کا ہی بعد ایک مہینے کے سعد حضرت کے ساتھہ مدینہ کو
آئے حضرت نے اس بی بی کی قبر پر جنازہ کی نماز پڑھی سعد نی اپنی ماں کی انتقال کی وقت کا
مذکور سنکے حضرت کی جناب مین عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میرے خیرات اسکو فایدہ دیتے
ہین آپنے فرمایا کہ ہان تب سعد نے کہا کہ فلانا باغ اسکی جانب سے صدقہ ہی یعنے محتاج لوگ اسکا
میوہ کہایا کرین کوئی اس باغ کو کبھی نہ بیچے نہ مالک بنے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ سعد نے
عرض کی کہ میری ماں موئی ہے اسکی حق مین کونسی خیرات بہتر ہے آپنے فرمایا کہ پانی یہہ حدیث
مشکوٰۃ کی باب فضل الصدقے کے دوسری فصل مین سعد بن عبادہ کی روایت سی ہی کہ تب
سعد نے ایک کنوان کہدوایا اور کہا کہ یہہ کنوان سعد کے ماں کی لئی ہی یعنے انکے نیابت سے
کہدوایا القصہ ان روایتون سی غرض یہہ ہے کہ اہل بدعت کو جو مُردون کے باب مین رسمین
تراشا کرتے ہین اور اس قصے کی سند غلطی سی لاتی ہین سو گنجایش نرہی اور اہل سنت کو ثواب
پہونچانی کا ڈھب بہی معلوم ہوگیا اور یہہ بھی دریافت ہوگیا کہ کسی روایت مین حضرت
نے سعد کو کنوان کہدوا کر اپنی والدہ کا کر کے شہرت دینے کے واسطے نہیں فرمایا نیم ملاؤن
جو اس بہتان کو اختیار کیا ہے اسکا سبب شاید یہہ ہے کہ ایک بڑے محدث کی فارسی کتاب مین
اس قصے مین کاتب کی غلطی سی گفت کی جگہہ نگو لکہا گیا ہے سو نیم ملا دہوکا کہا کر تہمت حضرت
پر کرتے ہین سو اس حدیث سے تیجا دسوان بیسوان چالیسوان سہ ماہی ششماہی برساہی
برسی حاضری توشہ صحنک سال بسال کا عرس ان سی نکلا اور یہہ جو نیم ملا ھٰذِہٖ لِاُمِّ
سعد پر سی مُردون کا کہانا کہنا جائز کہتے ہین امّ سعد کا کنوان کرکے فرض کرین تو مُردے
کا کہانا کہنے کا اسپر قیاس نہین ہو سکتا ہان اگر کسی برتن مین پانی لے کے اسکو چھوتا

اور تبرک اور راتم سعد کا مروج او سپر آنا مان کی اور اس پانی کو یہان باٹنے سے دہان ام سعد
کو جزء بنا سے کرکے یا ام سعد سے کسی مراد بر آنے کے واسطی پانی چڑہانے کی منت مانے کہ ام سعد
کا پانی کہا جا تا تو مردی کا کہانا کہنے کا قیاس اسپر صحیح ہوتا تامل کیا چاہئے کہ بدؤ لام سعد کے
عبارت مین لام ملک کے معنی سی نہین ہو سکتا نہ بنانے کی معنی سی نہ ہبہ کے قبض و تصرف کے
معنے نہ پینے کے خصوصیت کے واسطی نہ منت چڑہانے کی خصوصیت کیواسطی پہر جب یہہ منت نہین
تو باقی رہی یہی خصوصیت کہ انکے ذمے پر جو نذر رہتی اسکی ادا کیواسطے تہا لاجرم ام سعد
کے قیاس پر کس صحابی نی عمل کر کی کسی کہانی یا کپڑے کو یا جہنڈے کو یا نقشے کو یا کسی پرند
یا چوپائے کو اپنے موئے باپ دادا یا بہن یا بیٹا بیٹی کا کرکے ٹہرایا اور شہرت دیا مان
مردے کی جانب سی محض تقرب جل شانہ کی خوشی کی واسطی پیغمبر کے فرمودے کے موافق کچہ خیرات
دینی مستحب ہے پہر اسکو رسم و عادت ٹہرا کی ناموری اور لوگون کے بتانے اور رسانی کیواسطے
عمل مین لانا بیشک شیطانی کام ہے ام سعد کے قصہ کو اس سے کیا نسبت پہر نیم ملایان خطرہ ایمان
جو اس حدیث سی دن تیوہار مردون کا کرینگا اور منتون کے حرام کہانے کا فتوے لوگون کو
دیتے ہین سوان حدیثون کا مضمون انپر درست آتا ہے اَجۡرَأُكُمۡ عَلَى الۡفَتۡوٰى اَجۡرَأُكُمۡ
عَلَى النَّارِ یعنے تم مین کا بڑا ڈہیٹہ فتوی پر سو بڑا ڈہیٹہ آگ پر اور رفافتوا بغیر علم فضلوا
وَاَضَلُّوا اس فتوی دی بی علم سو آپ گمراہ ہوئے اور دوسرونکو گمراہ کیا پہر کسے قیاس یہی
اور رابعی اور کسی دوسری عالم بلکہ جاہل نے بہی اوس کنوے کے پانی کو تبرک نہین ٹہرایا
اور کسیطرح ادب اسکو بجا نہین لائی برخلاف بدعتیون کے جو بزرگون کے نام دکے کہانونکو تبرک
سمجہتی مین اسکے آگے ہاتہ باندہ کے عود جلا کے کچہ پڑہ کے سر جہکا کے آداب بجا لا کی تعظیم
سے کہاتے ہین پہران کہانونکو چڑہانا تو بعینہ ہندؤن کی رسم ہے اسیکو وے اپنی بزرگونکے
ارواح کا پوجا کہا کرتے ہین بیشک بدعتی شعار اوسکا نام ظاہر مین اچہا تراش کے جاہلون
کو بہکاتے ہین کہتے ہین کہ یہہ فاتحہ شرک ہی نیا نہ ہے توشہ ہے صحنک ہے وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ
بِمَا یُوعُوۡنَ یعنے اللہ صاحب اچہا جانتا ہے جو پہرا ہی انکے دلون مین مسئلہ جو جانور
کہ اللہ کے سوا دوسرے کے نام کا مشہور رہوا ہو کہانا حرام ہے جناب قدوۃ المفسرین

زبدة المحدثین حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز نے استفتا میں جو کہ زبدة النصائح
فی مسایل الذبائح میں موجود ہے فرمائی ہیں مدار حل وحرمت ذبیحہ بر قصد ونیت ذابح است اگر
بنیت تقرب الی اللہ یا برائے اکل خود یا برائے تجارت و دیگر امور مباحہ ذبح میکند حلال است
والاحرام گفت در نیشاپوری زیر قولہ تعالے وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ گفتند علما اگر بہ تحقیق
مسلمانی ذبح کرد ذبیحہ را و قصد کرد بذبح آن تقرب بسوئے غیر خدا اگردد آن مسلمان مرتد و ذبیحہ او
ذبیحہ مرتد است انتہی ذبح کرد کسی برائے آمدن امیر و مانند آن مثل یکے از بزرگان حرام میشود
آن ذبیحہ چرا کہ شہرت دادہ شد بآن غیر خدا اگرچہ ذکر کرد نام خدا را بر آن یعنی بسم اللہ گفت
واگر ذبح کرد برائے مہمان حرام نشود زیرا کہ مہمانی سنت ابراہیم خلیل اللہ است و بزرگ کردن
مہمان بزرگ کردن خدا تعالے است و وجہ فرق میان ہر دو صورت آنست کہ اگر کسی پیش کرد
آن ذبیحہ را تا کہ بخورد از گوشت آن باشد ذبح برائے خدا و نفعی برائے مہمان یا برائے ولیمہ
یا برائے فایدہ تجارت واگر پیش نکرد آن ذبیحہ را تا بخورد بلکہ دفع کرد او را برائے غیر خدا باشد
یا برائے بزرگے غیر خدا پس حرام شود و یا کافر میشود و قول ہمچنین است در بزازیہ و شرح وہبانیہ
و در کتاب حیدیہ مذکور است کہ بتحقیق آن ذبیحہ کہ کرد میشود کافر میشود و فاعلش زیرا کہ بہ
تحقیق یا بدگمانی میکنیم مسلمان کہ بتحقیق تقرب میکند آن مسلمان بسوئے آدمی باین ذبح کردن
و مانند آن در شرح وہبانیہ از ذخیرہ مذکور است و نظم کرد او را پس گفت و فاعل آن ذبح ہمہ
فقہا گفتہ اند کہ کافر است و فضلاے و اسماعیل کافر میگویند ہمچنین است در مطلوب المؤمنین و اشباہ
والنظائر و در حدیث است لعنت کرد خدا کسی را کہ ذبح کرد برائے غیر خدا رواہ احمد و نیز
ملعون است ہر کہ ذبح کرد برائے غیر خدا رواہ ابوداؤد و در غرایب است حیدیہ و بستان فقیہ و
کنز العباد مذکور است کہ بتحقیق جایز نیست ذبح کردن گاؤ و گوسفند نزد گورہا برائے قول آنحضرت
کہ لَا عَقْرَ فِی الْاِسْلَامِ نیست عقر در اسلام یعنے ذبح نزد قبور و ہمچنین است در کتاب
سنن ابوداؤد و ہمچنین جایز نیست ذبح کردن بہ عمارت نو و نزدیک حرز دین سرائے بتحقیق
پیغمبر صلعم منع فرمودند از ذبیحہ ہائے جن برائے اینکہ بہ تحقیق او شان از برائے بیکر و ند پس باطل
کرد پیغمبر خدا و منع فرمود از ان و ہمچنین است در کتب شافعیہ چنانچہ گفتہ است امام نووی

در شرح صحیح مسلم در تفسیر حدیثی که روایت کرده است آنرا از قول آنحضرت صلعم نفرین کرد خدا کسی را
که نفرین کرد پدر خود را و نفرین کرد خدا کسی را که ذبح کرد برای غیر خدا و اما ذبح کردن برای
غیر خدا پس مراد بآن ذبح این است که ذبح کرده شود بنام غیر خدا مانند کسیکه ذبح کرد برای بت
یا صلیب یا برای موسیٰ و عیسیٰ و کعبه و مانند آن پس همه اینها حرام اند و حلال نمیشود این
ذبیحه برابر است که باشد ذابح مسلمان یا نصرانی یا یهود چنانچه تصریح کرده است بر وی شافعی رح
و اتفاق کرده اند بر آن اصحاب ما پس اگر اراده کرد ذابح با وجود آن بزرگی مذبوح را که
غیر خدا و عبادت را بغیر خدا باشد آن کفر پس اگر باشد ذابح مسلمان پیش این ذبح کردن مرتد شود
بسبب ذبح مرتد و ذکر کرد شیخ ابراهیم مروزی از اصحاب ما که چیزیکه ذبح کرده شود نزد استقبال
پادشاه برای تقرب بسوی او به تحقیق فتوی داد اهل بخارا به تحریم آن مذبوح چرا که او از جمله
ما اهل لغیر الله است و گفت رافعی که جز این نیست که ذبح میکنند اینرا برای طلب خوشنودی
وقت آمدن پادشاه پس آن ذبح کردن مانند ذبح عقیقه است برای پیدایش مولود و مانند
این کفایت نمیکند حرمت را والله اعلم پس اگر گفته شود که قوله تعالی وما لکم ان لا تاکلوا
مِمّا ذکر اسم اللهِ علیه وقد فصل لکم ما حرم علیکم الا ما اضطررتم الیه
یعنی چیست مر شمارا که نمیخورید از گوشت چیزیکه یاد کرده شد بر ذبح وی نام خدا تعالی و حال آنکه
تفصیل کرد خدا تعالی برای شما آنچه حرام شده بر شما مگر آنچه لاچار شوید بسوی خوردن آن و
همچنین قوله تعالی فکلوا مِمّا ذکر اسم اللهِ علیه ان کنتم بایاته مومنین یعنی پس
بخورید از آنچه یاد کرده شد نام خدا تعالی بر وی اگر بقرآن ایمان آورده اید عام است
چیزیرا که قصد کرده شود باو تقرب بسوی خدا و غیر او را پس میباشد همه حلال گویم این آیات
عامند مخصوص بآیت دیگر و او قوله تعالی است در سوره مائده حرمت علیکم المیتة و
الدم ولحم الخنزیر وما اُهِلَّ لغیر الله به والمنخنقة والموقوذة والمتردیة والنطیحة
وما اکل السبع الا ما ذکیتم وما ذبح علی النصب یعنی حرام کرده شد بر شما مردار و
خون روان و گوشت خوک و آنچه آواز برآورده شد غیر خدا تعالی را بآن و آنچه خفه شد
و آنچه بسنگ زدن یا مانند آن بمرد و آنچه از بلندی افتاده بمرد و آنچه بشاخ زدن

حیوانی دیگر بمرد و آنچه درنده او را بخورد دیگر آنچه ذبح کنید آنرا از جیوانها مذکوره یعنے آنها را اگر زنده دریابید و ذبح کنید حلال باشد و نیز حرام است آنچه ذبح کرده شد بر نصب یعنے نشانها کے
پس اگر بتحقیق مردے مسلمان خفه کرد گوسفند را و بسم الله گفت بر آن حلال نشود گوسپند باوجودیکه نام خدا برو مذکور شد و همچنین وقتیکه ذبح کند گوسفندی را بر نشانی از نشانها یا بر قبری از قبرها و اراده کند با آن ذبح تقرب ابسوئی صاحب قبر یا صاحب نشان و بسم الله گوید بر آن گوسفند حلال نشود و باین آیت صریح و بنائی همه آن بر اراده تقرب است بسوئی غیر خدا یا تبدیل کردن طریق که مشهور است در ذبح از استعمال آله تیز کرده شده و مانند آن پس دانستیم که بتحقیق قوله تعالے
قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ حواله است بر چیزیکه مذکور است در آیات دیگر مانند آیه سوره مائده وغیره و بود وجه نزول این آیت اعتراض مشرکین که میگفتند به مسلمانان بطور الزام که شما نمیخورید مردار را و حالانکه کشته است او را خدا و میخورید چیزیرا که میکشید از دستهائی خود پس ترجیح دادید شما کشته خود را بر کشته خدا پس جواب داد خدا ایشانرا از ان باینطور که بتحقیق مردار مذکور نشده است بر او نام خدا پس برای همین حرام کرده شد مردار و همچنین بسنگ مرده شده و از جائی بلند افتاده شده کشته نشد بطوریکه پروانگے داده شد در آن از جانب خدا پس حرام کرده شد و جانوریکه کشتیم او را بدستهائے خود چزین نیست که گردید حلال برائے اینکه کشتن آن واقع شده است بحکم خدا و موافق طریق مشروع بطوریکه برآمد از آن خون مسفوح و باذکر نام خدا پس حلال کردن این و حلال کردن بعینه تعظیم است برائی حکم خدا و تقریر قتل پس مغالطه وهمی است چراکه همه ما کشته خدا اند برابر است که باشد قتل از دستهائی ما یا بمیرد خود چه نیست موت نزد ما مگر بحکم خدا و برائی همین اتفاق کردند اهل سنت و جماعت که بتحقیق مقتول مرده است بسبب اجل خود و الله اعلم و آنچه واقع شده است در بیضاوی و غیر آن از تفاسیر که مفسران گفته اند وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ ای آنچه بلند کرده شود آواز بآن نزدیک ذبح او برائی بت پس مبنی است بر جاری بودن عادت مشرکین دران زمانه و برای همین فرق نکردند مفسران در تفاسیر قدیمه میان آنچه ذکر کرده شود نام غیر خدا بر وے و میان آنچه کرده شود ذبح آن نزدیکے بسوئے غیر خدا چراکه مشرکین آنوقت

بودند خالص ور کافر بودند وقتیکه قصد میکردند تقرب از ذبح جانوری بسوی غیر خدا ذکر
میکردند بر آن نزد ذبح نام آن غیر بخلاف مشرکان مسلمانان پس اینها آمیزش میکنند میان
کفر و اسلام پس قصد میکنند تقرب را بسبب ذبح بسوی غیر خدا و ذکر میکنند نام خدا را بر آن
عند الذبح پس اول کفریست صریح و دوم کفریست که در صورت اسلام است و اعتقاد میکنند
از نیت رسمے برای ذبح کردن مگر این برابر است که باشد ذبح برائے خدا یا برائی غیر خدا و البته جاری
شده است این عادت در زمانه ما پس تحقیق ایشان مشهور میکنند که فلان ذبح میکنند گاوی را
برای سید احمد کبیر مثلاً برابر است که بسم الله بروی گویند نزدیک گذاردن کارد یا نه و آنچه
واقع شده است در هدایه و مکروه است آنکه ذکر کنند با نام خدا تعالی چیزی دیگر را و او این است
که بگوید وقت ذبح اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ عَنْ فُلَانٍ الهی قبول کن از فلان آ این سه مسئله اند
یکے آنکه ذکر کنند بطریق اتصال نه بطور عطف پس مکروه میشود و حرام نمیشود ذبیحه و او مراد
با آنچه گفت و مثالش اینکه گفته شود بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ چراکه شرکت یافته
نشد پس نشد ذبح واقع برائی غیر خدا مگر آنکه مکروه است ذبیحه بجهت موجود شدن نزد یکے
از روے صورت پس تصور میشود بصورت حرام و دوم آنست که ذکر کنند بطور وصل بر طریق
عطف و شرکت باینطور که بگوید بِسْمِ اللّٰهِ وَاسْمِ فُلَانٍ یا بگوید بِسْمِ اللّٰهِ وَفُلَانٍ یا بسم
اللّٰهِ ومحمدٍ رسول الله بکسر دال پس حرام میشود ذبیحه چراکه تحقیق شهرت داده شد بآن غیر خدا
و صورت سوم آنست که بگوید ذابح کلامی را که علیحده باشد از نام خدا از روئے صورت و معنی
باینطور که بگوید پیش بسم الله گفتن و پیش از افگندن ذبیحه را بر زمین یا بعد ذبح و این باکی
نیست برائی آنکه مروی است که پیغمبر صلعم فرموده بعد ذبح اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ هٰذِهٖ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
مِمَّنْ شَهِدَ لَكَ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِيْ بِالْبَلَاغِ یعنے بار خدایا قبول کن این ذبیحه را از امت
محمد صلعم از کسانیکه گواهی دادند ترا بوحدانیت و مرا برسانیدن رسالت و شرط ذبح آن ذکر
خالص است صرف بنا بر آنچه ذکر کردیم از آنکه بتحقیق اراده تقرب بسوی غیر خدا حرام کننده است
مر ذبیحه را برابر است که باشد تقرب بطور استقلال یا بطور شرکت و وقتیکه شناختی معنی این کلام
را شناختے که البته صاحب هدایه نهاده است مسئله را در صورتیکه چون نباشد ذکر و نزدیکی

بقصد تقرب بسوئی غیر خدا باشد بلکه باشد ذکر خالص پس آن وضع مسئله علیحدٔ است از مسئله ما که نهاده
شده است در صورتیکه مقصود تقرب بسوئی غیر خدا باشد پس البته آن صورت حرام است
مطلق و نشناختی نیز این که آنچه واقع شده است در تفسیر احمدی از تفریع قول وی بر آنچه
واقع شده است در هدایه و نقل کرده است آنرا در ان تفسیر همچنانکه ذکر کردیم و آن تفریع
قول وی است وَمِنْ هٰهُنَا عُلِمَ اَنَّ الْبَقَرَةَ الْمَنْذُوْرَةَ لِلْاَوْلِيَاءِ كَمَا هُوَ الرَّسْمُ فِيْ زَمَانِنَا
حَلَالٌ طَيِّبٌ لِاَنَّهُ لَمْ يُذْكَرْ اسْمُ غَيْرِ اللّٰهِ وَقْتَ الذَّبْحِ وَاِنْ كَانُوْا يَنْذِرُوْنَهَا لَهُمْ انتهى
مبنی است بر غفلت از کلام صاحب هدایه و آن قول وی است وَالثَّالِثَةُ اَنْ يَقُوْلَ مَفْصُوْلًا
عَنْهُ صُوْرَةً وَمَعْنًى الخ پس البته انفصال معنوی چگونه متصور خواهد شد چون باشند نذر برائے
اولیا پس البته بعینه تقرب است بسوئی غیر خدا پس نیت او شان همیشه است تا وقت ذبح پس
نیست انفصال از روی معنی هرگز برائی آنچه ثابت شده است در قواعد فقه از همیشه ماندن
نیت تا آخر عمل و نیز مبنی است بر نه فرق کردن میان ذکر خالص که نهاده است صاحب هدایه
مسئله را در آن و میان چیزیکه مقصود باشد بوے تقرب بسوئے غیر خدا که نهادیم ما مسئله را در ان
و کجاست این از ان والله اعلم و در تفسیر فتح العزیز مے فرماید کہ وَمَا
اُهِلَّ بِهٖ یعنی دیگر آن جانور که آواز بر آورده شد و شهرت داده شد در حق آن جانور که
لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنی برائی غیر خدا است خواه غیر آن بت باشد یا روح خبیث که بطریق بهوک که بنام او
بدهند و خواه جنے مسلط بر خانه یا سرائی که بدون دادن جانور از ایذائی سکنه آنجا دست بردار
نشود و یا توپ روانه کردن نمیدهد و خواه پیرے یا پیغمبرے را باین وضع جانوری زنده
مقرر کرده دهند که این همه حرام است در حدیث صحیح وارد است مَلْعُوْنٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ
اللّٰهِ یعنی هر که بذبح جانور تقرب بغیر خدا نماید ملعون است و خواه در وقت ذبح نام خدا بگیرد
یا نه زیرا که چون شهرت داد که این جانور برائی فلانی است ذکر نام خدا وقت ذبح فائده
نکرد چه آن جانور منسوب بآن غیر گشت و خبثی در وے پیدا گشت که زیاده از خبث مردار است
زیرا که مردار بے ذکر نام خدا جان داده است و جان این جانور را از ان غیر خدا قرار داده
کشته و آن عین شرکست و این خبث در وے سرایت کرد دیگر بذکر نام خدا حلال نمیشود مانند سگ

و خوک که اگر بنام خدا ذبح شوند حلال نمیگردند که این مسئله آنست که جان را برای غیر جان آفرین
نثار کردن درست نیست و ماکولات و مشروبات و دیگر اموال را نیز اگر چه از راه تقرب لغیر الله
دادن حرام و شرک است اما اگر از راه تقرب الی الله تعالی بفقرا و مساکین داده ثواب آن
که عاید بدهنده میشود از آن غیر ساختن جایز است زیرا که انسان را امیر سد که ثواب عمل خود را
بغیر خود به بخشد چنانکه میرسد که مال خود را بغیر خود میدهد و جان جانور در ملک آدمی نیست تا او را
بکسی تواند بخشید و نیز دادن مال از بخت مستوجب ثواب است که آدمیان بوی منتفع میشوند
و چون مردها بعد از مفارقت اینجهان قابل انتفاع بعین مال نمانده اند طریق نفع رسانیدن
بآنها در شرع چنین قرار یافت که ثواب اموال را که مستحقان برسانند بآنها عاید سازند و چون
جان جانور را اصلاً قابل انتفاع آدمی نیست در زندگی پس از مردگی نیز قابل انتفاع او نباشد
آری اضحیه از طرف مرده کردن در حدیث صحیح آمده است لیکن معنیش همین است که دادن
جان برای خدا ثوابیکه دارد بآن مرده بخشیده شود نه آنکه ذبح برای مرده کرده آید و بعضی
جهال مسلمین درین مقام کج فهمی میکنند و میگویند که گوشت را پخته بنام مردها دادن بلاشبه
جایز است ما را نیز از ذبح کردن جانور بنام آن مرده همین قدر مقصد میباشد برای فهمانیدن ایشان
یک نکته کافیست که بایشان باید گفت که هرگاه شما ذبح کردن جانور بنام غیر خدا نذر میکنید
اگر عوض آن جانور گوشت بهمان مقدار خریده و پخته بفقرا بخورانید در ذهن شما آن نذر
ادا میشود یا نه اگر میشود درست میگوئید که مقصود شما از ذبح نیز از گوشت خورانیدن برای
ثواب آن مرده نبود و الا تقرب به ذبح نذر را او کرده آید و شرک صریح لازم می آید و در لفظ
آیت کریمه که در چهار جا از قرآن مجید وارد شده تامل باید کرد که مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ
فرموده اند نه مَا ذُبِحَ بِاسْمِ لِغَیْرِ اللّٰہِ پس ذبح کردن بنام خدا ابراد شهرت دادن و آواز
بر آوردن بآنکه فلانی گاو و فلانی بز فلانی میکند هیچ فایده نمیکند و گوشت آن جانور حلال
نمیگردد و اُهِلَّ را بر ذُبِحَ حمل کردن خلاف لغت و عرف است هرگز اهلال در لغت عرب بمعنی
آن دیار و آن وقت بمعنی ذبح نیامده و در هیچ شعر و هیچ عبارت بلکه اهلال در لغت عرب بمعنی
بلند کردن آواز و شهرت دادن است چنانچه اهلال و هلال و اهلال طفل نو تولد و اهلال

بمعنے تلبیہ حج وغیر ذلک مستعمل است واگر کسی بگوید اهلکت لله هرگز معنی ذبحت لله فهمیده نخواهد
شد ونیز اگر اهلال را بر ذبح حمل کرده شود پس ذبح لغیر الله مراد خواهد شد ذبح باسم غیر
الله از کجا فهمیده شود تا مدعای این مردم حاصل شود پس رین عبارت اهلال بمعنے ذبح کردن
باز لغیر الله را بجائی باسم غیر الله ساختن قریب به تحریف کلام الٰهی میرسد و رنیشاپوری
میگوید اجمع العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحة وقصد بذبحها التقرب الی غیر الله
صار مرتدا وذبیحته مرتد انتهی یعنی اجماع کردند علماء بر اینکه اگر مسلمانی ذبح کرد
حیوانی را و قصد کرد بذبح او نزدیک شدن و قرب جستن سوے غیر خدا تعالے آنکس مرتد گشت
و حکم ذبیحه او حکم ذبیحه مرتد باشد فقط و کافران در جاهلیت در وقت بر آمدن از خانه و در راه
بنام بتان آواز میکردند و چون بمکه معظمه میرسیدند طواف خانه کعبه مینمودند این طواف ایشان
بخانه خدا هرگز از ایشان مقبول نبود و لهذا حکم شد که فلا یقربوا المسجد الحرام بعد
عامهم هذا یعنی نزدیک نشوند مشرکان مسجد حرام بعد ازین سال پس درینجا نیز چون آواز
بر آوردند و شهرت دادند که این جانور از فلانی است و بنام فلانی است و برای او میکنیم
و در وقت ذبح بنام خدا ذبح کنانید ندا اصلا موجب ترتیب حلت گشت و سرش آنست که نزد
عوام طریق ذبح جانور بهر گونه که مقرر است متعین است برای رسانیدن جان جانور برای
هر که منظور باشد چنانچه فاتحه و قل و درود خواندن طریق متعین است برای رسانیدن ماکولات
و مشروبات بارواح خواه بقصد رسانیدن ثواب بآن ارواح نمایند یا بقصد تقرب و دفع شر
و چاپلوسی و تملق آری اگر نام خدا بر آن جانور رو گرفته فایده میدهد که قصد تقرب بغیر خدا را از
دل دور کرده و خلاف آن شهرت و آواز شهرت آواز دیگر دهند که ما ازین کار برگشتیم انتهی
کلام المحدث الدهلوی والله اعلم بالصواب **استفتا** ما قولهم رحمهم الله در صورتیکه
کسی جانداری را برای تقرب لغیر الله ذبح سازد و عند الذبح تسمیه هم گوید آن جاندار بسبب
ذکر تسمیه حلال میشود یا بسبب تعظیم و تقرب لغیر الله حرام میشود بینوا توجروا **جواب**
ذبیحه که تقربا و تعظیما لغیر الله ذبح کرده شود حرام گردد و ذکر تسمیه برخلاف نیت مفید نیست
بلکه اینچنین ذابح را اکثر علما نسبت بکفر کرده اند چنانچه در تفسیر نیشاپوری بذکور است

اجمع العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحة وقصد بذبحها التقرب الی غیر الله صار مرتدا
وذبیحته ذبیحة مرتد انتهی لیکن اگر کسی جانداری ابراءی ذبح لغیر اللہ مقرر سازد
وعند الذبح قصد تقرب بغیر خدا از دل دور کند وخالصا للہ آنرا ذبح سازد آری الآن
نیت سابقه حکم عدم وبطلان خواہد گرفت وذبیحه بیشک حلال خواہد شد زیرا که درین باب
معتبر وقت ذبح است ولہذا اکثر مفسرین در تفسیر وما اهل لغیر الله به قید عند الذبح
بیان کرده اند قال فی الدر المختار ذبح لقدوم الامیر ونحوه کواحد من العظماء یحرم لانه اهل
لغیر الله ولو ذکر اسم الله تعالی وایضا هکذا فی جامع الرموز وقرة الانظار وهدایة المبتدی والاشباه

نذیر حسین سید محمد	محمد صدر الدین صدر الصدور	محمد الدین قطب	سید محبوب علی جعفری	محمد کریم الله	سعید فقیر احمد	
هو الخالق	محمد حافظ سید	مخصوص الله محمد	عفی عنه مملوک علی	عفی عنه حبیب علی	احمد علی	
محمد ابن بارک الله	فقیر غلام علی خادم شرع جلی	محمد حسین بتالوی	احمد الله	حافظ عمر الدین	حافظ محمود	

من بدوة النصایح وما قال من ان النیة لا دخل لها فی حلة الاشیاء وحرمتها
ففیه انه یلزم علیه حلة الذبیحة لقدوم الامیر والعظماء ولو ذکر اسم الله علیه
وهو مخالف لما فی الدر المختار وقال یحرم لانه اهل به لغیر الله والیضا یلزم حلیة ما یؤخذ
من الدراهم والشمع والزیت وغیرها وینقل الی ضرایح الاولیاء تقربا الیهم مع انه
حرام باجماع المسلمین کما هو منصوص فی البحر الرایق وغیره فانصف ولا تکن من
المجادلین + تراب علی عفی عنه + استفتا علماء دہلی وپنجاب وپشاور
درباب مسئله شیئا لله جه میفرمایند گروه حق پژوه علماء ورثة الانبیاء در معنی این
عبارت یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا لله وآیا ورد ساختن این عبارت واسماء دیگر
صلحا مثل یا بهبکه ویا مجدد وغیره موجب ثواب است یا موجب کفر وضلالت یا آنکه بغیره

یا کبیرہ وودر بس مجوز این امور نماز باید خواند یا نہ یا مانع این امور را از فرق ضالہ ومبتدعہ است از کتب تفاسیر واحادیث وفقہ معتبرہ افتا ارقام فرمائید جواب در صورت مرقومہ باید دانست کہ از خواندن یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ ویا بہیکہ کہ ندا بغایت قباحت شرکیہ بچند وجہ لازم می آید اول اشراک فی العلم دوم اشراک فی التصرف کہ این دو وجہ بعبادت متعلق نیست سیوم اشراک فی العبادت اما بیان وجہ اول ودوم پس احاطہ علمی جزا زدور وجہ از نزدیک سرًا وجہرًا ہر آن از ہر دا عی وذاکر بالسنہ مختلفہ دانستن خاصہ خدا تعالیٰ است کہ باین صفت موصوف ومختص است وہمچنین صفت تصرف فی الامور باعتبار جلب نفع ودفع ضرر ونقصان بلا خاصہ ذات باری است چہ حصول شرک شدہ است یا بذات او سبحانہ تعالیٰ میباشد یا در عبادت یا در صفات مانند علم وسمع وبصر وغیرہ وکسی از مخلوق با وی تعالیٰ مشارک نیست درین چیزہائی مذکورہ وعالم الغیب مطلق اوست جل شانہ کما قال اللہ تعالیٰ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو کذا فی سورۃ الانعام قال فی المدارک وزاد انہ ہو المتوصل الی المغیبات وحدہ لا یتوصل الیہا غیرہ انتہی ما فیہ وہکذا فی التفسیر النیشاپوری وقال اللہ تعالیٰ لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ الآیۃ ولیکن ہرگاہ کسی از مقبولان درگاہ خود را احیانًا بر مغیبات مطلع گرداند اطلاع میشود والا نہ او تعالیٰ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم را باوجود فضل وکمالات اشرف المخلوقات وسید الاولین والآخرین گردانید باین ہمہ تعلیم فرمود قل لا املک لنفسی نفعًا ولا ضرًا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یومنون الآیۃ پس ازین آیت کریمہ صاف واضح گردید کہ قدرت بندہ قاصر وعلم وے قلیل وصفت بندہ ہمین است چہ ہر کہ بندہ باشد صفتش ہمین خواہد بود وبہ ندانستن علم غیب را نقصان وعیب نیست بآن بندہ کامل ومکمل امر نبیہ باظہار العبودیۃ حتے لا ینسب الیہ نقص ولا یعاب من قبل عدم العلم بالغیب فقال قل لا املک لنفسی نفعًا ولا ضرًا الی آخر الآیۃ وفیہ ان قدرتہ قاصرۃ وعلمہ قلیل وکل من کان عبدًا کان کذلک والقدرۃ الکاملۃ والعلم المحیط لیس الا اللہ تعالیٰ وقال البغوی ان اہل مکۃ قالوا یا محمد الا اخبرک ربک بالسعر الرخیص قبل ان یغلو فتشتری فتربح وبالارض التی ترید ان تجدب

فتزحل عنها الى ما اخصبت فانزل الله تعالى هذه الاية فالمراد بالخير فى قوله تعالى ولو كنت اعلم
الغيب لاستكثرت من الخير وهو جلب منافع الدنيا وخيراتها من الخصب والارباح والاكساب
وقيل المراد به ما يتوصل بامر الدين يعنى لو كنت اعلم الغيب لكنت اعلم ان الدعوة الى الدين
الحق تؤثر فى هذا ولا تؤثر فى ذلك فكنت اشتغل بدعوة هذا دون ذلك الى اخرها فى
النيشابورى وعن ابن عباس رضى الله تعالى عنه هكذا فى معالم التنزيل مثل قول الكلبى ولو
من كون غيره غير متصرف فى ملكه بوجه من الوجوه الا بامره كونه عالما بالكل وكون غيره غير
عالم بالكل الا باعلامه الى اخرها فى التفسير النيشابورى وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
والله لا ادرى وانا رسول الله ما يفعل بى ولا بكم رواه البخارى والحكم بطريق الاعم هو الوجه
الاتم والمراد من الامور الدنيوية بالنسبة اليه صلى الله عليه وسلم وهى الجوع والعطش والشبع
والرى والمرض والصحة والفقر والغنى وكذا حال الامة الحاصل انه صلى الله عليه وسلم يريد
نفى علم الغيب عن نفسه وانه ليس بمطلع على المقدر له ولغيره والمكنون من امره وامر غيره الا انه
فى امره غير متيقن بنجاته لما صح من الاحاديث الى اخرها فى المرقات شرح المشكوة لملا على القارى
وهكذا فى الطيبى ثم اعلم ان الانبياء لم يعلموا المغيبات من الاشياء الا ما اعلمهم الله تعالى احيانا
ذكر الحنفية تصريحا بالتكفير باعتقاد ان النبى صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب لمعارضة قوله
تعالى قل لا يعلم من فى السموات والارض الغيب الا الله كذا فى المسايرة للشيخ ابن الهمام كذا فى
شرح فقه اكبر لملا على القارى وفى الخانيه والخلاصة لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد
النكاح ويكفر باعتقاد ان النبى صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب انتهى ما فى البحر الرايق فى كتاب النكاح
ومولانا شاه عبد العزيز قدس سره در تفسير سوره مزمل ميفرمايد كه متقرب اليه را و چيزها يد اول اجماع
علم باذكار قلبيه ولسانيه ذاكرين باوصف تخالف امكنه وازمنه ومدارك والسنه تا ذكر قلبى ولسانى
هر ذاكر را معلوم كند دوم قوت نزديك ودور رسيدن ودر آمدن و آنرا پر كردن وحكم صفت
پيدا كردن كه در عرف شرع آنرا دنو وتدلى ونزول وقرب خوانند واين دو وصفت خاصه ذات
پاك او تعالى است هيچ مخلوق را حاصل نيست آرى بعضى كفره در حق بعضى از معبودان خود و
بعضى پير پرستان از زمره مسلمين در حق پيران خود امر اول را ثابت ميكنند و در وقت

احتیاج بہمین اعتقاد با آنہا استعانت مینمایند انتہی ما فی التفسیر العزیزی پس ازین معلوم شد که ورد
یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ و یا بہیکہنہ بجہت حاجت خواستن و در دفع مرض و بلا جستن ازین
بزرگان رحمہم اللہ تعالی از مسافت بعیده قطع نظر از نزد قبر که بیانش خواہد آمد جائز نیست که درین
شرک لازم می آید که علم غیب مخلوق ثابت کردن است و ازین اشراک فی العلم میشود بہر حال اینچنین
ہرگز نباید کرد که ازین شرک پیدا میشود چنانچه از آیات کریمه و احادیث و کتب عقائد ہویدا
گردید پس ہر که این چنین اعتقاد در بزرگان وارد که ندا من از دور میشنوند در ہر آن ازین جہت
وظیفه این کلمه میدارد مشرک است پس او نماز نباید خواند که عقیده شرکیه میدارد اگرچه بظاہر خود را
مسلم میگوید زیرا که صفت علم غیب را اماکن قریبه و بعیده سراً و جہراً ہر آن که خاصه او عالم الغیب
والشہادت است با اعتقاد فاسد خود در جناب انبیاء و اولیاء ثابت میکنند که ازین اشراک فی العلم
لازم مے آید بنا بر رد دعوائی باطله اہل باطل او تعالی در سوره یوسف میفرماید وما یؤمن اکثرہم
باللہ الا وھم مشرکون الآیه و در تفسیر بیضاوی در سوره احقاف تحت این آیت
کریمه ومن اضل ممن یدعو من دون اللہ من لا یستجیب له الی یوم القیامة وھم عن دعائہم
غافلون نوشته اما جمادو اما عباد مسخرون مشتغلون باحوالہم انتہی ما فی البیضاوی پس ازین
آیت ہم ندا کردن بغائب از دور اصلاً جائز نیست و ہم از نزدیک چه ایشان باحوال خود
مشتغل اند از ندا و دعاء داعی محض غافل اند کما اتضح من البیضاوی ولہذا قال العلامة
التفتازانی فی شرح المقاصد ولا نزاع فی ان المیت لا یسمع انتہی ما فی شرح المقاصد
و در فتح القدیر و کافی و کفایه و عنایه و عینی و غیره کتب فقه ازین که میت نمی شنوند مشحون اند
پس نزد بانیه فقه ندا کردن بدرخواست دعا از ایشان مفید و جائز نشد و ازین جہت بسیاری
از فقہا طلب دعا از میت انکار کرده اند چنانچه در کشف الغطا شیخ الاسلام نوشته لان المراد
من الکلام للاسماع والمیت لیس باہل للاستماع الا تری قوله تعالی انک لا تسمع الموتی والی
قوله وما انت بمسمع من فی القبور انتہی کلام المحمود العینی فی الحاشیة الہدایه فی الجمله
ہر که باین اعتقاد از مسافت بعیده اولیاء اللہ را ندا کند که از احوال ما مطلع میشوند و ارواح ایشان
بر ندائی من علم میدارند و کشائش رزق و فراخی آن و دفع بلا و نقصان و رفع تنگی میکنند

دیا گورو یا بمکان نشست و برخاست ایشان صورت ایشان برزخ سازد بیشک از زمرهٔ مشرکین
است چنانکه مولانا شاه عبد العزیز قدس سره در تفسیر فلا تجعلوا لله اندادا می نویسد چهارم
فرقه پیر پرستان گویند چون مرد بزرگ که بسبب کمال ریاضت و مجاهده مستجاب الدعوات و مقبول
الشفاعت عند الله شده بود از جهان میگذرد روح او را قوتی عظیم و وسعتی بس فخیم بهم میرسد
هر که صورت او را برزخ سازد یا در مکان نشست و برخاست او یا بر گور او سجود و تذلل
تمام نماید روح او بسبب وسعت و اطلاق بر آن مطلع شود و در دنیا و آخرت در حق او شفاعت
نماید تمام شد عبارت تفسیر عزیزی و لهذا قال فی البزازیة و غیرها من کتب الفتاوی
من قال ان ارواح المشایخ حاضرة تعلم یکفر کذا قال الشیخ فخر الدین ابو سعید عثمان
الجیانی بن سلیمان الحنفی فی رسالة و من ظن ان المیت فی الامور دون الله و اعتقد بذلک
کفر کذا فی البحر الرائق و استعانت بفراخی رزق و دفع بلا و طلب ولد و غیره ازین کلان
بزرگان هرگز روا نیست چه استعانت از غیر خدا تعالی درین امور جائز نیست قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم و اذا سألت فاسئل الله و اذا استعنت فاستعن بالله کما
آخر الحدیث کما رواه احمد و الترمذی کذا فی المشکوة پس آنحضرت صلی الله علیه وسلم
این الکلمه شرط و جزا ارشاد فرموده اند پس استعانت که از مخلوقات کرده شود لا محاله مقارن
باستعانت بالله خواهد بود چه جزا لازم شرط است و شرط ملزوم او و قاعده کلیه از اهل معقول
و منقول مقرر شده که وجود ملزوم بدون لازم محال است کذا فی السلم و الجلبی و غیرهما پس خواه
استعانت درین امور مذکوره بمقارنت استعانت خدا تعالی میباید و از غیر وی تعالی
هرگز جائز نیست و ایاک نعبد و ایاک نستعین هم مشعر همین معنی است و تقریر بسط درین باب این
و در تحقیق استعانت رساله جداگانه نوشته شد درینجا اشاره از ان کرده شد و اگر کسی گوید که
او تعالی مفتاح علم همه اشیاء است کلیه و جزئیه و در هر آن از مسافت بعیده اولیاء الله را داد
و حوالهٔ ایشان کرده بنا بر این میدانند و میشنوند پس این را در تفسیر نیشاپوری تحت همین
آیت کریمه و عنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو الآیة نوشته و لا یمکن ان یکون
هذه المفاتح عند شیء من الممکنات لان المحاط لا یحیط بمحیطه فلا یحیط دون الحق

بالواجب فلا یکون مفتاح العلم بجمیع المعلومات الا عنده انتهی ما فی التفسیر النیشاپوری
و اما بیان اشراک فی العادت یعنی چنانکه معامله از الله تعالی بعادت خود میکند چنانکه یا الله یا
کریم میگویند همچنین یا علی یا حسین میگویند بعادت خود قطع نظر از ندا کردن پس اگر این کلمه یا شیخ
عبد القادر شیئا لله قطع نظر از شنیدن و دانستن ایشان بطور عادت جبلے میگویند ازین هم
پرهیز کند که موهم شرک است و اگر باراده سفارش و شفاعت کردن الله تعالی از ایشان
میخواهد یعنی او تعالی را شفیع و سفارش کننده دانسته همچنین میگویند تا هم جائز نیست که
شان او تعالی عظیم و بس فخیم است و شاهی مطلق و فعال لما یرید و یفعل ما یشاء است و کسی از
بندگان مقبولین خود را مختار علی الاطلاق نکرده و اختیار نداده که ترا مختار خزانه رحمت
خود گردانیده‌ام که هرچه خواهی کن و بهر که بخواهی بده که بعد ازین حاجت شفاعت خدا تعالی
را گردد از ان بنده مختار کل او که تو اگر سفارش کنی از فلان بنده که حاجت روائے من کرده
دهد تا سر انجام کار من راست آید سبحانه ما اعظم شانه ان جل جلاله را آنچنان نباید فهمید که بادشاه
دنیا از وزیر ذی الاقتدار و الاختیار خود در بعضی امور برآمدے کسے از ادنی نوکر خود سفارش
و شفاعت میکند چونکه آن وزیر عالیقدر مختار کل را بهر حال اختیار نظم و نسق و سیاست ملکی حفظ
یا بالی پرداده است که اگر خود آن بادشاه در کارے ازین امور مذکوره بلی اذن وزیر دخل
دهد در ملک او خلل واقع شود و بنابرین مصلحت از سوی مرائی دستند خوئی او شفاعت ادنے
نوکر خود میخواهد از ان وزیر ظهیر سلطنت خود پس این طور در جناب الٰهی اعتقاد نباید داشت
که او قهار و مالک الملک و شاهی و مختار علی الاطلاق است که درین اعتقاد تنقیص در شان عظمت
نشان او لازم می آید تعالی الله عنه علوا کبیرا چنانکه ابو داؤد از جبیر بن مطعم روایت کرده
قال اتی رسول الله صلعم اعرابی و قال جهدت الانفس وجاع العیال و نهکت الاموال
و هلکت الانعام فاستسق الله پس طلب باران کن از خدا تعالی فانا نستشفع بک علی الله
بدرستیکه ما طلب شفاعت میکنیم بتو بخدا یعنی ترا شفیع میگیریم و نستشفع بالله علیک و
طلب شفاعت میکنیم بر تو یعنی خدا را شفیع می آریم نزد تو تا طلب باران کنی از وی فقال
النبی صلی الله علیه وسلم سبحان الله سبحان الله فما زال یسبح حتی عرف فی وجوه

اصحابه پس همیشه تسبیح میکرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم تا آنکه شناخته شد اثر غضب در وجوههای
اصحاب وی یعنی صحابه بغضب آنحضرت صلعم متاثر شدند تا در رو‌های ایشان نیز اثر آن ظاهر
شد ثم قال ویحك پستر فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم وای بر تو عجب از تو انه لا یستشفع
بالله علی احد بدرستیکه شان این است که طلب شفاعت کرده نمیشود بخدا بر احدی یعنی او تعالی
شفیع گردانیده نمیشود بر کسیکه شفاعت از آنکس خواهد زیرا که مرتبه شفیع کمتر میباشد از آنکسی که
از و شفاعت خواهد اندری ما الله یعنی تو میدانی که حیثیت خدا و صفت و عظمت او حیثیت
ان عرشه علی سمواته هکذا و قال باصابعه مثل القبة علیه وانه لیئط به اطیط
الرحل بالراکب یعنی بدرستیکه عرش با برداشت عظمت و وسعت او هر آئینه آواز میکند
مانند آواز پالان شتر بسوار یعنی عاجز می آید عرش از برداشت عظمت او تعالی و این تقریر
و تمثیل عظمت الٰهی است بقدر فهم اعرابی پس برای قبولیت دعا و طلب حاجت روئی از کسی بزرگی
ولی و شهید خدا تعالی را شفیع آوردن باینطور نشاید که از آن بزرگ بشفاعت خدا تعالی
حاجت خواستن همچنانکه جمله نستشفع بالله علیك تا آخر بران مشعر است که درین محض بی ادبی
او میشود پس از خدا خواهیم توفیق ادب ز بی ادب محروم گشت از لطف رب و منشور لامع النور
وما قدروا الله حق قدره نیز برین برهان قاطع است بهرصورت از ین کلمه گفتن قباحت
در قباحت پیش می آید که اجتناب ازان ضرورست و باین اشاره در در مختار از شرح وهبانیه
آورده ومن قال شیئاً لله بعض یکفر ویخشی علیه الکفر بعض یقدر انتهی ما فیه
و حاشیته پس مناسب این است که برینطور بگوید یا الله شیئاً للشیخ عبد القادر یعنی یا خدا
عطا کن مراد مرا به برکت شیخ عبد القادر رحمة الله علیه چه اینطریق جواز است و دعا خواستن
از خدا تعالی بحرمت فلان یا برکت فلان مباح است و بحق فلان نشاید که حق کسی بر خدا تعالی
نیست چنانچه در هدایه و شرح وقایه و دیگر کتب فقه حنفیه مذکور است والله اعلم بالصواب فاعتبروا
یا اولی الالباب فقط کتبه العبد الضعیف طالب الحسنین فی الدارین محمد نذیر حسین عفی الله
عنه رب المشرقین و المغربین بجاه سید الثقلین امام القبلتین جد الحسن والحسین صلی الله علیه
فی الملوین عبارت مولوی نور الحق صاحب دهلوی الجواب

وظیفه ہذا ابلا شک استعانت و استمداد از غیر الله است و استعانت و استمداد مذکور نوعی از
کفر است رد آن در سورهٔ فاتحه و در تمام قرآن و حدیث مشحون و مخزون است فقط واعلم
ان الامة لو اجتمعت علیٰ ان ینفعوک بشیٔ لم ینفعوک الا بشیٔ قد کتبه الله لک ہو عبارت مولوی
غلام رسول صاحب مدرس امرتسر استعمال کلمه ہذا در اصل معنی خود بطریق
مذکور بیشک ممنوع بلکه کفر است لیکن بطریق ندبه و شوق چنانچه علامه در شرح تلخیص در بحث
انشا مینویسد ممنوع نیست اما ترک اولی است لایہام الشرک عبارت مولوی غلام علی صاحب
قصوری جماعهٔ فقہا رحمہم الله تعالیٰ خصوصاً حنفیه نفعنا الله ببرکاتہم و برکات علومہم ببعضی از کلمات
و افعال حکم بکفر کرده چنانکه سوگند بغیر خدا مانند باد رو پدر و جز آن یا بگوید این ماتم سخت است
یا گوید چیزی برائی خدا بده و امثال آن از آنچه در کتب ایشان مسطور است مدارج النبوة تصنیف
عبدالحق دہلوی رح و حاصل اینکه اینچنین کلمات موہم شرک اند اجتناب از آنہا موجب ثواب فقط

سید محمد نذیر حسین	ہو الخالق	ہو الرب	محمد قطب الدین	ہو القادر	برکت احمد
رحمت الله	عبد الرزاق	حفیظ الله	عبد الحکیم	نور الحق	احمد علی
[illegible]	عبد القادر	عبد الله	غلام رسول قصوری	غلام علی خادم شرع	محمد بن بارک الله محمد [illegible]
احمد الله	مسکین محمد عفی الله عنه	غلام محی الدین مدرس	سید حسن شاه قادری	سید شہاب الدین	سعد الله
مفتی محمد حسن الله	مفتی برکت الله	محمد عالم	یار محمد	نصیر احمد	نیاز محمد
ملا جلال الدین احمد [illegible]	میر عبد الغیاث	مولانا محمد	فقیر بادشاه گل	جان محمد	قاضی منصور جان

استفتا متضمن بر سه سوال حامداً و مصلیاً سوال اول یا رسول الله
گفتن با عتقاد حضور روح شریف در ہر مکان و ہر موضع و ناظر بودنش بحال ہمه کس

وانس چرا است یانی سوال دوم ورد یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ لله العمل آوردن آنکه
معمول جہال مشایخ این زمانست کہ روح شریف شیخ را عالم بعلم محیط متصرف الامور پنداشتہ
از ان روح بتوسل و شفاعت خدا تعالی انجاح مطالب خود میخواہند و وظیفہ این کلمات
میکنند جایز است یانی سوال سیوم عبد النبی و عبد الرسول نام نہادن درست است
یانی بینوا توجروا جواب سوال اول آنکہ یا رسول اللہ باعتقادیکہ در سوال مذکور
است گفتن بیشک شرک کفر است زیرانکہ مفاد اعتقاد مذکور اثبات علم محیط باآنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم است والعلم المحیط لیس الا للہ تعالی کما فی التفسیر الکبیر للنیشابوری و اثبات آن
باآنحضرت صلعم یا بانبیاء و اولیاء دیگر شرک و صفتی از صفات باریتعالی کہ علیم ست باشد فی
البیضاوی انہ من یشرک باللہ فی عبادتہ او فیما یختص بہ من الصفات والافعال فقد
حرم اللہ علیہ الجنۃ یمنع من دخولہا کما یمنع المحرم علیہ من المحرم فانہا دار الموحدین
وماواہ النار فانہا المعدۃ للمشرکین انتہی و آنچہ در بعض اوقات انبیاء و اولیاء
از بعض مغیبات خبر دادہ اند منشاء آن علم محیط و حصول قوت دریافت مغیبات نبودہ بلکہ اعجاز
و کرامت کہ فعل باریتعالی بخرق عادت ست موجبش گردیدہ شیخ عبدالحق دہلوی در ترجمہ
مشکوۃ بذیل واللہ انی لاری خلفی کما اری من بین یدی مینویسند بدانکہ این دیدن آن
حضرت صلعم ازین طریق خرق عادت بود بوحی یا الہام وگاہ گاہ بود نہ دایم و موید انست
آنچہ در خبر آمدہ کہ چون ناقہ آنحضرت گم شد و در ضیافت منافقان گفتند محمد صلعم بما خبر آسمان میگو
ید و نمیداند کہ ناقہ او کجاست پس فرمود آنحضرت واللہ من نمیدانم مگر آنچہ بدانا ند مرا پروردگار
من الکنون نمود مرا پروردگار من کردی در جائی چنین و چنانست و مہارش در شاخ درختی
بند شدہ است و نیز فرمودہ است من بشرم نمیدانم کہ در پس این دیوار چیست یعنی بدون
دانانیدن حق انتہی و بذیل من نسی الصلوۃ فلیصلہا مینویسد و اگر گویند چرا بکشف و وحی
والہام دریافت گوئیم کہ این فعل باریتعالی است اگر دران وحی نفرستاد و کشف نکرد چہ
توان کرد انتہی و آنچہ در بعض ادعیہ ندا و خطاب بآنحضرت در حضور شریف واقع گردیدہ
بود و الی الآن عمل بر آن ہمچنان جاری ماندہ وجہش آنست کہ آن ادعیہ را القاء علی

اصل ایشان دانسته اند و تغیر آنها نپرداخته اکنون اجرای ندا الا از محض حکایت میباشد مقصود
ازان اقبال نبود شیخ عبد الحق دهلوی در رساله تحصیل البرکات فی بیان معنی التحیات
مینویسند اگر گویند که خطاب مر حاضر راست و آن حضرت در مقام حاضر نیست پس توجیه این
خطاب چه باشد جوابش آنست که چون ورود این کلمه در اصل یعنی در شب معراج بصیغه خطاب
بود دیگر تغیرش نداد ند و بر همان اصل گذاشتند و در شرح صحیح بخاری میگویند که صحابه در زمان
حیات آنحضرت بصیغه خطاب میگفتند و بعد از زمان حیاتش اینچنین میگفتند السلام علی النبی
ورحمة الله وبركاته نه بلفظ خطاب انتهى و در شرح حصن حصين مولانا محمد حنفی مرقوم است
قد يقال فى وجه اختيار الخطاب فى السلام على النبى نحن نتبع لفظ رسول الله صلعم حين علم
الحاضرين من الصحابة كيفية التسليم ومن ذهب الى الغيبة توخي بما يؤيد به اللفظ بحسب
مقام الغيبة وقريب منه قوله تعالى قل للذين كفروا ستغلبون بالتاء والياء التحتانية اللفظ المتوعد
والفوقانية معنى كذلك بحسب مقام الخطاب وينصر هذا التاويل مارواه البخارى عن ابن
مسعود رض انه علمنى النبى صلعم وكفى بين التشهد كما يعلمنى السورة من القران التحيات
لله الى قوله السلام عليك وهو بين اظهرنا فلما قبض قلنا السلام على النبى انتهى و در
تفسير كبير بذيل يوم يجمع الرسل فيقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انك انت علام الغيوب
مسطور است والوجه الرابع فى الجواب انهم قالوا لا علم لنا الا علم تعلق بهم وقت حياتنا و
لا ندرى ماكان منهم بعد وفاتنا والجزاء والثواب انما يحصلان على الخاتمة وذلك
غير معلوم لنا فلهذا المعنى لا علم لنا وقوله تعا انك انت علام الغيوب يشهد بصحة
هذا الجواب انتهى و قاضى حميد الدين ناگورى در توشيح مينويسد منهم الذين يدعون الانبياء
والاولياء عند الحوائج والمصائب باعتقاد ان ارواحهم حاضرة تسمع النداء وتعلم
الحوائج وذلك شرك قبيح وجهل صريح قال الله تعالى ومن اضل ممن يدعو من دون
الله الاية و در قاضیخان مینویسد رجل تزوج المرءة بشهادة الله ورسوله كان باطلا
لقوله صلعم لا نكاح الا بالشهود فكل نكاح يكون بشهادة الله ورسوله فهو فى الشرع
لغو وبعضهم جعلوا ذلك كفرا لانه يعتقد ان الرسول صلعم يعلم الغيب وهو كفر

و در مختار الفتاوی مینویسد فی البدیعی لو تزوج امرءة بشهادة الله و رسوله لا یجوز النکاح
وقال الشیخ الامام ابو القاسم الصفار هذا کفر محض لانه اعتقد ان رسول الله صلعم یعلم
الغیب انتهی و در بحر الرائق شرح کنز الدقایق مینویسد لو تزوج بشهادة الله و رسوله
لا ینعقد النکاح و یکفر لاعتقاد ان النبی صلعم یعلم الغیب و کذا فی العینی والمنح و
تحفة القلوب والعقائد السنیة و در فتاوی بزازیه مرقوم است من قال ان ارواح المشایخ
حاضرة تعلم یکفر انتهی و ملا حسین خباز در مفتاح القلوب مینویسد و از کلمات کفر است ندا کردن
اموات غایبات را بگمان آنکه حاضر اند مثل یا رسول الله یا عبد القادر و مانند آن انتهی و در
فتح العزیز بذیل رتل القرآن ترتیلا مسطور است درین نوع تقرب متقرب الیه را دو چیز می باید اول
احاطهٔ علمی باذکار قلبیه و لسانیه ذاکرین با وصف تخالف امکنه و ازمنه و مدرکه و السنه تا ذکر قلبی
و لسانی هر ذاکر را معلوم کند دوم قوت نزدیک شدن در مدرکهٔ او و در آمدن و آنرا بر کردن
و حکم صفت او پیدا کردن که در عرف شرع آنرا دنو و تدلی و نزول و تقرب خوانند و این هر دو
صفت خاصهٔ ذات پاک او تعالی است هیچ مخلوق را حاصل نیست آری کفره در حق بعضی از معبودان
و بعضی پیر پرستان از زمرهٔ مسلمین در حق پیران خود این امر اول اثبات میکنند و در وقت احتیاج
بهمین اعتقاد بآنها استعانت مینمایند اما مطلوبی نمی یابند و در حقیقت در اشتباه واقع شده اند
که بیان آن اشتباه درین مقام اجنبی است انتهی **وجواب سوال ثانی** آنکه یا شیخ عبد القادر
جیلانی شیئاً لله گفتن از دو وجه ناجایز است اول بجهت اشتمال بر ندای غایب باعتقاد احاطهٔ
علمی وی که شرک فی العلم است دوم بجهت احتوای این کلام بر لفظ شیئاً لله که مفادش شفیع و مسئول
گردانیدن خدا بجناب شیخ عبد القادر جیلانی و متوسل الیه و معین قرار دادن شیخ است و این
تنقیص ذات باری است و آن صریح کفر است لیکن چون کلمهٔ مذکور بنفس لفظ محتمل معنی دیگر هم است بعض
فقها عدم تکفیر خشیة کفر را ترجیح داده اند و بعض علما وجه تکفیر چنان بیان کرده اند که مفاد
شیئاً لله طلب شی است برای خدا و آن اثبات احتیاج خدا است و این کفر است اخرج ابو
داود عن جبیر بن مطعم قال اتی رسول الله صلعم اعرابی فقال جهدت الانفس وجاع
العیال و نهکت الاموال و هلکت الانعام فاستسق الله لنا فانا نستشفع بک علی الله

ونستشفع بالله عليك فقال النبي صلعم سبحان الله سبحان الله فما زال يسبح حتى عرف
ذلك في وجوه اصحابه ثم قال ويحك انه لا يستشفع بالله على احد شان الله اعظم من ذلك
ويحك اتدري ما الله ان عرشه على سمواته لهكذا او قال باصابعه مثل القبة وانه
ليئط اطيط الرحل بالراكب ودر طیبی شرح مشكوة بذیل این حدیث مرقوم است ولما قيل
ان الشفاعة الانضمام الى آخر ناصراً له وسائلاً عنه الى ذي سلطان عظيم منع صلعم
ان يستشفع بالله تعالى على احد انتهى وفي المرقاة شرح المشكوة لما كان ظاهر هذه العبارة
موهما للتساوي في القدر والتساوي في الامر والحال ان الله سبحانه منزه
عن الشرك مطلقا وقال تعالى ليس لك من الامر شيء وقال من ذا الذي يشفع عنده إلا
باذنه وقال ولا يشفعون الا لمن ارتضى انكر النبي صلعم واستعظم الامر لديه وتعجب
من هذه النسبة اليه فقال النبي صلعم سبحان الله تنزيها له من المشاركة انتهى وفي الدر
المختار كذا اقول شيء لله قيل يكفر وفي قيد الزوائد ونظم الفرائد من قال شيئاً لله بعض
يكفر ويخشى عليه الكفر لبعض يقدر وفي شرحه وجه التكفير انه طلب شيء لله وهو
جل وعلا غني عن كل شيء والكل محتاج اليه وفي طوالع الانوار حاشية الدر المختار حكى
ابن الناظم ذكر خلافا في مسئلة من قال شيئاً لله فبعضهم جزموا بالكفر وبعضهم قال يخشى
عليه الكفر وقد علمت ان الراجح عدم الكفر انتهى وقاضی ثناء الله پانی پتی در ترجمه ارشاد الطالبین
میفرمایند جهال میگویند که یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً لله یا خواجه شمس الدین ترک پانی پتی
شیئاً لله جائز نیست انتهى واگر روح حضرت شیخ را متصرف الامور اعتقاد میکند کفری دیگر
است في البحر الرائق من ظن ان الميت يتصرف في الامور دون الله واعتقد بذلك كفر
انتهى **جواب سوال ثالث** آنکه اگر در تسمیه عبد النبي وعبد الرسول قصد معنی ضالی
باشد این تسمیه کفر بود والا غیر جائز في شرح الفقه الاكبر لعلي القاري واما ما اشتهر من
التسمية بعبد النبي فظاهره كفر الا ان اراد بالعبد المملوك انتهى وفي شرعة الاسلام
ولا يسميه حكما ولا ابا الحكم ولا ابا عيسى ولا عبد فلان انتهى وفي المحلى لا نزاع اتفقوا
على تحريم كل اسم معبد بغير الله كعبد عمرو وعبد الكعبة واشباه ذلك انتهى وفي التحفة

لابن حجر المکی وحرم تسمی ملک الملوک لان ذلک لیس لغیر اللہ تعالی وکذا عبد النبی او الکعبۃ او الدار او علی او الحسین لایہام الشرک انتہی وفی المرقاۃ شرح المشکوۃ ولا یجوز نحو عبد الحارث ولا عبد النبی ولا عبرۃ بما شاع فیما بین الناس انتہی وفی حجۃ اللہ البالغۃ وسمی نفسہ عبدا لاولئک کعبد المسیح وعبد العزی وھذا من جمہور الیہود والمشرکین وبعض الغلاۃ من منافقی دین محمد صلعم یومنا ھذا انتہی ونیز حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ در ترجمہ فارسی قرآن میفرمایند کہ شرک در تسمیہ نوعیست از شرک چنانچہ ابن رمان یا غلام فلان وعبد فلان نام می نہند انتہی وحضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز در فتح العزیز در بیان انواع مشرکان میفرمایند و آنجملہ اند کسانیکہ نام نہادن خود را بندہ فلان وعبد فلان میگویند و این شرک در تسمیہ است انتہی۔ کتبہ عبدہ المسکین محمد بشیر الدین عفی عنہ

محمد بشیر الدین عفی عنہ	محمد ۱۲۶ ... بشیر نذیر زادہ	محمد نذیر حسین ۱۲۶۷ قطب الدین

سید رحمت علیخان از عدالت العالیہ سلطانی	محمد نذیر حسین ۱۲۶۲ سید	ضیاء الدین احمد فقیر خواجہ	محمد ۱۲۶۶ الوکیل عبد	نوازش علی ۱۲۹۰
سراج العلما ضیاء الفقہا	محمد یعقوب	حسن حفیظ	محمد برکت اللہ ۱۲۹۰	محمد ۱۲۶۷ بشیر ... زادہ

محمد فضل الرحمن ۱۲۹۱	عبد الرحیم	سید محبوب علی جعفری	مشتاق احمد المحب مصیب	محمد بشیر الدین
فقیر غلام علی خادم شرع جلیے	محمد سعید بن محمد ومی	محمد حسین بٹالوی	احمد اللہ	غلام محی الدین

نصیر الدین — علاؤ الدین مسکین

استفتاء علماء دہلی و پنجاب در باب ضرب الاقدام نحمدہ ونصلی علی رسولہ

ما قولہم رحمہم اللہ اندرین صورت کہ بعضی کسان بعد صلوۃ یازدہ قدم بطرف عراق میروند بنام حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ومیگویند کہ این عمل فرمودہ آنجناب و منقول است در کتب قادریہ حکم چیست فاعل آن مرتکب صغیرہ است یا کبیرہ یا کفر یا مستحب یا مباح جواب بدلیل باید الست کہ فضائل وکمالات حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر

جیلانی و مناقب و مفاخر ایشان مثل آفتاب بر روشن است و کمالات و کرامات ایشان بحد تواتر رسیده تا آنکه گفته اند ما ملغ مبلغه من احد من شیوخ الآفاق در علم و عمل و زهد و تقوی و حقائق و معارف اکمل کاملین و مقبول بارگاه رب العالمین بودند و عظمت و جلالت مرتبت ایشان بنابر آنست که در اتباع سنت و تمسک بکتاب الله و رسوله و تثبت فیما شرع الله و رسوله و اقتفای سیرت و اعمال صحابه عظام و توقی تام از محدثات امور و توکل و اعتماد در جمیع احوال بر خدا جلشانه و اخلاص کامل در طاعات استقامت تام داشتند پس امریکه خلاف این امور قولا یا فعلا از آنجناب مروی و منقول شود آنرا اصلی نباید داشت که از اکابر دین این چنین نیاید مثل آنکه از آنجناب بروایت کرده اند که هر که بعد نماز مغرب یازده قدم جانب عراق به تعظیم تمام حرکت کند و روی توجه بدانطرف آورده نام من بر زبان آرد و حاجت خود خواهد حاجتش بر آورده گردد چرا که این فعل خلاف ما ثبت بالکتاب و السنه و طریقة الخلفاء الراشدین المهدیین است که فرمود در حق آنها رسول خدا صلی الله علیه و سلم علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین من بعدی و هم بر طبق سیرت و عمل دیگری از اصحاب رسول صلی الله علیه و سلم نیز نبوده که در حق آنها وارد شده اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم بلکه از هیچکس تابعین و تبع تابعین و دیگر اسلاف کرام و ائمه عظام مثل آن منقول و مروی نیست و اینکه عوام این عمل را از اعمال مشایخ میگویند قابل التفات نیست چه کسی از مشایخ کرام که اهل علم و فقهاء و ائمه دین اند مثل آن تصریح نکرده و قول و فعل بعضی غیر موثوق بهم معمول نتواند شد اتباع سواد اعظم میباید و اگر همچو عمل موجب ثواب و قربت الی الله بودی هر آئینه سلف کرام بلکه خود حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی تقدیم آن سمت مدینه منوره اختیار کردندی زیرا که هیچ مزار بر صفحه زمین بزرگتر از مزار فائض الانوار حضرت نبوی صلی الله علیه و سلم نبوده و صحابه رضی الله عنهم در محبت و تعظیم آنحضرت صلی الله علیه و سلم نسبت بامردم غالب تر و در تحصیل ثواب و ابتغاء مرضات الله حریص تر بودند الحاصل بعد صلوة مفروضه انحراف از قبله کردن و تعیین سمت مزار هیچ یک از نبی و ولی نمودن و قدمی چند بهیئت نماز گذارندگان یا تعظیم کنندگان بآنطرف رفتن و تذلل و خشوع تمام نمودن هرگز درست نیست اگرچه بعضی علماء این فعل را منکر

ولفر گفته اند چنانچه در روایات آن مرقوم میشود دیگر چون حکم کفر بدون جزم این معنی که مرتکب این فعل آن شخص اگر در پی النجابوی آورده موثر تام و حاجت روای مستقل انگاشته نمیتواند شد لامحاله این فعل حرام و اثم و گناه عظیم است آری اگر صرف بر دو رکعت نماز اقتصار کنند و ثواب آن بروح پر فتوح آنجناب بخشند روا باشد که ثواب اعمال صالحه باتفاق اکثر ائمه بارواح اموات میرسد و اگر هنگام دعا رو بقبله بتوسل آنجناب دعا بدرگاه او سبحانه کرده باشد هم درست باشد زیرا که توسل بصلحا در دعا درست ست فقط فی دافع المبطلین من تصنیف الفاضل الکامل علامة الوری افضل المتاخرین ابراهیم بن محمود البلخی الحنفی رحمه الله

ماقول ائمة الدین رضی الله عنهم اجمعین اندر آنچه جماعه عادت خود ساخته و بر آن اصرار مینمایند و ممتنع نمیشوند و حجت میگیرند که در شهرها معظم چنین میکنند با نیز همین میکنیم مثل یا فلان فلان مشایخ و مثل ضرب اقدام نحو عراق بعد صلوة آیا مجرد ابن قول حجت شد یا فی در این فعل از حرمت بدر آید یا نه و ایشان معذور باشند یا نی **جواب** فی کتبه محمد بن محمود الکشانی رحمه الله فی کتبه ابو المفاخر بن محمود البلخی فی کتبه محمد بن طاهر بخاری فی کتبه عمر بن محمد سمرقندی فی کتبه مظفر بن منصور البلخی فی کتبه محمد بن فخر الدین الحلوائی فی کتبه عبد العزیز بن نجم الدین شیرازی فی کتبه ابراهیم بن اسماعیل النیشاپوری فی کتبه محمد بن ابی بکر العبدی فی کتبه علی بن محمد بن قاضی حمید الدین ناگوری هکذا فی محائك الطالبین فی فصل زیارة القبور للشیخ محمد سعید القادری المعروف بعبد السلام حسام الدین بن حبیب الله العلوی الارموی الجلالی العرابی ثم الکرهری رحمة الله علیه قال القاضی شهاب الملة والدین قد قررنا من قبل ان ضرب الاقدام بعد الصلوة نحو العراق کفر فاعله وفاعله واقعان فی جراحة عظیمة هکذا نقل من تحقیق احکام الفتاوی فی مدارج السالکین شرح منازل السائلین وما افتری علی المشایخ العظام من نحو ضرب الاقدام بعد الصلوة نحو العراق فهو کفر اولئك الذین یعلم الله ما فی قلوبهم فاعرض عنهم وعظهم وقل لهم فی انفسهم قولا بلیغا تبا لهم ما ابعدهم عن حقیقة الایمان والله اعلم وعلمه اتم واحکم حققه العبد المسکین محمد صدر الدین

اعطی اللہ کتابہ بیمینہ فی یوم الدین فقط

سید رحمت علیخان نے
عدالت العالیہ سلطا مفتی
سراج العلما ضیاء الفقہا

محمد حبیب اللہ ۱۲	محمد نذیر حسین ۱۲	عبد اللہ
نوازش علی ۱۲۹۰	الخالق الخیر ہو القادر	عبد اللہ ۱۲۹۰

مسکین علاء الدین	محمد یعقوب ۱۲	حسبنا اللہ حفظ ۱۲۹۵	محمد فضل الرحمن خان قاضی ۱۲۹۱	فقیر خواجہ احمد حبیب الدین ۱۲۹۱	بشیر و نذیر محمد ۱۲۹۷
سید محبوب علی جعفری	فقیر غلام علی خادم شرع علی	عبد العزیز	الٰہی خدا بخش	بن بار اللہ محمد	عبد الرحیم

حق ما اجاب بہ المجیب الفقیر ؛ اصاب من اجاب ؛ المجیب مصیب ؛ الجواب صحیح کتبہ محمد عبد الرزاق
کتبہ الاثیم احمد الدین عفی عنہ ؛ مشتاق احمد ؛ محمد مخدوم عفی عنہ ؛ بن ہدایت النبی سہارنپوری

نعم الجواب و جید المجیب ؛ صح المکتوب ؛ ہذہ المسایل صحیحۃ ؛ ہذا الجواب صحیح فقیر
الراقم عبد القادر ؛ الراقم نور الدین ؛ غلام رسول قصوری ؛ عبد اللہ

الحق ان ضرب الاقدام نحو العراق ممنوع عند الفقہاء و ما ینقلونہ عن جناب الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فی بہجۃ الاسرار محمول علی السکر لانہ لم یوافق السنۃ کما ہو القاعدۃ المقررۃ عند المحققین السکر فی تصحیح المسائل فقیر غلام محمد لاہوری

استفتا در بیان مسئلہ رفع سبابہ

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد باعث تحریر این استفتا آن بود کہ فقیر غلام رسول بن فضیلت پناہ میان رحیم بخش بن حافظ نظام الدین خادم بعد مطالعہ رسالہ مولانا علی القاری صاحب مرقات شرح مشکوۃ و در رسالہ نور الحق بن شیخ عبد الحق دہلوی و رسالہ شیخ علی المتقی و شرحین بر مشکوۃ از شیخ دہلوی و شرح سفر سعادت و شرح مولانا علی القاری بر موطا امام محمد شیبانی و تحریرات مولانا عبد العزیز محدث دہلوی و تحریرات محقق قندہاری حبیب اللہ مقبول اللہ الباری و مسوی شرح موطا از مولانا ولی اللہ دہلوی و در و المختار شرح

در مختار مشهور بشامی و طحطاوی شرح در مختار و فتح القدیر شرح بدایه از شیخ ابن همام و عرف [illegible]
شرح مجموعه سلطانی از عنایت الله لاهوری صاحب غایت الحواشی بر شرح وقایه و از کتب صحاح
دیگر ما صحیح مسلم مع شرح نووی و ترمذی و نسائی و ابوداود و ابن ماجه و موطا امام مالک و
مشکوة المصابیح و سائر کتب فقهیه حنفیه مطالعه کرده دیدکه رفع انگشت را سنت زائده و مستحب
نوشته اند و در احیای این سنت ترغیب داده اند و مواعید اجر جزیل بر آن با حادیث صحیحه
به ثبوت رسانیده در خاطر این حقیر هوس آن شد که بتوفیق الله تعالی بترویج این سنت متروکه
و احیای این سنت مرده احراز ثواب نماید و مردم پنجاب اکثر از علامات مبتدعین و فحش
میدانند و رافع را تشنیع و تقبیح و تضلیل میکنند ازین شناعت آگاه کنند که عیاذاً بالله که از
سنت سنیه چه قدر تنفرے پیدا شده و منشای آن مطالعه بعضی روایات ضعیفه است که در بعض کتب
وارد شده و چونکه فراغت تحقیق نهایات ندارند به تعصب بر میخیزند چنانچه مولوی کرم بخش علی پوری
که اکثر از علم معقول فراغت کتب دینیه ندارد زیاده در غضب سب و یاره و بطعن و تشنیع رافع
لب کشاد و بجرت قایل شد بگمان آنکه هر در معقول سنت را رد کرده آید و ندانست که بستار
بوریا باف گرچه بافنده است ٭ نبرندش بکارگاه حریر لهذا از علمائی ربانی سوال کرده استفتا
مرتب ساخته تا که متبع سنت سنیه بکسی وجه لغزش نخورد **استفتاء** چه میفرمایند علمای
دین در باب رفع انگشت شهادت در تشهد که صاحب خلاصه کیدانی مسمی بلطف الله النسفی حرام نوشته
و صاحب مسعودی از شیخه عدم رفع مذهب طرفین و رفع مذهب ابویوسف گفته و متصل بنویسد که رفع
مذهب متقدمین است و متاخرین ازان نهی کرده اند و منسوخ شد برای نفی تهمت چراکه روافض در رفع
غلو کرده اند و بعضے میگویند که منافی نماز بر سکون و وقار است این رفع خلاف وقار است و بسیاری
از فقها بر عدم رفع علیه الفتوی نگاشته اند مولانا علی القاری رساله در باب سنیت رفع
ساخته بکتاب سنت سند گرفته و احادیث صحیحه آورده و مذهب ائمه ثلثه و اصحاب ما همین گفته و شیخ
عبد الحق دهلوی در شرح سفر السعادت و مدارج النبوة و شرح مشکوة شریف سنیت رفع را ترجیح
داده و علی متقی رساله در باب تصنیف نموده و صاحب فتح القدیر کمال الدین ابن الهمام که از محققین حنفیه
است گویا روح و جان این مذهب است و نظیرش بعد او نگذشته در شرح صحیح مسلم عدم رفع را خلاف

درایة وروایة تحریر ساخته واکثر محققین بهمین ره رفته اند آیا از روئے ادلهٔ شرعیه ترجیح کدام جانب است که بعضی مردمان تعین امر مرتکب حرام وسنت انندہ راکافر میگویند و رساله ملا علی قاری را مزور میگویند واقتدا ایں رافع درنماز جائز نمیدارند و بقضاء صلوات ماضیه حکم کنند بینوا توجروا جواب

از علماء پشاور یقول العاصی بانواع المعاصی العبد الجانی الحافظ غلام صمد غفر الله تعالی له ولاسلافه وتجاوز عن تقصیره واسرافه ان الحق الصریح الذی لا محیص عنه ولا مناص والصواب الملیح الذی یعض علیه بالنواجذ والاضراس هو القول بسنیة الاشارة بالمسبحة فی التشهد فالمومن یکون انما علیها علی التعهد فورد فیها اخبار کثیرة و اثار شهیرة طوینا ها علی غیرها ویدل علیها نصوص الائمة المجتهدین ونصوص العلماء الراسخین ویکفی للمنصف المحق العتید لا للمتعسف العنید ما اکتب من کتب الثقات وصحف الاثبات قصیرة من طویلة فی التحفة الاشارة مستحبة وهو الاصح علی ما ثبت فی الحدیث ۱۲ رمز شرح کنز عن ابی یوسف الله یعقد الخنصر والبنصر ویحلق الوسطی والابهام ویشیر بالسبابة وعن محمد انه صلی الله علیه وسلم کان یشیر ونحن نصنع بصنعه ۱۲ رمز شرح کنز شمنی بعینی ذکر ابو یوسف فی الامالی انه یعقد الخنصر والبنصر ویحلق الوسطی والابهام ویشیر بالسبابة وذکر محمد انه صلعم کان یشیر ونحن نصنع بصنعه قال وهو قول ابی حنیفة شمنی شرح مختصر رجح فی فتح القدیر القول بالاشارة وانه مروی عن ابی حنیفة کما قال محمد فالقول بعدمها مخالف للروایة والدرایة ورواها فی صحیح مسلم من فعله صلی الله علیه وسلم وفی المجتبی لما اتفقت الروایات وعلم عن اصحابنا جمیعا کونها سنة وکذا عن الکوفیین والمدنیین وکثرت الاخبار کان العمل بها اولی بحر الرائق الظاهر انها سنة کما فی البرجندی و عند الشافعی یعقد الخنصر والبنصر ویحلق الوسطی والابهام ویشیر بالسبابة عند التلفظ بالشهادتین مثل ما عن علمائنا ایضا ۱۲ شرح وقایه ذکر محمد فی غیر روایة الاصول حدیثا عن النبی صلعم فی الاشارة قال هذا قولی وقول ابی حنیفة قال الفقیه ابو جعفر ان الاشارة بالسبابة روایة عن ابی حنیفة وفی الامالی عن ابی یوسف کما تقدم وعن الحلوانی یقیم اصبعه عند قوله لا اله ویضع عند قوله الا الله لیکون النصب کالنفی والوضع کالاثبات وفی المحیط قیل رفع سبابة الیمنی فی التشهد عند ابی حنیفة ومحمد من السنن ۱۲ کفایة قال محمد نصنع بصنع رسول الله صلعم ونأخذ بفعله وهذا قول ابی حنیفة وقولنا ۱۲ عینی اشاره انا مدرک

مرلیت ۱۲ ملابد منه آنه ذکر فی الولوالجیة والخلاصة الفتوی علی انه لایشیر لکنه قال فی الملتقط و
الزاهدی مایدل علی انه یفعل الاشارة اتفاقا وانما الاختلاف فی الکیفیة وذکر فی نسخة صحیحة من
المضمرات الصحیح انه یشیر بالتاء وهو الظاهر ۱۲ شیخ الاسلام علی شرح الوقایة فی الملتقط عن ابی نصر
بن سلام لیس فی الاشارة اختلاف العلماء انتهی ولعله اراد اختلاف المحققین من العلماء والمتاخرین
منهم ۱۲ مفتاح الصلوة لا سبیل الی العمل بالرای مع امکان العمل بالنص ۱۲ شامی فثبت بهذا ان العمل
بالرای انما یکون عند انعدام دلیل سواه شرعا ۱۲ شامی المعتمد ما صححه الشراح لاسیما المتاخرین کالکمال
والحلبی والبهنسی والباقانی وشیخ الاسلام الجد وغیرهم انه یشیر بفعله صلعم ونسبوه لمحمد و
بل فی متن درر البحار وشرحه غرر الاذکار المفتی به عندنا انه یشیر باسطا اصابعه کلها
الشرنبلالیة عن البرهان الصحیح انه یشیر بمسبحة وحدها یرفعها عند النفی ویضعها عند
واحترزنا بالصحیح عما قیل لا یشیر لانه خلاف الدرایة والروایة وبقولنا بالمسبحة عما
قیل یعقد عند الاشارة انتهی ۱۲ در مختار **یقول** العاصی بانواع المعاصی احقر العباد
محمد سعید عفی عنه ان الروایات فی مسئلة الاشارة ظاهرة فی التعارض بین النفی والاثبات غنیة
عن ارتکاب النقل والجمع بین الشتات لکن کان الاثبات مستنبطا من الاحادیث المفیدة للاعتقاد
ولم یسمع للنفی وجه یصلح للاعتداد والانقیاد فلا یسوغ لنا الا القول بسنیة الاشارة ولا یسعنا
الا العمل بها لنیل البشارة فالحق ان یاول العبارات الدالة علی النفی الی اثبات اصل الاشارة ونفی
بعض الکیفیات ونفوض الی علم خالق الارض والسموات هذا ما یظهر لی فیما سمعته ورایته وعند
مفاتیح الغیب لا یعلمها الا هو **جواب از علماء پنجاب** رفع سبابه در تشهد ثابت باحادیث است
بلا اختلاف و اختلاف علماء فقهیه در کیفیت عقد است **الفقیر الاثیم مولوی احمد الدین**
بگوی والہ عفی عنه اقول وبالله التوفیق قال علی القاری قدس سره فی شرح فقه الاکبر فلو
یحوجاد ربنا سبحانه الی رای فلان وذوق فلان ووجد فلان فی اصول دیننا ولذا انخذل
من خالف الکتاب والسنة مختلفین مضطربین بل قال الله تعالی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت
علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فلا نحتاج فی تکمیله الی امر خارج عن الکتاب والسنة
کما قال الله تعالی هذا بلاغ للناس وقال الله تعالی اولم یکفهم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیهم وقال

تعالی وما اتیکم الرسول فخذوه وما نھیکم عنه فانتھوا والی ھذا المعنی اشار الطحاوی بقوله فی اول عقیدته
ندخل فی ذلک متاولین بآرائنا ولا متوھمین باھوائنا فانه ما سلم فی دینه الا من سلم الله تعالی ورسوله
انتھی ۱۲ ولیت شعری کیف نترک ما ثبت لنا من الاحادیث المستفیضة والروایات الصحیحة بقول احد
نعرف دلیله ولا یکلفنا الله باتباع سبیله نعم لو اتی بدلیل اقوی منھا لنطیق بھا ونعمل بھما
خصوصًا بما لم یرض لھا المحققون من اصحابنا وصرحوا بخلافه وانکروا علی اعتسافه ونقلوا صحته
عن امامنا الاعظم وصاحبیه رضوان الله علیھم اجمعین کما صرح فی فتح القدیر ۱۲ وقال الشیخ ولی الله
المحدث دھلوی فی شرحه المسوی من احادیث الموطا بعد نقل احادیث الاشارة بالمسبحة فی التشھد
قلت اکثر اھل العلم علی اثبات الاشارة بالمسبحة الیمنی عند کلمة التھلیل ویشیر عند قول
لا اله الا الله وھو الصحیح من مذھب ابی حنیفة ذکره محمد فی الموطا انتھی وقد بسط العلامة
القاری فی شرح المشکوة ونقل شھادة علمائنا الحنفیة علی رفع الشھادة من شاء فلیرجع الیه
ولولا ضیق الوقت لبسطت بسطًا والله یحق الحق ویبطل الباطل ۱۲ الراقم الاثیم فقیر غلام علی
قصوری قوله ونسبط اصابعه ذکر محمد رح فی غیر روایة الاصول حدیثًا عن النبی صلی الله
علیه وسلم فی الاشارة ثم قال ھذا قولی وقول ابی حنیفة رح وحکی عن الفقیه ابی جعفر یعقد الخنصر
والبنصر ویحلق الوسطی مع الابھام ویشیر بالسبابة وفی الجامع الصغیر المرتب وعن ابی یوسف رح فی
املائه یروی الاشارة عن النبی وفسره بما فسر به ابو جعفر رح ثم قال وقال غیره من اصحابنا
یشیر بثلثة وخمسین ثم قال وان الاشارة روایة عن ابی حنیفة وفی الاملاء عن ابی یوسف رح
کما تقدم وفی قول المدنیین یجب ان یعقد الثلاث والخمسین ویشیر بالسبابة وعن الحلوانی
یقیم اصبعه عند قول لا اله ویضع عند قول الا الله لیکون الرفع للنفی والوضع للاثبات
فی المحیط وقیل رفع سبابة الید الیمنی فی التشھد عند ابی حنیفة ومحمد والشافعی رحمھم الله تعالی
من السنن وفی ظاھر الاصول لا یرفعھا کذا روی عن ابی یوسف قال العلامة نجم الدین الزاھدی
لما اتفقت الروایات عن اصحابنا جمیعًا فی کونه سنة وکذا عند الکوفیین والمدنیین وکثرت
الاخبار والاثار کان العمل بھا اولی ۱۲ کفایة حاشیه ھدایه حررہ حافظ غلام محمد صاحب
لاھوری مسئلہ اشارت بانگشت شھادت در تشھد نماز ثابت ومتحقق است ہم باحادیث صحیحہ وآثار

صرحوا بہم باجماع صحابہ کرام و ائمہ اربعہ وغیرہم علی ما صرح بہ علی القاری فی شرح مؤطا محمد رح والشیخ الاجل عبدالحق دہلوی رح وغیرہما و اختلافیکہ در بعض کتب فقہ از بعض متاخرین حنفیہ منقول است ہیچ اصلی قابل اعتماد ندارد چنانچہ امام ابن الہمام تصریح بایں معنے فرمودہ فالحق ان الاشارۃ سنۃ زائدۃ لا تنبغی فیہا و بسیاری از محققان علماء حنفیہ در اثبات سنت اشارت رسالہا تالیف کردہ اند حررہ

العبد الملتجی الی اللہ محمد بن مخدومی بارک اللہ عفی عنہ تکیہ از جناب محمد خلیل الرحمان

خوشابی اللہم اغفرہ کہ استاذ استاذ این حدود دبودند بحلف میگویم کہ بر سیدہ بودم فرمودند کہ من خود رفع سبابہ میکنم مگر کنندہ را مانع ہم نیستم کہ عمل بحدیث نبوی می آرد و در موقت اعتقاد من است کہ در حق رفع کنندہ نسبت نا سزا و بد گوئی گناہ عظیم ست فکیف اضافۃ الکفر الی فاعل فعل النبی صلی اللہ علیہ نعوذ باللہ من شرور انفسنا و کسانیکہ رافع را در منصب کفر نصب کردند الامان باللہ جو در چاہ معصیت مجبور شدند کہ بر اہل آثار طاعن آمدند و حال آنکہ جناب عبدالقادر جیلانی قدس سرہ در غنیہ میفرمایند واعلم ان لاہل البدع علامات یعرفون بہا فعلامۃ اہل البدع الوقیعۃ فی اہل الاثر و علامۃ الزنادقۃ تسمیتہم اہل الاثر

مسئلہ مومن را حکم بکفر کردن بلا ثبوت محقق عند الشرع اثبات کفر بر خود است م خلاصۃ الفقہ الراقم محمد عالم ساکن کہوڑی شاگرد

مولوی جان محمد لاہوری و رود احادیث مصطفی صلعم بلا اشتباہ در حق رفع مسبحہ در تشہد بصحاح ستہ مثل صحیح مسلم کہ مملوا از افعال نبویہ است علیہ الصلوۃ و التحیۃ و مثل موطا کہ در فن حدیث بس معتبر است با ضبط شرائط درجات طبقات و حفظ مراتب ثقات بر عاشقان سنت سید المرسلین اظہر من الشمس ست و مانعین کہ از اشارت نہی میکنند نمی ترسند کہ از افعال خاتم النبیین امنکر قرار دادہ نسبت بحرمت میسازند چنانکہ امام محمد در موطا خود مینگارد و بصنیع رسول اللہ صلعم ناخذ و ہو قول ابی حنیفۃ و باوجود این تحقیق از قول امام اعظم دست بردارند کہ منع رفع انگشت شہادت میکنند

حافظ ولی اللہ لاہوری فی مسئلۃ کیفیۃ رفع السبابۃ اختلف المجتہد ون فعند الفتوی یلیق بالقبول تحقیق ان من رفع لا یمنع و من لا یرفع لا یجبر لکن فعلہ افضل لانہ فعل رسول اللہ صلعم و کتب الاحادیث مشحونۃ فمن اراد العلم فلیتامل تحریر مولوی

غلام رسول ساکن قلعہ میرہ اسمعیل خان و فی الشرنبلالیۃ عن البرہان الصحیح

ذکر ابن الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... و عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... وضع یدہ الیسری ... رحلہ الیسری ... علی فخذہ الیمنی ... حلق حلقۃ ... رفع اصبعہ ... یدعو بہا رواہ ابو داود ...

انه يشير بمسبحة وحدها يرفعها عند النفي ويضعها عند الاثبات واحترزنا بالصحيح عمّا قيل لا يشير لانه خلاف الرواية والدراية وفي المسبحة وحدها عمّا قيل يعقد عند الاشارة انتهى وفي العيني عن التحفة الاصح انها مستحبة وفي المحيط انها سنة ۱۲ در مختار **تحرير مولوی صاحب شير محمد سلّمه والد شاگرد مولوی جان محمد** چونکه سنيت رفع نزد اکثر فقها و محدثين ثابت شده پس رافع را مرتکب سنت گفته ميشود نه مرتکب الحرام فضلا ان يکفر و يشتم نعوذ بالله منها **الراقم مولوی عبد العلی الدهلوی** هذه الروايات صحيحة والاشارة سنة **مولوی محمد علی ولد مولوی نظام الدين فتحگڑهيه** هذه الروايات صحيحة لا ريب فيه **مولوی قدرت الله دهلوی** امريکه وجه ثبوت آن بدون ترتيب نسخ وتبديل شروع بلکه مسنون باشد بکدام حجت نامشروع تواند گرديد وچگونه قول غير معصوم را بر قول معصوم ترجيح ميدهند **مولوی حمايت الله کاشميری** صدق رسول الله الحميد صلعم لهي اشد على الشيطان من الحديد **فقير احمد الله کاشميری** رفع سبابه مختلف فيها است ومن قلد مجتهدا في مجتهد فيه فلا انکار ولا عار عليه ۱۲ غاية الحواشي شرح وقايه **تحرير مولانا صاحب رحمه الله محمد کهيڑا** اين بنده خود رفع سبابه تحليل مطابق روايت حنفی مذهب ميکند و رافع را از روی احاديث صحيحه و روايات فقهيه از علمای کرام که معتقد بنده اند مستحسن ومستعد ميداند وچونکه سوای خلاصه حرمت آن در هيچ کتاب معلوم کرده نشده آنرا اعتباری نميکند مگر تارک بسبب اختلاف بعضی علماء بزرگان گنهگار نميشود و تارک سنت نميداند بکفر چه رسد تکفير چه **دستخط مولوی نور محمد چيلا** منع کردن رفع سبابه منع ميدانم چه برای خارش تن منع من هم جاری نميشود برای رفع احکام حديث چگونه منع کنيم اگر کرده شود بسياری جايز داشته اند اگر نکرده شود ما کوتاه همتان را چه فرايض متروک مستحبات را کدام کس در نظر می آرد متعصبان حنفيه انگشت برای شهادت بر نميدارند و برای خارش تن بسيار دست بردارند **فقير عبيد الله ملتانی** در مسئله رفع سبابه هيچ شکی و شبهی نيست که سنت زايده است و بر فاعل آن و غير فاعل آن هيچ الزام نيست که سنت زايده اقرب بمستحبات است ۱۲ **احرره مولانا نور الدين چکوڑی و الهی** و آنکه بعضی ميگويند که جناب امام ربانی ترجيح عدم رفع نموده اند جوابش از شمس الدين نزاجانجانان

مجددی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب پانزدہم در بیان رفع سبابہ نوشتہ شد نوشتہ بودند کہ حضرت
مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ در مکتوبے از مکتوبات خود منع رفع سبابہ کردہ اند و تو باوجود
دعوی محبت بجناب ایشان رفع سبابہ میکنی ومحبّا اتباع محبوب لازم است مخدوما او سبحانہ جل شانہ
اتباع کتاب وسنت بر عباد فرض گردانیدہ میفرمایند ما کان لِمُؤمنٍ ولا مُؤمنۃٍ اِذا قضی اللہ
ورسولہٗ امرًا ان یکون لہُم الخیرۃ من امرِہِم ورسول صلعم میفرمایند لا یؤمن احدکم
حتی یکون ھواہ تبعًا لما جئت بہ وحضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ کہ نایب کامل
آنحضرت اند بنای طریقہ خود را بر اتباع کتاب وسنت گذاشتہ اند وعلما در اثبات رفع سبابہ کتب
مشتمل بر احادیث صحیحہ وروایات فقہیہ حنفیہ تصنیف کردہ اند تا بجائیکہ حضرت شاہ یحیی فرزند اصغر
حضرت مجدد نیز درینباب رسالہ تحریر نمودہ اند و در نفی رفع یک حدیث بہ ثبوت نرسیدہ و ترک رفع
از جناب حضرت مجدد بنا بر اجتہاد واقع شدہ سنت محفوظ از نسخ بر اجتہاد مجتہد مقدم است و بعد ثبوت
سنت رفع ترک آن باین حجت کہ حضرت مجدد ترک فرمودہ اند معقول نیست و حضرت مجدد بر ترک
سنت تحذیر کثیر فرمودہ اند و حضرت مجدد ہم مذہب حنفی داشتند و امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی
گفتہ اذا اتت الحدیث فہو مذہبی واترکوا قولی بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پس امید آنست کہ حضرت مجدد از ترک این امر اجتہادی واخذ باحادیث صحیحہ متغیر نشوند واگر گویند
کہ حضرت مجدد با آن علم واسع از احادیث ثبوت رفع مگر آگاہ نبودند گویم تا زمان مبارک حضرت
ایشان این کتب ورسائل درین دیار ہند شہرت نیافتہ بود واز نظر مبارک ایشان نگذشتہ کہ ترک نمودہ
وگرنہ ہرگز ترک رفع نمیفرمودند کہ ایشان حریص ترین اکابر این امت بر اتباع سنت بودہ اند واگر
گویند عدم رضای حضرت رسالت علیہ التحیۃ را باین عمل از کشف دریافتہ ترک فرمودہ باشند گویم کہ
کشف در امور طریقہ معتبر است ودر احکام شریعت حجت نیست مہذا در آن مکتوب استحباب تخلف
نکردہ اند امید آنست کہ این مخالفت جزئی برعایت قاعدہ کلی ایشان کہ بجہد تمام ترغیب باتباع سنت علیہ السلام
فرمودہ اند ثمر نتایج گردد والسلام مقامات مظہری تمام شد عبارت
استفتا مولوی غلام رسول صاحب میان برائی چومنی انگوٹھی کا وقت
سنے اشہد ان محمد رسول اللہ کی اور اثبات بدعت اس فعل کے

معلوم کرنا چاہیئے کہ بعضی بدعتی نا واقف علم حدیث سے جنکو صحیح اور سقیم اور ضعیف اور قوی میں کچھ امتیاز
نہیں وقت سننے کلمہ اشہد ان محمد رسول اللہ کے موذن سے انگوٹھے چوم کے آنکھوں پر لگاتے
ہیں اور اس فعل کو چند احادیث جہوٹھی اور موضوع اور بناوٹ کی کو کتب طبقہ رابعہ سے حجت
لا کر سنت جانتے ہیں اور در حقیقت یہہ عمل بدعت ہے سو اول ان احادیث جہوٹھی اور موضوع اور
بناوٹ کی کو کہ جنسے بعضی بدعتی استدلال کرتے ہیں سنو اور بعد اوسکے حال اون احادیث
کا معہ جواب شبہات کے دریافت کرو اور حقیقت مسئلہ کو سمجھو **حدیث پہلی** ان ابا بکر الصدیق
لما سمع قول المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ قال اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وقبل باطن انملتی السبابتین ومسح عینیہ فقال
من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیہ شفاعتی یعنی تحقیق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جب سنا
قول موذن کا اشہد ان محمد رسول اللہ تو کہا اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا و
بالاسلام دینا وبمحمد نبیا اور بوسہ دیا باطن دو انگشت شہادت کو اور لگایا دونوں آنکھوں کو
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کریگا جیسا کہ کیا دوست میرے نے پس بیشک واجب
ہوگے اوسپر شفاعت میری سو یہہ حدیث جہوٹھی اور بالکل موضوع ہے **حدیث دوسری**
قال الخضر علیہ السلام من قال حین سمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول اللہ مرحبا بحبیبی وقرۃ
عینی محمد بن عبد اللہ صلعم ثم یقبل ابہامیہ ویجعلہما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد
ابدا یعنی فرمایا خضر علیہ السلام نے جو شخص کہے جسوقت سنے موذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمدا
رسول اللہ یہہ لفظ مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد ابن عبد اللہ پھر بوسہ دے دونوں انگوٹھوں کو اور
پھیرے ان دونوں کو آنکھوں اپنے پر تو نہ اندھا ہوگا اور نہ دکھینگے آنکھیں اوسکی کبھی خدا
خراب کرے بنانیوالے کو سو یہہ حدیث بھی بالکل موضوع اور بناوٹ کی ہے **حدیث تیسری**
قال الحسن من قال حین سمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول اللہ مرحبا بحبیبی وقرۃ
عینی محمد بن عبد اللہ ویقبل ابہامیہ ویجعلہما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد یعنی فرمایا
حسن رضی اللہ عنہ نے جو شخص کہے جسوقت کہ سنے موذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمدا رسول اللہ
اور کہے یہہ لفظ مرحبا بحبیبی قرۃ عینی محمد ابن عبد اللہ اور بوسہ دے دونوں انگوٹھوں کو اور

بہبرست انکو دو آنکہون اپنی پر تو نہ اندہا ہوگا اور نہ دکہین گی آنکہین اوسکی سو صریح جہوٹہی
حدیث اور طوفان ہے **حدیث چوتہی** من قبّل عند سماعه من المؤذن کلمة الشہادة
ظفری ابہامیه ومسّہما علی عینیه وقال عند المس اللہم احفظ حدقتی ونوّرہا ببرکة حدقتی
محمد ونورہما لم یعم یعنے جوشخص بوسہ دے وقت سنتے کی مؤذن سے کلمہ شہادت کو دونون ناخن
انگوٹہون اپنے کو اور لگاوے انکو دونون آنکہون اپنی پر اور کہے وقت لگانے کے اللہم
احفظ حدقتی ونورہما ببرکة حدقتی محمد ونورہما نہ اندہا ہوگا سو یہہ بہی جہوٹہی حدیث اور بہتان
ہے **حدیث پانچوین** ان علیًا رض کان اذا سمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول
اللہ قال ذلك وقال رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیًا ویقبل باطن الانامل
السبابتیه ویضعہما علی عینیه یعنے تحقیق علی رض تہے آپ جب سنتے تہے مؤذن کو کہ کہتا
ہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو فرماتے آپ بہی ویسا ہی اور کہتے رضیت باللہ ربا وبالاسلام
دینا وبمحمد نبیًا اور بوسہ دیتے باطن سرون دو انگشت شہادت کو اور رکہتے انکو اپنی دونون
آنکہون پر سو یہہ بالکل باطل اور جہوٹہی حدیث ہے **حدیث چہٹی** ان رسول اللہ صلعم
قال من قبّل ظفری ابہامیه عند سماع اشہد ان محمدا رسول اللہ فی الاذان انا قائده و
مدخله فی صفوف الجنة یعنی تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص بوسہ دے دونون ناخن
انگوٹہون اپنے کو وقت سننے اشہد ان محمدا رسول اللہ کے اذان مین تو مین کہینچنے والا اور داخل
کرنیوالا ہون اوسکا صفون جنت مین سو یہہ بہی چہٹی حدیث جہوٹہی ہے گویا کہ کسی شیطان نے رسول اللہ
پر بہتان رکہا ہے **حدیث ساتوین** ان رسول اللہ صلعم دخل المسجد فی عشر المحرم
عند الاسطوانة حذاء ابی بکر فقام بلال فاذن فلما بلغ اشہد ان محمدا رسول اللہ
فقبّل ابی بکر ظفرے ابہامیه ووضعہما علی عینیه وقال قرة عینی بك یا رسول اللہ فلما
فرغ بلال من الاذان توجه النبی صلعم الی ابی بکر فقال من فعل مثل ما فعلت یا ابا بکر
غفر اللہ تعالی ذنوبه حدیثها وقدیمها وعمدها وخطاءها یعنے تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیه وسلم داخل ہوئے بیچ مسجد کے عشرہ محرم مین پاس اسطوانہ کے مقابل ابوبکر رض بیٹہ کہڑے ہوئے
بلال پس اذان دی اونہون نے پہر جب پہنچے بلال اشہد ان محمدا رسول اللہ پر بوسہ دیا ابوبکر

لی دونون ناخن انگوٹھون اپنے کو اور رکھا انکو دونون آنکھون اپنی پر اور کہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ پہر جب فراغت ہوئے بلال رضہ اذان سے تو متوجہ ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف ابوبکر رضہ پس فرمایا جو شخص کرے جیسا کہ کیا تو نے ای ابوبکر رضہ بخشدیگا اللہ سب گناہ اوسکے نئے اور پرانے جانے اور انجانے سو یہہ ہے جہوٹہہ اور حضرت پر بہتان لگایا ہے

حدیث آٹھوین عن عبد اللّٰہ من سمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول اللّٰہ فاجابہ وقال مرحبًا بحبیبی و قرۃ عینی محمد ابن عبد اللّٰہ وقبّل ابہامیہ نفسہ وامرھما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد ابدًا یعنے روایت ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ جو شخص سنے موذن کو کہ کہتا ہے اشہدان محمدا رسول اللہ پس جواب دے اوسکو اور کہے مرحبا بحبیبی و قرۃ عینی محمد ابن عبد اللہ اور بوسہ دے دونون انگشت نفس اپنے کو اور پہیرے اونکو آنکھون اپنے پر نہ اندہا ہوگا نہ آنکھین دکھین گی اوسکے کبہی سو یہہ بہے بناوٹ ہے

حدیث نوین روی ان ادم ع اشتاق الی لقاء محمد صلعم کان فی الجنۃ فاوحی اللّٰہ تعالی الیہ ھو من صلبک ویظہر فی اٰخر الزمان فاظہر اللّٰہ تعالی لہ سورۃ محمد فی صفا ظفری ابہامیہ فمسح علی عینیہ فصار اصلًا لذریتہ فلمّا اخبر جبرئیل النبی صلعم ھذہ القصۃ قال من سمع اسمی فی الاذان فقبل ظفری ابہامیہ ومسح علی عینیہ لم یعم ابدًا یعنے روایت کیا گیا کہ تحقیق آدم ع مشتاق ہوئے واسطے ملاقات محمد صلعم جس وقت کہ تہے بیچ جنت کی پس وحی کی اللہ تعالی نے طرف اونکی کہ محمد صلعم صلب تیرے سے ہے اور ظاہر ہوگا آخر زمانہ مین پس ظاہر کیا اللہ تعالے نے واسطے آدم علیہ السلام کے سورہ محمد صلعم صفائی دونون ناخن انگوٹھون آدم علیہ السلام مین پس لگایا آدم ع نے دونون آنکھون پر پس ہوا وہ فعل اصل واسطے اولاد آدم کے پہر جب خبر دی حضرت جبرئیل نے نبی صلعم کو اس قصہ کی تب فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو شخص سنے نام میرا اذان مین پہر بوسہ دیوے دونون ناخن انگوٹھون اپنے کو اور لگاوے انکو دونون آنکھون اپنے پر تو نہ اندہا ہوگا کبہی سبحان اللہ کیا خوب استدلال احادیث سے ہے کہ ایک حدیث بہے صحیح نہین اور انکا کسی معتمد کتاب مین پتا اور نشان بہی پایا نہین جاتا ہے محققین نے ان سب احادیث مین کلام کرکے تصریح غیر صحیح اور موضوع ہونے کے کر دیے ہے تفصیل اوسکے

یہہ ہے کہ اول یہہ جسقدر تین کتب احادیث طبقہ رابعہ کی ہین اور احادیث اس طبقہ کی اس قابل نہین
ہین کہ کسی عقیدہ اور عمل کے ثابت کرنے مین اونپر اعتماد کیا جاوے اور انکو تمسک بہی نہ بنایا جاوے
چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب طوسی عجالہ نافعہ مین فرماتی ہین طبقہ رابعہ احادیثیکہ نشان
آنہا در قرون سابقہ معلوم نبود و متاخرین آنرا روایت کردہ اند پس حال آنہا از دو شق
خالی نیست یا سلف تفحص کردند و آنہا را اصلے نیافتند تا مشغول بروایت آنہا میشدند یا یافتند
و دران قدحے یا علتے دیدند کہ باعث شد ہمہ آنہا را بر ترک روایت آنہا علی کل تقدیر این
احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملے بآنہا تمسک کردہ شود انتہی دوسرے
علامہ شمس الدین ابو الخیر محمد بن وجیہ الدین عبد الرحمان سخاوی نی مقاصد حسنہ مین حدیث پہلی
اور دوسرے کو لایصح لکہا ہی اور ایسا ہی کتاب مجمع البحار مین بہی ہے اور لفظ لایصح کا معنے
ثابت نہونیکے آتا ہی چنانچہ علامہ فتنی نے اپنے تذکرہ مین لکہا ہے قولنا لم یصح لایلزم
منہ اثبات العدم وانما ھو اخبار عن عدم الثبوت انتہی یعنے قول ہمارا لم یصح نہین
لازم ہوتا ہے اوسی اثبات نہونے کا اور نہین ہی وہ قول مگر خبر دیتا ہے نہ ثابت ہونے سے
اور شیخ الاسلام نے ترجمہ صحیح بخارے مین لکہا ہی کہ در فردوس از حدیث ابی بکر صدیق رض
آوردہ کہ وی چون شنید قول مؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ و گفت ہمچنین و بوسید باطن
انملہ دو انگشت سبابہ را و مسح کرد بدان دو چشم خود در ابس فرمود آن حضرت صلعم کسیکہ بکند مانند
تو پس شفاعت برا و واجب شدہ و از حسن بن علی رض آوردہ کہ ہر کہ بگوید نزد سماع این کلمہ از مؤذن مرحبا
بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبد اللہ و بوسد دو ابہام خود را و بگرداند آنرا بر دو چشم خود نابینا
نبود در دو چشم نباشد ہرگز صحیح نشدہ نزد محدثین چیزے ازان انتہی غرض شیخ الاسلام نے
حدیث پہلے اور تیسرے کو نقل کرکے کہا کہ محدثین کے نزدیک نہین صحیح اور ثابت نہوا ہے
کچہہ اسمین سے اور بہی علامہ شمس الدین سخاوی نی اسی مقاصد حسنہ مین بعد نقل حکایت محمد بن
بابا اور قول مجد مصرے اور بعض شیوخ عراق یا عجم کے حدیث تیسرے اور چوتہے کو ذکر کرکے
کہا ولایصح فی المرفوع من کل ھذا شئ یعنے نہین ثابت ہے مرفوع مین انمین سی کچہہ اور ابن
ربیع شافعی اور زرقانی مالکی نے کتاب مختصر المقاصد مین اور ابن طائف فتنی حنفی نے

تذکرہ موضوعات مین بھی ایسا لکھا ہے اور حسن بن علی ہندی صاحب سبل الجنان نے تعلیقات
مشکوۃ المصابیح مین بعد نقل حدیث پہلے اور پانچوین اور نوین کے لکھا ہی کل ما روی فی مسح
الابہامین علی العینین عند سماع الشہادۃ من المؤذن لم یصح انتہی یعنی جو کچھہ روایت کیا گیا
ہے رکہنے انگوٹھون مین آنکھون پر وقت سننے کلمہ شہادت کے مؤذن سے ثبوت کو نہین پہونچا ہی
اور شیخ فتح محمد برہانپوری نے بعد حدیث پانچوین کے اپنی فتوح مین لکھا ہے اورد ہ صاحب
تذکرۃ الموضوعات ولم یتکلم فیہ بجرح اصلاً کما تکلمہ فی خبر الصدیق انتہی یعنے
لایا ہی اس حدیث کو صاحب تذکرہ موضوعات مین اور نہین کلام کیا اسمین جیسا کہ کلام کیا
خبر صدیق مین آنا صاحب تذکرہ کا اس حدیث کو بیان موضوعات مین دلیل صریح وضع کی ہے
اور نہ کلام کرنا اوسکا شاید بسبب جلی ہونے وضع اوسکے کے ہی آور ملا علی قاری نی مختصر موضوع
مین بعد نقل کلام سخاوی کے لکھا ہے اگر صحیح ہوجاوے عمل صدیق اکبر تو دلیل کافی ہی واسطے عمل
کرنے ہمارے کے کیونکہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم پکڑو تم سنت میرے اور
خلفاء راشدین کی مگر عمل صدیق اکبر کا بالکل ثبوت کو نہین پہنچا چنانچہ سخاوی نی لکھا ہی تو نہ ہے
کوئی دلیل واسطے عمل کے آخر میں ملا علی قاری نی بعض اور رسالون اپنی مین تصریح موضوع ہونے
ان احادیث کی کی ہی آور امام جلال الدین سیوطی نی کتاب تیسیر المقال مین لکھا ہی ق
الاحادیث التی رویت فی تقبیل الانامل وجعلہا علی العینین عند سماع اسمہ صلعم عن
المؤذن فی کلمۃ الشہادۃ کلہا موضوعات انتہی یعنے جو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین
چومنے اونگلیون اور پھیرنے اونکے مین آنکھون پر وقت سننے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مؤذن
سے کلمہ شہادت مین سب موضوع ہین آور یہی امام نے کتب الدرۃ المنتثرۃ فی الاحادیث
المنتشرۃ مین ایسا ہی لکھا ہی آور علامہ ابو اسحاق بن عبد الجبار کابلی شرح رسالہ عبد السلام
لاہوری مین بعد نقل حدیث چھٹی اور ساتوین اور آٹھوین کے لکھا ہے قد تکلموا فی احادیث
وضع الابہامین علے العینین فلم یصح شئی منہا بروایتہ ضعیفۃ ایضاً ولذا صرح بعضہم
بوضع کلہا یعنے تحقیق کلام کیا ہے محدثین نے حدیثون رکہنے انگوٹھون کے مین آنکھون پر پس
نہین ثابت ہوا ہی کچھہ اونمین سی ساتھہ روایت ضعیف کے بہی اور اسیواسطے تصریح کی ہے

بعض محدثین نی ساتہہ موضوع ہونے کل نہین احادیث کی آور امام ابو الحسن عبد الغافر فارسی صنا
نہم نے شرح صحیح مسلم مین اور مجمع الغرائب نے کتاب اقوال الاکاذیب مین بعد نقل احادیث ازرکر
دلمی کے لکہا ہے والروایات فی ہذا الباب کثیرۃ لا اصل لہا بسند ضعیفا ایضا وقال
الحافظ ابو نعیم الاصفہانی نما روی فی ذلک کلہ موضوع انتہی یعنی روایات چومنے انگوٹہون
اور رکہنی انکے مین آنکہون پر بہت ہین کہ نہین ہر کچہہ اصل انکی سند ضعیف سی ہے اور فرمایا
حافظ ابو نعیم اصفہانی نے کہ جو اسمین روایت کی گئی ہین سو سب موضوع ہین اور محمود بن احمد
عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کی باب ما یقول اذا سمع المنادی لکہا ہے یجب علی السامعین
ترک کل عمل غیر الاجابۃ انتہی ملخصا یعنے واجب ہے سننے والون اذان پر چہوڑنا ہر کام کا
سوائی جواب اذان کی آور یہی شرح مذکور کے اسی باب مین لکہا ہے ینبغی ان لا یتکلم السامع
فی خلال الاذان والاقامۃ ولا یقرء القرآن ولا یسلم ولا یرد السلام ولا یشتغل
بشئ من الاعمال سوی الاجابۃ انتہی یعنے لائق یہہ ہے کہ کلام نکرے سننے والا درمیان
اذان اور اقامت کے اور نہ پڑہے قرآن اور نہ سلام کرے اور نہ سلام کا جواب دے اور نہ مشغول
ہو ساتہہ کسی عمل کے سوائے جواب دینے اذان کے اور محمد یعقوب بنبانی نے خیر جاری شرح صحیح
بخاری مین بعد نقل عبارت عینی کی لکہا ہے واعلم انہ یستفاد من کلام العینی المذکور
فیہ منع وضع الابہامین علی العینین عند سماع اشہد ان محمدا رسول اللہ
انتہی یعنی جان تو تحقیق مستفاد ہوتا ہے کلام عینی سی جو یہان پر مذکور ہے منع ہونے رکہنے
انگوٹہونکا آنکہون پر وقت سننے اشہد ان محمدا رسول اللہ آور فتوی جامع الروایات مین بعد
نقل حدیث چومنے کے لکہا ہے این حدیث ملا جلال الدین سیوطی در موضوعات آوردہ است
موجب عمل نیست انتہی آور حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز آور مولوی
مرزا حسن علی لکہنوی سی لوگون نے اس مقدمہ مین استفتاء کیا تہا دونون نے جواب مین تحریر
فرمایا کہ ہرگز یہہ قول حدیث سی ثابت نہین ہوتا ہے استفتاء محدث دہلوی کا یہہ ہے
سوال در وقت اذان و باوقات دیگر ہر گاہ نام محمد صلعم می شنوند ہر دو دست بجا می بوسند
و بر چشمان می نہند این عمل جائز است یا نہ جواب در وقت اذان سوائے جواب کلمات اذان

چیزی دیگر ثابت نشده و در وقت ذکر نام آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوائے فرستادن درود وسلام بر آن حضرت صلعم چیزے دیگر ثابت نشده و این عمل از روئی احادیث معتبرہ در زمانہ و زمانہ خلفائی راشدین نبوده پس این عمل را بوقت اذان یا بوقت شنیدن نام آن حضرت صلعم سنت یا مستحب السنہ کردن بدعت است ازین امر احتراز باید کرد و آنچہ در بعضے کتب فقہ این مینویسند آن کتب چندان اعتبار ندارند انتہی بلفظہ ملخصاً اور استفتاء محدث لکھنوی کا یہ ہے

سوال آنکہ اکثر مردمان بوقت شنیدن محمد رسول اللہ در اذان ہر دو ناخن انگشت خود را بوسیدہ بر چشم نہند ممنوع است یا مسنون **جواب** ممنوع است و از قبیل بدعت و آنچہ درین باب حدیث از جناب آنحضرت صلعم در عمل کردن صدیق اکبر رض نقل کنند ہمہ موضوع است کذا ذکرہ الشیخ جلال الدین السیوطی وغیرہ من محدثین و بحسب روایات فقہ معتبرہ ہم اصلاً ثبوت ندارد انتہی بلفظہ الحاصل کلام شمس الدین سخاوی اور ابن طاہر فتنی اور ابن ربیع شافعی اور زرقانی مالکی اور حسن بن علی ہندی اور شیخ فتح محمد برہانپوری اور ملا علی قاری اور امام جلال الدین سیوطی اور ابو اسحاق کابلی اور ابو الحسن عبد الغافر فارسی شارح صحیح مسلم اور شیخ الاسلام اور محمود بن احمد عینی اور شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اور مرزا حسن علی محدث لکھنوی وغیرہ محدثوں سے بخوبی ثابت ہے کہ جو احادیث انگوٹھے چومنے میں لائی جاتی ہیں سب موضوع ہیں اور یہ فعل ممنوع و غیر مشروع ہے پس قول بعض فقہاء طبقہ رابعہ کا جنہوں نے احادیث موضوعہ سے حجت پکڑ کر اس فعل کو جائز کیا ہے سو ایسا فعل اور قول قابل اعتبار اور لائق التفات کے نہیں ہے بلکہ سراسر بہتان آن حضرت صلعم پر ہے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے من یقل مالم اقل فلیتبوء مقعدہ من النار یعنے جو کوئی وہ بات کہے جو میں نے نہ کہی ہو تو چاہئے کہ وہ بنالیوے اپنی جگہہ دوزخ میں اور دوسری حدیث میں یوں وارد ہے کہ من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فہو رد یعنے جو کوئی کرے ایسا عمل کہ اوس پر ہمارا حکم نہیں ہے سو وہ مردود ہے

استفتاء متضمن بر شش مسائل

الحمد للہ وسلام علے عبادہ الذین اصطفے اما بعد میگوید فقیر ابو عبد اللہ

غلام العلی القصوری که در منوقت سائلی از شش سوال جواب طلب نموده پس فقیر اظهاراً للحق متشبثاً باذیال التوفیق بجواب آن پرداخت **سوال اول** اعتقاد داشتن باینوجه که ذات سرور کائنات در حالت برزخ بر اقوال و احوال و عقائد همه امت واقف و مطلع اند و آن ذات شریف را بر همه احوال امت اطلاع میدهند بایی وجه گان صحیح است یا نیست و اگر نیست کفر است یا فسق هرچه نزد آن صاحب مقرر است بنویسند مع سند معتبر و عبارت کتاب بعینه **جواب** اولاً باید دانست که در اثبات امور عقائد ادله قطعیه معتبر داشته اند و ادله غیر قطعیه مثل احادیث صحاح و حسان و متواترات غیر منصوصه و آیات محتمله یعنی اعتقادیات نمیتوان شد و آنچه ازینها ثابت شود از معتقدات نمیشمارند و لفظ اعتقاد بران اطلاق نمیکنند و اینقدر که مذکور شد بدیهی الثبوت و مستغنی البیان ست چه کتابی از کتب کلام و عقائد از تصریح آن خالی نیست اما چون سائل طالب عبارت کتاب است از جهت عبارت شرح فقه الاکبر که حاضر الوقت است نوشته میشود و در جواب هر مسئله همین اسلوب ملتزم باشد مولانا علی قاری قندهاری علیه الرحمة و الغفران من الباری در فقه اکبر در مسئله عذاب قبر نوشته که لَا یَخْفٰی اَنَّ الْمُعْتَبَرَ فِی الْعَقَائِدِ هُوَ الْاَدِلَّةُ الْیَقِیْنِیَّةُ وَ اَحَادِیْثُ الْاٰحَادِ لَوْ ثَبَتَ اِنَّمَا تَکُوْنُ ظَنِّیَّةً اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ تَعَدَّدَ طُرُقُهُ بِحَیْثُ صَارَ مُتَوَاتِرًا مَعْنَوِیًّا فَحِیْنَئِذٍ قَدْ تَکُوْنُ قَطْعِیًّا انتهی بعینه وَ بِتَمَامِهٖ پس خود مطلع و واقف بودن ذات شریف سرور کائنات صلی الله علیه وسلم در حالت برزخ بر همه احوال و عقائد امت از حسان هم ثابت نیست چه جای صحاح و متواترات بلکه بحکم لا یعلم الغیب الا الله خلاف آن ثابت است لیکن اطلاع او و عرض احوال شدن بوساطت ملائکه از مواهب لدنیه که از کتب سیر تصنیف ابن حجر قسطلانی است مفهوم میشود و شیخ عبدالحق در مدارج النبوة هم از مواهب نقل کرده اما از کتب اصول مثل بخاری و مسلم و ترمذی و ابن ماجه و غیره نشانی ازین حدیث پیدا نیست پس مادامیکه صحت آن از کتب اصول حدیث ثابت نشود بمجرد نقل ارباب سیر که از هر قسم احادیث در ان منقول میشود اعتماد در امثال این بسیار اعتقادیات که مدار آن بر یقینیات است آنهم اگر بسند متصل صحیح ثابت شود مجال انکار نیست بلکه واجب التسلیم است با وجود این همه هم از یقینیات و یقینیات نمیتوان

چه اگر از آحاد ست مورث ظن است نه یقین علی ما لا یخفی علی الماهرین و اگر از متواترات ست باز هم ازین قسم نخواهد بود که جهل و غفلت از ان قادح ایمان و مخل ایقان باشد بلکه ازان قسم است اگر همه عمر در خاطر کسی هم نگذرد مؤمن کامل تصور توان شود تفصیل این اجمال از نقل عبارت شرح فقه اکبر بعلماء اعلام و فضلاء عالی مقام معلوم میشود و هذا عبارته و ههنا مسائل مُلحقاتٌ لابدَّ مِن ذِكرِهَا فِي بَيانِ الاعتِقادِيَّاتِ وَلَوكَانَت مِنَ الاُمُورِ الخِلافِيَّاتِ لِيَتِمَّ بِهِ المَقَاصِدُ وَيَكمَلَ بِهِ العَقَائِدُ وَ ذٰلِكَ لِاَنَّ حَدَّ اُصُولِ الدِّينِ عِلمٌ يُبحَثُ فِيهِ عَمَّا يَجِبُ بِهِ الاِعتِقَادُ وَهُوَ قِسمَانِ قِسمٌ يَقدَحُ الجَهلُ بِهِ فِي الاِيمَانِ كَمَعرِفَةِ اللهِ تَعَالىٰ وَصِفَاتِهِ الثُّبُوتِيَّةِ وَالسَّلبِيَّةِ وَالرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَاُمُورِ الاٰخِرَةِ وَقِسمٌ لَا يَضُرُّ كَتَفضِيلِ الاَنبِيَاءِ عَلَى المَلَائِكَةِ فَقَد ذَكَرَهُ السُّبكِيُّ فِي تَالِيفٍ لَهُ لَو مَكَثَ الاِنسَانُ مُدَّةَ عُمُرِهِ لَم يَخطُر بِبَالِهِ تَفضِيلُ النَّبِيِّ عَلَى المَلَكِ لَم يَسئَلهُ اللهُ عَنهُ انتهى وَعَرَّفَ صَاحِبُ المَقَاصِدِ عِلمَ الكَلَامِ بِاَنَّهُ العِلمُ بِالعَقَائِدِ الدِّينِيَّةِ عَنِ الاَدِلَّةِ اليَقِينِيَّةِ وَالقِسمُ الثَّانِي مِنَ المُلحَقَاتِ فَمَن شَاءَ فَليَقتَصِر عَلىٰ مَا قَدَّمنَاهُ وَمَن شَاءَ زِيَادَةَ الفَائِدَةِ مِنهَا فَليَتَعَلَّق بِمَا اَلحَقنَاهُ فَمِنهَا تَفضِيلُ بَعضِ الاَنبِيَاءِ عَلىٰ بَعضِهِم وَهُوَ قَطعِيٌّ بِحَسَبِ الحُكمِ الاِجمَالِيِّ حَيثُ قَالَ اللهُ تَعَالىٰ تِلكَ الرُّسُلُ فَضَّلنَا بَعضَهُم عَلىٰ بَعضٍ وَقَالَ اللهُ تَعَالىٰ وَلَقَد فَضَّلنَا بَعضَ النَّبِيِّينَ عَلىٰ بَعضٍ اَي بِمَزِيدِ العِلمِ اللَّدُنِّيِّ لَا بِوُجُودِ المَالِ الدُّنيَوِيِّ وَاَمَّا بِحَسَبِ الحُكمِ التَّفصِيلِيِّ فَالاَمرُ ظَنِّيٌّ وَالمُعتَقَدُ المُعتَمَدُ اَنَّ اَفضَلَ الخَلقِ نَبِيُّنَا حَبِيبُ الحَقِّ وَقَد اِدَّعىٰ بَعضُهُمُ الاِجمَاعَ عَلىٰ ذٰلِكَ فَقَد قَالَ ابنُ عَبَّاسٍ رض اِنَّ اللهَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا عَلىٰ اَهلِ السَّمَاءِ وَعَلَى الاَنبِيَاءِ وَفِي حَدِيثِ مُسلِمٍ وَتِرمِذِيٍّ عَن اَنَسٍ رض اَنَا سَيِّدُ وُلدِ اٰدَمَ يَومَ القِيٰمَةِ وَلَا فَخرَ وَزَادَ اَحمَدُ وَالتِّرمِذِيُّ وَابنُ مَاجَةَ عَن اَبِي سَعِيدٍ وَبِيَدِي لِوَاءُ الحَمدِ وَلَا فَخرَ انتهى پس ازین عبارت مصرح است که اگر کسی را در عمر خود فضیلت بعض انبیاء بر بعض اگرچه معتقد و معتمد آن است که لَيسَ اَحَدٌ اَفضَلَ الخَلقِ وَسَيِّدَ البَرِيَّاتِ اِلَّا نَبِيُّنَا حَبِيبُ الحَقِّ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم مخطور نشود ہمیشہ ازین امور جہل مطلق باشد قادح ایمان نیست پس
عرض احوال کہ ثبوت آن متحقق نیست از اعتقادیات چگونہ توان شمرد علاوہ آنکہ علمای عقائد
بذکر آن نپرداختہ اند نہ در مسایل اعتقادیات ونہ در ملحقات آن بلکہ معظم مسایل کلامیہ واکثر
ابحاث آنرا کہ معرکہ آرائی اہل دین است از ضروریات عقائد نمی شمرند قال فی شرح المواقف
ان المسائل التی اختلف فیہا اہل القبلۃ من کون اللہ عالما بعلم او موجد الفعل العبد
او غیر متحیز ولا فی جہۃ ونحوہا ککونہ مرئیا اولا لم یبحث النبی علیہ السلام عن اعتقاد
من حکم باسلامہ فیہا ولا الصحابۃ ولا التابعین فعلم ان صحۃ دین الاسلام لا یتوقف
علی معرفۃ الحق فی تلک المسائل وان الخطاء فیہا لیس قادحا فی حقیقۃ الاسلام و
وتفصیل این مسئلہ در رسالہ خود کلام الرفیع کہ در رد و ورد شیئا للہ متفرد است بیان کردہ شد
من شاء فلیرجع الیہا آیس سوال سائل بعنوان مذکور ناشی است از عدم تتبع کتب عقائد وعدم
توغل بکتب دین تقریر سوال باین عنوان و باین عبارت واجب بود کہ مطلع بودن سرور
کائنات در حالت برزخ بہمہ اقوال و احوال و عقائد امت بعرض ملائکہ یا بغیر عرض ملائکہ ثابت
است یا نہ واگر ثابت است از امور اعتقادیات است یا نہ واگر از امور اعتقادیات است پس از کدام قسم
است از ضروریات فی الدین است کہ جہل و انکار آن قادح در حقیقت اسلام است یا غیر آن کہ انکار
وجہل قادح در حقیقت اسلام نیست درین صورت جواب این است کہ مطلع بودن آنحضرت بغیر
وساطت ملائکہ بدیہی البطلان است و مستلزم اثبات علم غیب کہ بحکم وعندہ مفاتح الغیب
لا یعلمہا الا ہو الآیۃ خاصہ علام الغیوب است بآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و آن شرک جلی
است و بوساطت ملائکہ غیر متیقن و غیر مثبت چرا کہ بغیر از ارباب سیر احدی بہ نقل آن نپرداختہ
و کسے بہ تصحیح آن تصریح نکردہ بلکہ احادیث بخلاف آن وارد اند از انجملہ حدیث مسلم کہ
در مشکوۃ شریف در کتاب الطہارت واقع است عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اتی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم
لاحقون وددت انا قد رأینا اخواننا وقالوا اولسنا اخوانک یا رسول اللہ قال
انتم اصحابی واخواننا الذین لم یأتوا بعد قالوا کیف تعرف من لم یأت بعد من امتک

یا رسول الله فقال ارأیت لو ان رجلا له خیل غر محجلة بین ظهری خیل دهم بهم الا یعرف خیله قالوا بلی یا رسول الله قال فانهم یاتون غرا محجلین من الوضوء وانا فرطهم علی الحوض رواه مسلم ازین حدیث مصرح است که در صحابه کرام عرض احوال در برزخ متعارف نبود و نیز ظاهر است که بعد از ثبوت عرض احوال وشناخت باین علامات جزوی چه احتیاج بود وازانجمله حدیث متفق علیه است که در مشکوة در باب الحوض والشفاعة آمده وعن سهل ابن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب ومن شرب لم یظما ابدا لیردن علی اقوام اعرفهم ویعرفوننی ثم یحال بینی وبینهم فاقول انهم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی و این حدیث نص است برنفی عرض احوال هان اگر ثابت شود وحدیث صحیح درین باب یافته شود واجب التسلیم است با این همه مستلزم صحت ندای حقیقی نیست چه در صحت حقیقت ندا و خطاب حضور حقیقی شرط است نه مطلع بودن بعرض یا بغیر آن نعم عرض صلوة وسلام بوساطة ملائکه ثابت ومتحقق است چه درین باب احادیث وارد اند که معاضد ومشاهد یکدیگر شده حکم حسن پیدا کرده اند عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لله ملائکة سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام رواه النسائی والدارمی وغیر ذلک واما حدیث من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیا وکل الله بها ملکا یبلغنی اه فی سنده لضعیف کذاب قلت له شواهد کحدیث ان لله ملائکة سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام وغیر ذلک کذا ذکر ابن طاهر فی تذکرته قلت الشهادة لا تخرج الحدیث لا اصل له فتدبر خلاصه جواب اینکه مطلع بودن آنحضرت صلعم براحوال بدون عرض باطل واعتقاد آن شرک وبعرض ملائکه در بعض کتب سیر منقول است اما چون معارض احادیث صحیحه واقع شده لائق اعتماد نیست واثبات مسائل عقائد واعمال بآن نمیتوان کرد وبفرض صحت مجوز صحت ندای حقیقی نیست **سوال دوم** اعتقاد کردن که ارواح را ادراکی وسماعی است ودر حالت برزخ احوال شان مانند احوال شان قبل از موت است چنانچه احیا را اگر مانعی از ادراک وسماع ومانند اشتغال باشغال یا غیر این باشد ادراک وسماع در بعض اوقات میکنند همچنان اموات

هیچ فرقی نیست در میان ایشان مشروع است یا غیر مشروع اگر اول است کدام قسم است و اگر ثانی
است کدام قسم است **جواب** چنانچه مسئلهٔ اول از مسایل اعتقادیه بود این مسئله نیز از مسائل
اعتقادیه است قطع نظر ازین بهر جوابش آنکه ارواح مفارقه را او را کی تخلق نوعی حیات بقدر
ما یتالم و یتلذذ به حاصل است قال الامام الاعظم رحمه الله فی الفقه الاکبر و اعادة
الروح الی العبد فی قبره حق و قال علی القاری فی شرحه بعد اتمام الشرح
اعلم ان اهل الحق اتفقوا علی ان الله تعالی یخلق فی المیت نوع حیات فی القبر قدر
ما یتالم و یتلذذ الخ و اتم میگویند که بنصره علی ما فسره اکثر المفسرین قوله تعالی امتنا اثنتین
و احییتنا اثنتین لا ید بان الموت الاول فی الدنیا و ثانی فی القبر و الحیات الاولی
فی القبر و الثانی عند البعث آثار بقاء این ادراک از احادیثیکه در نعیم ارواح و عذاب
آن و منبسط بودن آن وقت وصول ثواب صدقات وارد اند مفهوم میشود علی القاری در اثبات
موت و حیات روح نوشته و قد دل علی ذلک الاحادیث الواردة فی تنعیم الارواح
و عذابها بعد المفارقة الی ان یرجعه الله الی اجساده انتهی و اسماع موتی پس
ائمه حنفیه متفق اند بر نفی آن چنانچه در کتاب ایمان باتفاق تصریح کرده اند که میت را سماع
نیست و آنکه شیخ عبد الحق در شرح مشکوة نوشته اکثر فقهاء منکر اند و بعضی فقهاء و اکثر مشایخ
اند ادعا محض است بشهادت یک روایت که مفید مدعا ایش باشد و موجب اذعان سامع گردد
تصدیق دعوا نموده به تحقیق معلوم گشته که در عدم سماع موتی اختلافی نیست اختلاف
که هست در سماع موتی قلیب است ام المومنین حضرت عائشه و من تبعها از ان منکر
خلیفه ثانی رضی الله عنهما ما انتم باسمع منهم محمول بر سهو و نسیان کردند و بعضی دیگر آنرا
قبول نموده بر محل اعجاز و خرق عادت فرود آورده اند و بجواب از استدلال ام المومنین
پرداخته اند چنانچه از مواهب لدنیه مفهوم میشود و در نفی سماع مطلق از موتی هیچ شکی
نیست چنانچه در رساله العان استقصائی روایات نموده ایم در اینجا نبذی از آن
ابراز کرده میشود و احادیثیکه در شرح صدور در اثبات سماع موتی وارد اند قابل استدلال
نمیتوان شمرد که اکثر احادیث رسائل جلال الدین سیوطی از طبقهٔ رابع میباشند در احادیث

طبقه رابع قابل آن نیستند که در اثبات عقیده یا عملی تمسک بآن کرده شود چنانچه مولانا شاه عبد العزیز در عجاله نافعه منفر مائیند کہ این تصانیف شیخ جلال الدین سیوطی رح در رسائل و نوادر خود همین کتابهاست پس مادامیکه تصحیح احادیث متحقق نشود استدلال بآنها از داب محققین نیست حالا بنقل روایات فقهیه که در عدم سماع موتی در کتب متداوله واقع اند پرداخته می آید در رد المختار نوشته قلو قال ان ضربتك او كسوتك او كلمتك او دخلت عليك او قبلتك تقيد كل منها بالحيات حتى لو علق بها طلاقا او عتقا لم يحنث بفعلها بميت و علامه سید محمد امین معروف بابن عابدین در رد المحتار حاشیه در المختار نوشته قوله تقيد كل منها بالحيات اه اما الضرب فلانه اسم لفعل مؤلم يتصل بالبدن او استعمال آلة التاديب فی محل یقبله والایلام والادب لا يتحقق فی المیت ولا يرد تعذيب الميت فی قبره لانه توضع فی الحیوة عند العامة بقدر ما يحس بالالم والبنية ليست بشرط عند اهل السنة بل تجعل الحيوة فی تلك الاجزاء المتفرقة التی لا يدركها البصر واما الكسوة فلان التمليك معتبر فی مفهومها كما فی الكفارة ولهذا لو قال كسوتك هذا الثوب كان هبة والميت ليس اهلا للتمليك وقال فقيه ابو الليث رح لو كان بالفارسية ينبغی ان يحنث لانه يراد به اللبس دون التمليك ولا يرد قولهم انه لو نصب شبكة فتعلق بها صيد بعد موته ملكه لانه مستند الى وقت الحيوة والنصب او المراد انه على حكم ملكه فتملكه الورثة حقيقة لا هو وايضا هذا املاك لا تمليك هذا ما ظهر لی واما الكلام فلان المقصر منه الافهام والموت ينافيه ولا يرد ما فی الصحيح من قوله صلعم لاهل قليب بدر هل وجدتم ما وعدكم ربكم حقا فقال عمر اتكلم الميت يا رسول الله فقال عليه السلام والذی نفسی بيده ما انتم باسمع من هؤلاء او منهم فقد اجاب عنه المشايخ بانه غير ثابت يعنی من جهة المعنى وذلك لان عائشة ردته بقوله تعالى وما انت بمسمع من فی القبور انك لا تسمع الموتى وانه انما قاله على وجه الموعظة للاحياء وبانه مخصوص باولئك تضعيفا للحسرة عليهم وبانه خصوصية له عليه السلام معجزة لكن يشكل عليهم ما فی مسلم ان الميت ليسمع

تعالى لهم اذا انصرفوا الان يختصوا ذلك باول الوضع في القبر مقدمة للسوال جمعا
بينه وبين الآيتين فانه شبه فيهما الكفار بالموتى لافادة عدم سماعهم وهو فرع
سماع الموتى هذا حاصل ما ذكره في الفتح ههنا و في الجنائز ومعنى الجواب الاول انه و
ان صح سنده لكنه معلول من جهة المعنى بعلة يقتضي عدم ثبوته عنه عليه السلام وهي
مخالفة للقرآن فافهم انتهى ودر جامع صغير نوشته وكذلك الكلام لان معناه الافهام
والموت ينافيه الا ترى الى قوله وما انت بمسمع من في القبور و در هدايه نوشته من قال
ان ضربتك فعبدي حر فهذا على الحيوة لان الضرب اسم لفعل مؤلم يتصل بالبدن
ولا يلام لا يتحقق في الميت ومن يعذب في القبر يوضع فيه الحيوة في قول العامة وكذا
الكلام والدخول لان المقصود من الكلام الافهام والموت ينافيه ودر عنايه مينويسد
قوله وكذلك الكلام بان حلف لا يكلم فلانا ولا يدخل دار فلان لان المقصود من الكلام
الافهام وذا بالاسماع وذا لا يتحقق بعد الموت الخ و در شرح مواقف نوشته كه تجويز قيام
علم وقدرت واراده وسمع وبصر بميت مذهب فرقه صالحيه از معتزله است عبارتش اين است الصالحية

ثم جوزوا قيام العلم والقدرة والارادة و
السمع والبصر بالميت ويلزمهم جواز ان يكون الناس مع اتصافهم بهذه الصفات موتى
وان لا يكون تعالى حيا انتهى ودر شرح مقاصد علامه تفتازاني مرقوم است اما قوله وما انت
بمسمع من في القبور فتمثيل بحال الكفرة بحال الموتى ولا نزاع في ان الموتى لا تسمع انتهى
ودر غرائب في تحقيق المذاهب نوشته ان الامام الاعظم ابو حنيفة من ياتي القبور من
اهل الصلاح فيسلم ويخاطب ويتكلم ويقول يا اهل القبور هل لكم من خبر وهل عندكم من اثر
اني اتيتكم وناديتكم من شهور وليس سوالي منكم الا الدعاء فهل دريتم ام غفلتم فسمع
ابو حنيفة يقول مخاطبة لهم فقال هل اجابوا لك قال لا فقال سحقا لك وتربت يداك
كيف تكلم اجسادا لا يستطيعون جوابا ولا يملكون شيئا ولا يسمعون صوتا وقرء وما انت بمسمع
من في القبور انتهى ودر فصول في علم الاصول مينويسد لو حلف لا يكلم فلانا و كلمه بعد
الموت او ضربه بعد الموت لا يحنث لعدم معنى الافهام والايلام انتهى ودر نظم الدلائل

مینویسد ان الذین فی القبور لایسمعون مایکونون موتی انتهی و در رشحاشی می نویسد
من حلف لایکلم فلانا فکلمه بعد الموت لایحنث لعدم الاسماع انتهی و در تفسیر
منثور مینویسد اخرج ابوسهل السری بن سهل الجنید النیشاپوری فی الخامس من حدیثه من
طریق عبد القدوس عن ابی صالح عن ابن عباس فی قوله تعالی انک لا تسمع الموتی وما
انت بمسمع من فی القبور قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقف علی القتلی یوم بدر
ویقول هل وجدتم ما وعدکم ربکم حقا یا فلان یا فلان الم تکفر بربک
الم تکذب بنبیک الم تقطع رحمک فقالوا یا رسول الله ایسمعون ما تقول
فقال ما انتم باسمع منهم لما اقول فانزل الله وانک لا تسمع الموتی وما انت بمسمع
من فی القبور انتهی و در تفسیر بیضاوی نوشته انما یستجیب الذین ای یستجیب الذین
یسمعون بفهم وتامل کقوله تعالی او القی السمع وهو شهید وهولاء کالموتی الذین
لا یسمعون و در جامع القرآن تحت آیه کریمه والموتی یبعثهم الله مینویسد ای الکفار
کالموتی لا یسمعون انتهی و در جلالین تحت والموتی مینویسد ای الکفار شبههم بهم فی عدم
السماع انتهی و در نیشاپوری وکشاف تحت آیت کریمه انما یستجیب الذین یسمعون مینویسد یعنی
ان الذین تحرص علی ان یصدقوک بمنزلة الموتی الذین لایسمعون وانما یستجیب من
یسمع انتهی و در معالم التنزیل تحت همین آیت مینویسد انهم لفرط اعراضهم عما یدعون
الله کالمیت الذی لا سبیل الی سماعه والصم الذی لایسمع انتهی بالجمله از کتاب
سنت واجماع امت ثابت که موتی را اسماع حاصل نیست **سوال سیوم** اعتقاد کردن
که از ارواح انبیاء کرام و اولیاء عظام فیض و استفاضه بر ما گنهگاران جاری است وایشان را
من جانب الله قدرت است که منصور رشد و راه هدایت بنمایند یا بدیگر وجه بهر طرح که اراده
باریتعالی باشد از ایشان برای خلق الله فیضان است درست یا نیست **جواب** فیض
و استفاضه یا در افعال اختیاریه مقدوریه است که در میان مردم در شراب وطعام
وکسوت و تعلیم و تعلم و اخذ و اعطا جاری است و این فیض و استفاضه از ارواح مطلقا
متصور نیست بلکه بدیهی البطلان است شرعا وعقلا والا بعثت انبیاء مرة بعد اخری

بعث وبقا باد ومیگرد وجه وجود شریف ابو البشر آدم علی نبینا وعلیه السلام تا قیام قیامت
برای کائنات کفایت میکرد ومحاربه ومجادله نوح و ابراهیم و موسی وعیسی و خاتم الانبیا
علی نبینا وعلیهم الصلوة والسلام چه ضرور بود تسلیما با وجود وجود شریف سرور کائنات
افاده واستفاده وتعلیم وتعلم مردم که از زمان صحابه متواترات است بیجا میتوان گفت وتا
این زمان منقول نیست که مسئله از مسائل دین خواجه دین صلوة الله علیه از قبر شریف بکسی تعلیم
فرموده باشد اختلاف صحابه در تعیین کفن ودفن وغسل با وجود موجود بودن عنصر شریف برروی
زمین واختلاف در مسائل دیگر در عبادات ومعاملات که هریک ازین رائی دیگر بود وتا هم
مختلف الا ماشاء الله ومحاربات ومنازعات شان وهمچنین اختلاف تابعین وتبع تابعین
از ائمه مجتهدین ومفسرین ومحدثین چنانچه بر ماهر مسائل دین مخفی نیست در کدام محل فرو
توان آورد بلکه کارخانه قیاس واجتهاد واستنباطات وتتبع روایات احادیث ونقد رجال
برهم میشود ونیست آنرا اثری الا در ذهن کسانیکه مغلوب وهام ومشلوب خیالات
منام اند ولا عبرة بهم یا در امور غیر اختیاریه از اقبال وادبار واحیاء واماتت ورزق
وتخلیق وغیر ذلک این هم بدیه البطلان است ویاد ودعا واستغفار واین هم بحکم حدیث
واذا مات ابن ادم انقطع عمله الحدیث یعنی ترتب آثار واجابت آن نه بنفس عمل
جب مرجاتا ہے ابن آدم کٹ جاتا ہے عمل اوسکا
کرآن ثابت است بطریق تلذذ واحتساب وچنانچه در حدیث معراج وحدیث رائیت موسی یصلی
فی القبر واقع است وبحکم حدیث صحیح مسلم عن جابر قال قیل لعایشة ان ناسا یتناولون
اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی ابا بکر وعمر فقالت ما تعجبون من هذا
انقطع عنهم العمل فاحب ان لا ینقطع ونیز بحکم روایت فقه که در شرح وقایه در باب جنایز
نوشته وانما قال فی الاول الاسلام وفی الثانی الایمان لان الاسلام والایمان وان
کانا متحدین فالاسلام مبنی عن الانقیاد فکانه دعا فی حال الحیاة للایمان و
الانقیاد واما عند الوفات فقد دعا بالتوفی علی الایمان وهو التصدیق
والاقرار وهو العمل غیر موجود فی حال الوفاة وبعده انتهی واشتغال
عالم ربانی خلیفه ثانی که با وجود قرب قبر جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم وحتی برای

آنحضرت در قبر شریف چنانچه بعضی متاخرین باثبات آن پرداخته اند که از طلب دعا و استغفار از حضرت خواجه عالم اعراض نموده بحضرت عباس رجوع نمودند و بحضور صحابه کرام که اجماع سکوتی تعبیر از انست گفتند اللهم انا کنا نتوسل بنبیك ونحن الآن نتوسل بعم نبیك چنانچه در صحیح بخاری واقع است مؤید آنست یا باینطریق که در وجود شریف ایشان تاثیرے ودیعت نهادند که برکت شریف آن ذرات عالم فیضیاب میشوند و از خطیرۂ قدس مستفیض میگردند و این طریق مسلم است و حدیث ابدال بهم ترزقون و بهم تمطرون را با آنکه صحیح نیست بدین محل فرود آوردند **سوال چهارم** استمداد از اہل قبور محض باینوجه که یا حضرت دعا کنید برائے حصول مطالب مشروع است یا غیر مشروع اذ لاک کذلک **جواب** این سوال در جواب سوال دوم و سیوم مندرج است چرا که گفتن یا حضرت سماع را میخواهد و سماع از اہل قبور منتفی است کما مر و نیز بر دعائے اہل قبور را ثمرے مترتب نیست چنانچه گذشت پس طلب دعا از ایشان لغو افتاد **سوال پنجم** سفر کردن برائے بلکه متبرکه بقصد حصول تیمن مستحب است یا بدعت ذلك كذلك **جواب** سفر کردن بقصد تحصیل برکت بطرف امکنه ثلاثه بحکم حدیث صحیح لا تشد والرحال منصوص است و بجز آن اگر متبرک بودن آن بیقین ثابت است مثل طور و حوالیه شام و قبور انبیاء غیر قبر خاتم النبیین مختلف فیه مقصود رنزد فقیر بحکم لا تشد والرحال عدم جواز است و اگر متبرک بودن آن بیقین ثابت نیست بلکه مظنون است مثل قبور مشاهیر زمان هم داخل اختلاف مذکور است اگر معبود خلائق و مسجود عوام و مظهر ظهور بدعات و محرمات از چراغان و گنبذ و قبات و رقص مغنیات و بنگ نوشی و شراب خواری نیست و اگر معبود و مسجود خلائق است حکم و ثن دارد احتراز از ان واجب و اگر مظهر بدعات است پس حضور در ظهور بدعات محظور کما لا یخفی چنانچه حضرت شاه ولی الله دهلوی در بلاغ المبین تصریح کرده اند و هم آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرموده اند و در صحاح موجود است فرمودند آنحضرت صلی الله علیه وسلم لا تتخذوا قبری وثنا یعنی مسازید گور مرا بتے و نیز بجناب الہی مناجات میکردند و عرض مینمودند اللهم لا تجعل قبری وثنا یعبد یعنی ای بار خدایا مگردان قبر مرا بتے که پرستش کرده شود و اینجا

سوال

جواب

دریافت شد که وثن از صنم عام است که اطلاق وی بر صورت و غیر صورت کرده اند و قبر در اینجا
شد که قبر هم بر تقدیر پرستش در اوثان داخل است و قوله تعالی فاجتنبوا الرجس من الاوثان
یعنی پرهیز کنید از پلیدی بتان و در مصنف خود ابوبکر بن شیبه که از محدثین سلف است
آورده اند که مردے در مدینه منوره قریب روضه قبر شریف سرور عالم صلعم ایستاده چیزے
عرض میکرد زین العابدین علی بن حسین او را منع فرمود و گفت آن سرور فرموده است که
لا تتخذوا قبری وثنا از ینجا از چنین حدیث بیقین دریافت میشود که بت پرستان اکثر
بتان خود میکنند اصلاً از آن چیزها پیش قبور بنا نمود که بعد کردن این کار در برابر قبور
آن قبور بلا شبه در حد اوثان داخل میشود که اجتناب از آنها واجب است خواجه بهاء الدین
نقشبند رحمه الله که طریقه او را سر اتباع پیغمبر گفته اند درین معنے میگوید **شعر** تو تا کی گور
مردان را پرستی بگرد کار مردان گرد و رستی انتهی **سوال ششم** آنچه در
تقویة الایمان و نصیحة المسلمین از فواید و عقائد اند موافق معتقد اهل سنت جماعت اند یا
نیست **جواب** آنچه فواید و عقاید در تقویة الایمان و نصیحة المسلمین بعد از تراجم آیات
و احادیث واقع اند بعینه مطابق مضمون آیات و احادیث اند اگر فرقے هست فرق اجمال
و تفصیل است اگر تفسیر بیضاوی و مدارک و جلالین و معالم و شرح مشکوة و ترجمه آن بطرف
نهاده اولاً معنی آیات و احادیث که در تقویة الایمان و نصیحة المسلمین مع اردو هست با معانی
نظر از کتب مذکوره دریافته باز ترجمه و فائده آن که بزبان اردو است ملاحظه کنند لطف
این هر دو رساله آن وقت خواهند دریافت و معلوم خواهند کرد که از معنی معانی متفقه اهل سنت
جماعت اختیار کرده و هم جواب اعتراضات که بنظر ظاهر آیت و حدیث که بر عقاید اهل سنت
و جماعت ارند نظر داشته راقم کرة مرة این مقابله نموده هر بار فائده دیگر بر داشته والله
الموفق والمعین ومنه الهدایة والهام الیقین واخر دعوینا ان الحمد لله رب
العلمین از آنجا که این **فتوی** که باتفاق علمائی هند مرقوم است خیلے با این جواب
سوال مناسبت داشت لهذا الطریق تتمه درینجا درج نموده شد اللهم تقبل
منا انك انت السميع العليم **استفتا علماء دہلے و پنجاب**

در باب تقویۃ الایمان و نصیحت المسلمین سوال

علماء دین و فضلاء محققین موحدین سی یہہ ہے کہ کتاب مسمّی تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسماعیل صاحب کی اور کتاب نصیحۃ المسلمین مولوی خرم علی صاحب کی جسمین شرک کی برائی کا بیان ہے ان دونون کا کیا حال ہی آیا اونپر عمل کرنا اور اونکے موافق عقیدہ رکہنا ہدایت ہے یا گمراہی اور انکا مضمون موافق اہل سنت کی ہے یا نہین اور جو شخص کہ انکے مصنفونکو اور اونپر عمل کرنیوالونکو بسبب اس تصنیف کی اور عمل کی کافر اور گمراہ کہی اوسکا کیا حال ہے اور اوسکے پیچھے نماز درست ہی یا نہین بینوا توجروا

جواب

نصیحۃ المسلمین اس فقیر کی نظر سے نہین گذری اور نہ اوسکے مصنف کا حال تفصیلی معلوم ہی لیکن اگر اوس کتاب مین شرک کی برائی کا بیان ہی تو اوسکے اچھے ہونے مین کسکو کلام ہی اور تقویۃ الایمان کو نظر اجمالی سی دیکھا ہے باعتبار اصول اور اصل مقصود کے بہت خوب ہے اور مولوی اسمعیل صاحب کو ایسا دیکھا کہ پہر کسی کو ایسا نہ دیکھا یہہ لوگ اونمین ہی کہ جنکے حق مین حق سبحانہ تعالی نی فرمایا وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور یہہ فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ پس جو اونکو کافر اور گمراہ کہے وہ آپ گمراہ ہے واللہ اعلم بالصواب [محمد صدر الدین] مہر سلالۃ المحققین عمدۃ المدققین مولانا مفتی صدر الدین خان صاحب دہلوی ۔ سائل لکہتا ہی کہ کتاب تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسماعیل صاحب کے اور کتاب نصیحۃ المسلمین مولوی خرم علی صاحب کی جسمین شرک کی برائی کا بیان ہی الی آخرہ فقط

الجواب

سب خاص و عام پر ظاہر ہے کہ شرک ایسی بڑی بلا ہی جسکے دفع اور مٹانیکو اور اوسکے مذمت کے بیان کو سب انبیاء اور رسول حضرت آدم سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ تک علی نبینا و علیہم السلام بہیجے گئی اور سب صحیفی اور کتابین آسمانی اور فرامین رحمانی توریت سے لیکر فرقان تک سی شرک کی برائی و مذمت کے بیان مین نازل ہوئی اور جو شخص زبان دان عرب سے واقف

علوم دین ماہر قواعد اصول شرع متین اول سی آخر تک قرآن شریف کو غور سے تلاوت کرے
اور اوسکے مضامین عالی پر اپنی فکر صحیح اور سلیم نظر حرج کرے اس مطلب کو صراحۃً پا ویگا
کہ مراد اور مقصود اور مہتم بالشان حضرت رب العالمین جل ذکرہ کا نزول قرآن سی یہہ
دفع شرک اور اظہار توحید اور اثبات وحدانیت اپنی ذات پاک کا ہی اور یہہ ہی خلاصہ
مضمون سب اذکار اور سب ادیان حقہ اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا جسکو سب انبیا
اولیا مقربین اور صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نفی اور اثبات سی تعبیر و بیان فرماتی
ہین باقی مضامین اثبات رسالت و احکام معاد و احکام عبادت و معاش وغیرہ مبادے
اور وسائل تحصیل اوسی توحید ذاتی اور صفاتی حضرت رب العالمین کی ہین اور یہہ توحید
ذاتی اور صفاتی حضرت رب الارباب کی بلا فرق و تفاوت کی سب نبیون مذہبون حقہ مین
چلے آتی ہی کسی دین مین اسکا نسخ اور تبدیل نہین ہوا اور کلام برکت التیام حضرت
خیر الاولین والآخرین رسول رب العالمین کا جو چھہ کتابون وغیرہ مین مندرج ہی جسکو
صحاح ستہ کہتی ہین وہ سب اسی شرک و بدعت کے دفع اور اظہار توحید ذاتی اور صفاتی اور
اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ مین آواز بلند ناطق ہی اور حضرت خلفائے
راشدین اور سب صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور علمائی مجتہدین اور محدثین اور
صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین دفع شرک و بدعت اور اثبات توحید ذاتی اور
صفاتی اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ مین جس جس قدر سعی اور کوشش
کر گئی ہین مطالعہ کتابون اونکے سے واضح و لایح ہے شکر اللہ سعیہم اور متاخرین مثل
امام غزالی اور امام رازی اور شیخ محی الدین عربی اور حضرت قطب الاقطاب عبد القادر
جیلانی اور حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ عبد الحق محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ
محدث اور شاہ عبد العزیز شاہ رفیع الدین شاہ عبد القادر محققین علماء دہلی بھی اسی
دفع شرک اور بدعت مین اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتی مین اور اعلاء کلمۃ اللہ
اور احیاء سنت رسول اللہ مین طرح طرح سی مضمون رنگا رنگ بیان فرمائے ہین جسکو
کچھہ شک و شبہہ ہو ان لوگون سابقین کے کتابین ملاحظہ کرے الغرض اس مضمون پر

یعنے بیان مذمت و برائی شرک بدعت اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتی حضرت واجب الوجود
فائض الجود اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ مین وحی آسمانی اور کلام نبوی
اور جماہیر اہلسنت وجماعت از سلف تا خلف متفق اور متحد ہین کسیکو اسمین مجال اختلاف اور
انحراف کا نہین کیونکہ یہہ عین ایمان ہی اسکا خلاف دین و ایمان کا خلاف ہی پہر اب غور
کیا جاہئی کہ جب یہہ امر مانند آفتاب کی واضح ہوگیا کہ کتاب تقویۃ الایمان تصنیف مولوی
اسمعیل صاحب مغفور و مرحوم کی یا اور کوئی رسالہ مولوی خرم علے وغیرہ کا جسمین دفع
شرک اور بدعت اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتی اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت
رسول اللہ کا بیان موافق قرآن مجید اور احادیث حمیدہ کے ہوئے وہ سراسر مطابق مذہب
اہلسنت وجماعت کے ہی اوسپر عمل کرنا اور اوسکی موافق عقیدہ رکہنا عین ہدایت ہے
مخالف اوسکا مخالف اہلسنت وجماعت کا ہی مجیب نے تقویۃ الایمان کو اور رسالہ النصیحۃ المسلمین
کو مطالعہ کیا اوسمین اول سی آخر تک آیات قرآن اور صحاح احادیث نبوی مندرج ہین
اقرار اونپر عین ایمان اور انحراف اور اعراض ونسی عین کفر ہے مولوی خرم علے اپنی
تحریر رسالہ مین و بیان مسایل مین اکثر تابع تحریر اور تقریر مولانا صاحب کے ہین اور تحریر
و تقریر مولانا صاحب کے تقویۃ الایمان مین مثل تحریر و تقریر امام رازی مفسر تفسیر کبیر کے
ہے اور مسائل اور احکام مندرجہ تقویۃ الایمان موافق کتب سلف اہلسنت کی ہین اور چونکہ
یہہ مضمون عالی مقصود اعظم متفق علیہ جماعت انبیاء اولیاء اور علماء اولین و آخرین کا یعنی
مضمون دفع شرک و بدعت اور اثبات توحید ذاتی وصفاتی اور اعلاء کلمۃ اللہ اور
احیاء سنت رسول اللہ اشرف مقاصد دینی قرار پایا پہر غور کیا جاہئی کہ جو کتاب محتوی اور
شامل اس مضمون شریف کو ہی وہ کس مرتبہ کو اشرف اور لائق تعظیم و تکریم ہوگی اور تقویۃ
الایمان مین اول سی آخر تک یہی مضمون شریف مندرج ہی الحمد للہ کہ شرافت اس کتاب کی
عالی درجہ مین علی الرغم مخالفان ثابت ہوگئی اب جو منکر اور مخالف ہو تقویۃ الایمان کا
لازم آیا اوسپر انکار اور خلاف مضمون شریف توحید ذاتی اور صفاتی حضرت واجب الوجود
اور جسپر لازم آیا یہہ انکار وہ شامل ہوا اشد اور اغلظ کفار اور منافقین مین

پہر کیونکر ایسی بدعقیدہ کی پیچہے نماز اہلسنت کی درست ہوگی ہان اگر وہ یون تقریر کرے کہ مجکو
بعضے مسایل فرعیہ مندرجہ تقویۃ الایمان مین شک و شبہہ ہی انشاء اللہ تعالی ہم اوسکے شک
اور شبہ کو رفع کردینگے تین برس پہلے اس سے فضل امام بداونی نی اوس شبہہ تقویۃ الایمان
اور صراط مستقیم پر جو تصانیف مولوی اسمعیل صاحب مرحوم کے ہین لکھکر ایک رسالہ مقولات
عشر نام مشہور کیا تہا سو اوسکے جواب اور دفع شکوک مین ہمنی ایک کتاب نثر نام فارسی
زبان مین لکھی ہی جس صاحب کو شوق ہووی اوسکا مطالعہ کرے واضح ہو کہ اب چند
اوصاف اور محامد حضرت مولوی اسمعیل صاحب مغفور و مرحوم مصنف اس کتاب کے ذکر کرتا ہون
اس راقم الحروف نی حضرت ممدوح کو بخوبی دیکہا اور فیوض و برکات ربانی اونکی صحبت سے اور
انوار ایمانی اونکی مجالس وعظ و نصیحت مین پائی اور ہزارون منکرین خدا اور رسول کے
مقر اور ہزارون فاسقین دایم الخمر اور زانی بدکار اونکے صحبت کے برکت سے تایب اور
پارسا ہوگئی حضرت مولانا حافظ قرآن مجید ضابط احادیث رسول حمید حاجی الحرمین الشریفین
عالم ربانی باعمل عارف معارف سبحانی باخبر غازی و مجاہد فے سبیل اللہ مہاجر محبۃ رسول اللہ
قامع بنیان شرک و بدعت باعث احیاء سنت حامی دین و ملت غرضکہ اپنی جان و مال و عزت
و آبرو کو اوس ذوالصفات نی محض محبت خدا اور رسول مین نثار کرکے رتبہ شہادت کو
حاصل کیا اللہم اوصلہ فی درجات رضوانک بفضلک و رحمتک نزدیک مجیب کے مولانا مرحوم
مرتبہ اولیاء کاملین کا رکہتی ہین اوصاف اولیاؤن سابقین کے سب اونمین پائے جاتے ہین
کیونکہ موافق شرع شریف کے ولی خدا کا اور مقبول رسول کا وہی ہی کہ جسکے صحبت مین محبت خدا
اور رسول کی زیادہ ہووی اور ایمان صیقل پاوی گناہ چہوٹین عبادت بڑہے اللہ جلشانہ
کا خوف اور رسول مقبول کی راہ کی محبت دل مین بڑہے دنیا سے بیزاری اور آخرت
کے کامون مین شوق زیادہ ہووی سو یہہ سب خوبیان حضرت مولانا ممدوح کے صحبت
مین تہین اور اونکے تصنیفات کتابون مین پائی جاتی ہین جن لوگون کو دیدہ بصیرت
اور نور ایمان اللہ کی ہدایت سے ہے وہ دریافت کرتے ہین اور جو لوگ بغاوت اور
شقاوت ازلی مین گرفتار ہین وہ اوس نور کے روشنی سے محروم اور بے نصیب

هین ایسون کی شان مین یہہ صادق ہی اولئك كالانعام بل هم أضل سبيلا
اکثر آیات فرقانی واشارات رحمانی اور احادیث صادقہ حضرت رسول مقبول کی مولانا
کے حال صافی پر منطبق وصحیح مظنون ہین بخوف تطویل بعض کو ذکر کرتا ہون قال الله تعالے
ومن يخرج من بيته مهاجرا الى الله ورسوله ثم يدركه الموت فقد وقع اجره على الله
الاية لاتحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون
فرحين بما اتاهم الله من فضله الاية الغرض مولانا صاحب کا شہید ہونا الله کے
راہ مین اور عالم دیندار متقی اور پرہیزگار اور محدث اور حافظ قرآن ہونا مانند آفتاب
کی ثابت ہی اور وہ جو حدیث مین وارد ہی العلماء ورثة الانبياء وہ ایسی ہی علما
کی شان مین ہی فنعم ما قيل فمن سب العلماء فكانما سب الانبياء ومن سب
الانبياء فدخل في حزب اعداء الله ورسوله فاولئك حزب الشيطان الا ان
حزب الشيطان هم الخاسرون فقط کافر اور بد کہنا اور برا جاننا ایسی عالمون دیندار
کو اور ان کی کتابون کو کہ جسمین بالکل آیاتین قرآنی اور حدیثین نبوی مندرج ہین برا کہنا
اشد فسق ہی بلکہ خوف کفر کا ہی ایسی عقیدہ والی پر ملا علی قاری نے اپنی شرح فقہ اکبر مین اس
روایت کو بیچ باب بیان کلمات ارتداد کی ذکر کیا ہے وفي الخلاصة من ابغض عالما
من غير سبب ظاهر خيف عليه الكفر وقيل يكفر باستخفاف العلماء وهو مستلزم
لاستخفاف الانبياء عليهم السلام لان العلماء ورثة الانبياء انتهى ملخصا اور
نماز پڑہنا اور اقتدا کرنا ایسی عقیدہ والی کے پیچہے جسکا فسق اور بدعت حد کفر کو پہونچا
ہو جائز اور درست نہین جیسا کہ شرح عقائد نسفی مین المنع عن الصلوة خلف المبتدع
فمحمول على الكراهة اذ لا كلام في كراهة الصلوة خلف الفاسق والمبتدع هذا
اذا لم يود الفسق والبدعة الى حد الكفر فاما اذا ادى فلا كلام في عدم جواز
الصلوة فقط والله اعلم بالصواب وعلمه اتم واكمل كتبه العبد المسكين محمد تقى الله
ختم الله له بالحسنى [محمد تقی خان] مہر مولوی محمد تقی خان صاحب دہلوی جامع معقول ومنقول
[محمد نذیر حسین] مہر مولوی صاحب بقیة السلف حجة الخلق حافظ الحدیث مولانا سید نذیر حسین صاحب

مہر خواجہ مولوی ضیاء الدین احمد اعظم دہلوی سلمہ اللہ تعالی

یہہ جواب صحیح اور بہت خوب لکہا ہے مجیب نے اور جناب مولانا اسمعیل علیہ الرحمۃ مصداق
اس آیت کریمہ کے ہین ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم
الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التوراۃ و
الانجیل والقران ومن اوفی بعہدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ
وذلک ہو الفوز العظیم ترجمہ انکا یہہ ہے کہ اللہ نے خرید لی مسلمانون سے انکے جانین
و مال اس قیمت پر کہ انکو بہشت ہے لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پہر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ
ہو چکا اوسکے ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے
زیادہ سو خوشیان کرو اس معاملت پر جو تمنے کی ہے اوس سے اور یہی ہے بڑی مراد ملنی فقط

مہر نواب قطب الدین خان سلمہ ربہ مہر مولانا حفیظ اللہ صاحب بلوے

تہہ دو تو جواب جو مجیبین فاضلین نے لکہے ہین نسبت کرنا سا تہہ بد اعتقادی اور کفر وغیرہ
کلمات نا ملایم کے اپنی افضل اجل واکمل واتقی واورع تابع شرک و بدعت مجاہد فی سبیل اللہ
اعنی مولینا وبالفضل اولینا مولوی اسمعیل علیہ الرحمۃ کو سراسر کذب و بہتان ہے اکثر لوگ انکے
فیض بیان سے موفق بصوم وصلوۃ اور مجتنب شرک و بدعات سے ہوئی اور رکنا انکی تصانیف
کا دریافت کرنا کام ہر کسی کم استعداد خفاش منش کا نہین یہہ جناب مقدس تو متصف
بجمیع حسنات علمائے ربانی حقانی سے اور متبع سنت نبوی سے تہے اور مصداق اس آیت کریمہ کے
یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ نہ مورد ادنی
ذمیمہ کے لیکن حقتعالی بغرض و تباہی راہ راست سے بے انصافونکو ویضل اللہ الظالمین ویفعل
اللہ ما یشاء سہ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ برا کہنا ہر مسلمان کو
نا فرمانی ہے خدا جل اسمہ کے بتہا ایسے اعلم اوحد العصر کو سباب المسلم فسوق اور داخل ہونا
ہے امر وعید مین ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما ۱۲ فاعلم ان المقولات
العشرۃ التی کتبہا فضل الرسول کلہا مردودۃ خارجۃ عن عقاید اہل السنۃ والجماعۃ
فمن لہ طبیعۃ بالغۃ وقریحۃ بازغۃ یکشف بہا عن فرائد الفنون انا زند

مہر مولوی ... رامپوری | محمد علی — مہر مولوی محمد علی | محمد حسن — مہر مولوی محمد حسن | عبد الواحد محمد — مہر مولوی محمد عبد الواحد ... | عدالت العالیہ سلطانی سید رحمت علیخان مفتی سراج العلماء ضیاء الفقہاء — مہر مفتی سلطانی سید رحمت علیخان مرحوم دہلوی

مولانا محمد اسمعیل صاحب اور مولوی خرم علی صاحب حق پر تہے اور کتابون مین اونکی شرک اور بدعت کی برائی ہی اور آیتین قرآن شریف کی ہین اوسکا ترجمہ ہی پہر جو کوئی اونکو نسبت گمراہی کی کرے یا اونکے کتابون کو برا کہے وہ خود گمراہ ہی اور بُرا ہے فقط جواب درست ہے اور جو کوئی مولوی اسمعیل صاحب ولی کامل کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہے اور مصداق ہے حدیث من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربة فقط [محمد اکبر علیخان] [الخالق الخیر هو القادر]

زبانی بسیار کسان شنیده ام که پیشتر از وجود باجود مولانا مرحوم باوجود کثرت علماء وصوفیان که دم تقرب با خدا تعالی میزدند قلت نمازیان بدین درجه بود که بروز جمعة الوداع در جامع دہلی دو الان و نیم خالی میبودند صرف ببرکت ذات والا صفات مولانا صاحب نمازیان بکثرت آمدند و خوب میداینم و هم اتجربه است که در خانہا شرفاء و علماء و صوفیان هم اسم کردن بمنود است علی الاعلان جاری بودند و دیگر اشراک اعتقادی بسیار از حق میدانستند و یا از استحسان او در مسلک نشتند و ظاهر است که حج کردند و بیوه را نکاح کنانیدند و بدرجه شهادت رسیدند پس کسیکه چنین عالم با عمل را بی حجت مخاصمت کند کافر باشد و من ابغض عالما او فقیها من غیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر اه ومن خاصم فقیها فی حادثة وبین القضیة له وجها شرعیا فقال المخاصم این دانشمندی مکن کرباس تر دو خیف علیه الکفر واذا کان القضیة یذکر شیئا من العلم او یروی حدیثا صحیحا فقال آخر این هیچ نیست او رده اه فهذا کفر فقط والله تعالی اعلم وعلمه اتم [محمد ہاشم] مہر مولوی محمد ہاشم دہلوی

جواب حضرت استاذی سیدی مفتی محمد صدر الدین صاحب کا معہ تقریضات سب حضرات کے حق ہی اور ماذا بعد الحق الا الضلال اور مولوی اسمعیل صاحب حاجی اور مہاجر اور مجاہد اور شہید اور حافظ اور عالم اور محیی الدین تہے اور مصداق تہے اس آیت کریمہ کے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ پس اونکو کافر کہنے والا خود کافر ہی

(حاشیہ:) ... در فتح دار الاسلام ... اعلان ... درروضة ... فی الاستحلال ... اذا مضی ابن ربیع من سنین ... فقتل ... بینه و بین ... الوفاة ثم ... قبل مالک ... المسالة ... قول الشافعی ... الحنفیة بان ... یحیی ... استوی ... اماما ... القاضی ... الملة ...

اور مصداق ہی اس حدیث کا من عادی لی ولیا فقد بارزنی الله بالمحاربة اور کتاب
تقویة الایمان لب لباب ہے قرآن اور حدیث کا تو منکر اور طاعن اوسکا منکر ہے قرآن اور
حدیث کا اور جس صاحب کو تقویة الایمان کی کسی بات پر کچھہ اعتراض ہوا اوسکو لازم ہی کہ اپنے
شک اور اعتراض کو ہماری سامنی بیان کرے نہ یہہ کہ مخل دعوی سی اہل حق کی تکفیر اور
تغلیط کری ؛ نمقہ العبد الاحقر ابوسعید محمد المدعو بہ حسین رزقہ الله اتباع سید الثقلین
[محمد حسین] مولوی اسمعیل صاحب کے کافر کہنی والی کا کفر رجوع کرتا ہے طرف اوسکے محمد عبد الحکیم
ساکن عظیم آباد پٹنہ ؛ مکفر مولوی اسمعیل صاحب کا خود کافر ہے ؛ حررہ خادم حسین عفی الله
ساکن اعظم گڈہ مکفر مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب کا خود کافر ہے ؛ حررہ العبد المفتاق
الی الله الہادی الاحد المدعو بہ بخشش احمد القاضی فوری عفی عنہ [بخشش احمد] مہر جناب عدالت
مآب جامع معقول و منقول حضرت قاضی بخشش احمد صاحب سلمہ متوطن قاضی پور پورب ۔ مکفر
مولوی اسمعیل صاحب کا خود کافر و مردود ہی تقویة الایمان سراسر خلاصہ قرآن و حدیث
ہے حررہ محمد اسد علی متوطن اسلام آباد از اضلاع کلکتہ صدر [اسد علی] مکفر مولوی
اسمعیل صاحب کا خود کافر ہے ؛ راقم سید محمد ابراہیم عفر الله لہ ساکن باڑا فقط مولوی اسمعیل
حاجی شہید فی سبیل الله مہاجر الی الله کا حال جو اپنے والد ماجد مولوی محمد عبد الخالق مرحوم
سے اور علما سی جو سنا گیا وہ ایسا ہین کہ یہہ صفحہ قرطاس اوسکے تحریر کو وفا کرے حضرات
کو اونکے اشتیاق مین یہی کہتی سناسے وہ صورتین آلہی کس ملک بستیان مین ؛ اب جنکے
دیکھنی کو آنکھین ترستیان مین ؛ اور اونکے وصف قرآن شریف اور حدیث سی ثابت
و ظاہر ہوتے ہین ان الذین امنوا والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل الله
اولئك یرجون رحمة الله والله غفور الرحیم پہر ایسی شخص کو جو کافر کہے وہ کمال
خسران اور ضلال مین ہی ینبغی له ان یتوب ویدعوا ان یتوب الله علیه [محمد عبد الرب]
مہر مولوی عبد الرب صاحب دہلوی عمدة الواعظین سلمہ ربہ مولانا محمد اسمعیل جناب
شہید محدث غازی دہلوی رحمة الله تعالی در اعتقاد ما از علماء ربانی و صلحائی حقانی
بودہ اند و کتاب ایشان تقویة الایمان بنظر این احقر گذشتہ کتابی بس عجیب و غریب

جزاه اللہ تعالی عنا وعن سائر المسلمین خیر الجزاء فی الدارین وتکفیر کنندگان ایشان برادران تکفیر
کنندگان خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم اند ہداہم اللہ تعالے (مہر: بارک اللہ علی محمود ولیہ) مہر مولوی حافظ
محمد بن مولانا بارک اللہ صاحب ساکن لکھوکے ضلع فیروزپور متعلق پنجاب ؛ سایل میگوید کہ ہر دو
کتاب برای استیصال شرک وبدعت اند ومؤید توحید واتباع سنت پس در خوبی این امر
چہ شک است وچہ شبہ پس اعتراض معترضین بر فہمید خود است کہ بہ سینہ زوری تاویلات
فاسدہ مخالف اہلسنت وجماعت مینمایند ہداہم اللہ تعالی الی الصراط المستقیم اذکار ومراقبات
ہمہ بہ تفصیل نوشتہ اند **فقیر عبد اللہ المشہور بغلام رسول** کہ بارہا گفتہ ام
بار دگر میگویم ؛ کہ من وال شدہ این راہ نخود میگویم ؛ در برآئینہ طوطی صفتم داشتہ اند ؛ آنچہ
استاد ازل گفت بگو میگویم ؛ کہ کتاب تقویۃ الایمان بیشک موجب تقویۃ الایمان وایقان است
ولنصیحۃ المسلمین بلاریب نصیحۃ المسلمین وخیرخواہی شان است کہ در ہند وعرب وخراسان
موجب احیاء سنت نبویہ وامحاء بدعات ورسوم شرکیہ گردیدہ اما مصنف الاول رحمۃ
اللہ فقل من اجتمع فیہ ما اجتمع فیہ من الفضائل والکمالات کان کما سمعنا
عالمًا عاملًا حافظًا ومفسرًا ومحدثًا فقیہًا واعظًا ومهاجرًا قد اشتری اللہ نفسہ
بان لہ الجنۃ وفضلہ اللہ علے القاعدین درجہ وکذا مصنف الثانی ثبت انہ
کان محدثًا فقیہًا متورعًا فمن عادیہما فقد بازالله بالمحاربۃ وانا احقر الخلیفۃ
بل لا شیئ فی الحقیقۃ احمد اللہ جعل اللہ اخرہ خیرا من اولاہ فقط —
: تلک کذلک لا ریب فیہ وایضًا سمعت بہذہ الوجہ من لسان شاہ عبد الغنی
مسکین محمود عفی عنہ ؛ ماکتب فی ہذ القرطاس من مناقب امام الشریعۃ قامع البدعۃ
محی السنۃ رسول اللہ ماحی ثار الشرک والکفر محمد اسمعیل الدہلوی الغازی
الشہید قدس اللہ سرہ فہی قطرۃ من بحرہا ورشفتہ من دیمہا للہ درکاتبہا و
محررہا واما تقویۃ الایمان فما راہ ہذ المسکین بالنظر التفصیلی لکنی رایت
فی مقدمۃ انہ کتب فی دفع الشرک وقمع البدعۃ فلا ریب فی صحتہ واما نصیحۃ المسلمین
فما رایتہ الی الآن فلو کتب ایضًا علے نمط تقویۃ الایمان فہو شقیقہ فی الصحۃ

نعم ابو یوسف رح الامانۃ
کما فی ضوء النہایۃ
وحسان کما فی ... الامانۃ وسبع
وعن ابی مطیع ... المذہب
کما فی الشارع ... کما فی
الصوت ... الاقوال ...
العمل ایہ وہذا ...
محمد رح فضل ... جمیع الاقوال
وجمیع البلاد وقیل ...
وہذا الرفق وقال
... الاسلام ...
احوط وقال
فی الذخیرۃ وقال
بعضہم نقوض ...
القاضی کما فی
السابع

وقد سمعت من حال مصنفه انه كان عالما عاملا تائبا فتكفير مولاء الا برار لا ياتی الا من شئ

من الاستشراد والفجار الراقم احقر الانام میر حسن شاه قادری عمدة المحققین و

زبدة المتاخرین شمس العلماء و قمر الاتقیاء مولانا محمد اسمعیل صاحب رحمة الله علیه حق پر تهی اور

کتابون مین اونکے شرک اور بدعت کی برائی هی اور آیات قرآن شریف کا ترجمه هے

پهر جو کوئے اونکو نسبت گمراهی کی کری یا اونکی کتابونکو برا کہے وه خود گمراه هی عیاذا بالله

من ذلک بذ الراقم صوفی شاه بتاو ے ـ آنکه حضرات علماء دین در جواب این سوال انا

فرموده اند باعتقاد فقیر همه حق است ؏ اسے گر نه بیند بروز شپره چشم ؛ چشمهٔ آفتاب را

چه گناه ؎ ولا یلتفته الی متفوهات المتعصبین فانهم خایفون فی الدین وانا العبد

المسکین حافظ علم الدین هوشیار پوری عفا الله عنه بسم الله الرحمن الرحیم بر ناظران

این پرچه قرطاس پوشیده مباد که کتاب تقویة الایمان و نصیحة المسلمین برد بدر رد شرک

و بدعت و اثبات توحید و سنت بی نظیر اند و مولوے اسمعیل صاحب مغفور و مرحوم که

کمالات ایشان اظهر من الشمس در راه خدا شهید شده اند و در حق شهداء خدا تعالی

میفرماید و لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء و لکن لا تشعرون

و این فقیر از استاد و پیر خویش که اسم سامی شان عبد الغنی است صفت و ثناء مولوے

صاحب موصوف بگوش خویش شنیده است پس حق چنین عالم ربانی بدگمان بودن نباید

و از خدا تعالی خوف باید نمود که آخر رفتنی است امروز باشد یا فردا پس کسی که چنین کتب

و چنین مولوی را بد گوید او خود گمراه است بلکه خوف ایمان هم نیست الراقم کمترین عباد الله

محمد قدرت الله دهلوے یکم ماه محرم الحرام ۱۳۰۰ هجرے ما حرر علی هذا القرطاس معمول

و مقبول عند الشرع علی لسان فحول الافاضل من الناس کیف لا و قد کان مولانا اسمعیل

علیه الرحمة الله الجلیل مصداقا القوله صلی الله علیه وسلم خیار الناس و ذلک ظاهر

من مؤلفاته الشریفة الداله علی مراده سیما النسخة المبارکة المشهورة بین الاعیان

الموسومة بتقویة الایمان ولا ریب ان هذه النسخة الکریمة مملوة من توحید

رب الانام و سنة سید المرسلین علیه السلام ولا عبرة لمن انکر ما فیها من المسائل

التوحید واتباع السنن وترهیب عن البدعات المذمومة والرسوم التبلیغیة والشرك
القبیح ولا یحیا لمن کفر مسلما حافظا واعظا محدثا ومفسرا وشهیدا فی سبیل الله و
حکم بضلالته بل یرجع الکفر والضلالة الیه فبقی انه هل یجوز الصلوٰة خلف من کفر
مثل ذلك الفاضل ام لا والمعتمد عند الفقهاء لا کما فی غایة المعتبرات وانا الفقیر
الحقیر محب لعلماء العرفا بالله حمایت الله عفی عنه وعن من احبه لله آنچه در کتاب
تقویة الایمان رئیس المحدثین وتاج المفسرین غازی ومجاهد رضی وشهید فی سبیل الله
جناب مولانا صاحب اسمعیل رحمة الله علیه وعلی اتباعه ارقام فرموده اند عین موافق
سنت وکتاب است ونصیحة المسلمین در رفع بدعت وشرك مثلها کتبه احقر العبا والراجی الی
مغفرت رب العالمین شهاب الدین احمد عفی عنه [seal: سید شهاب الدین احمد] ما کتب فی هذه الاجوبة
من الفضائل لمولانا الشهید المرحوم الغازی الباذل ماله ونفسه فی سبیل الله وحقیة
تالیفه المسماة بتقویة الایمان فهو حق وحقیق خلافه لا یلیق کتبه مسکین نظام الدین
ساکن ڈیره افغانان ۵ ما حرره رئیس المحدثین وتاج المفسرین مولانا محمد
اسمعیل الشهید الدهلوی رحمه الله فی تقویة الایمان ومولینا مولوی خرم علی
فی نصیحة المسلمین عین مذهب اهل السنة والجماعة وانی معتقد لهما اعتقادا
راسخا جازما وانا الفقیر المذنب المسکین سعد الدین اللاهوری عفی عنه ذنوبه
وعیوبه انی قد اطلعت بعض ما فی هذه القرطاس فرأیتها صحیحا کما قال وحررها مولانا
محمد صدر الدین سلمه الله تعالی علی رؤس المومنین فقط کتبه عاجز فقیر ابراهیم عفی
عنه ؛ ثم الحمد لله الذی ذکرنی ذکرا بعد تحریر هذه التحریر وما انسانیه الا الشیطان
ان اذکره وهو ذکر یوم کنت فی حضرت وقتی واوستادی مولائی سیدی سندی
مولینا فضل امام رحمة الله علیه وکان تذکرة فی بحث الذی فی مولینا شهید و
مولائی فضل حق غفر الله ذنوبهما وستر عیوبهما فقال اوستادی لا ینبغی لولدی
وقرة عینی فضل حق ان یبحث مع الذی هو امام محققی عصره ومدققی دهره وهو صادق
فی دعواه سبحان ربك رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب

العالمين وتمت كلمة ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلماته وهو السميع العليم
العبد محمد ابراهيم ساكن بهمنڈ… ما كتبه العلماء في حق تقوية الايمان وفضائله
الفاضل الخير لاسماعيل صحيح وكذا الاشبه في نصيحة المسلمين وفي فضل مصنفه
فقط فقير عبد الله ساكن قصبه سوٹریان عمتحتام شد بقلم محمد فضیل
لاهوری عفی عنه

خاتمة الطبع

التماس ہے خدمت بہائی مسلمانون دینداروں کے یہہ ہے کہ اول سی آخر تک کتاب کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین اور اگر کسی عبارت مین شک وشبہ ہو تو اسکو اصل کے ساتہہ مطابق کرین اگر موافق ہو تو تمسک کر کر عمل مین لاوین اور اگر بمقتضائی بشر کہین سہو وخطا پاوین تو بقلم اصلاح درست فرماوین مگر زبردستی سی بڑائی کی لفظ کو بران کہنی والی کی مانند تبدیل وتحریف نکرین اور فضل الہی سی امید تو یہہ ہی کہ اس کتاب کو دیندار لوگ اپنی حق مین وسیلہ نجات کا سمجہکر سر در ہو نگے اللہ تعالی سب بہائی مسلمانون کو اسپر عمل کرنے کی توفیق دی اور شرک اور بدعت کے عقائد سے کہ جسمین ایک جہان بہین ہا ہی بچاوے آمین یا رب العالمين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

تاریخ خادم العلماء شرع محمدی شیخ محی الدین تاجر مہتمم ہذا الکتاب

بدعتون کے رد مین ہی یہہ کتاب
اور روایت فقہ جو ہین معتبر
یعنے اسکو ہے مرض مہلک لگا
جسکے کہنی پر ہوا اسکو یقین
مانتی مشرک نہین تقریر سے
پر نہین ممکن کہ مانین یہہ جہو
اونکو سمجہایا نبی نی عمر بہر
راہ حق ہر چند بتلاتے رہے

خوب ہین اسکی دلایل لاجواب
جسکو ہوا انکار اتنی پر ملا
ہی بہت مشکل کہ ہو اسکی شفا
اسکا کہنا مانتی ہین یہہ خبیث
عالمون کی پند اور زہد سے
عہد پیغمبر مین جو تہی مشرکین
پر نہ کچہہ دل مین ہوا اونکے اثر
پر نہ دل انکا ادہر مائل ہوا

اسمین ہر مضمون آیات وخبر
جان تو وہ شرک مین ہے مبتلا
رہنما اسکا ہی شیطان لعین
منکر آیات قرآن وحدیث
گرچہ سمجہا دین انہین کر رسول
مانتی کہنا نہ تہی اکثر لعین
معجزی ہر چند دکہلاتی رہے
گرچہ قرآن سب کا سب نازل ہوا

خلیفہ غلام رسول لاہوری

غلام محی الدین مجدد

مفتی امام الدین

وہ ہی اب قرآن حلیثین مین عیان
پر نہین یہہ مانتی مردو دہین
ہی مبارک نام منجی المؤمنین
ہین دلایل اسکی مثل آفتاب ۱۲

پر نہین یہہ مانتی ہین جاہلان
ختم کر اب شیخ محی الدین سخن
نافع ہر خاص و عام مسلمین
کاٹ کمبخت کا ہوگا میاب

اب بہی وہی حکم حق موجود مین
خود سمجھ لیویگا اسنے ذو المنن
بدعتی کا کاٹ کر سر کر حساب
مشرکون کے رد مین ہی یہہ کتاب ۱۲

تاریخ طبع از ادیب جامع معقول و منقول مولوی غلام العلی قصوری

مبارک اہل ایمان را کہ حاصل
طراز تختۂ عرش برین گشت
ز الوان مسائل ریزہ ریزہ
بہ توفیق الٰہی محی دین گشت

فراغ از طبع منجی المؤمنین گشت
بہ تضمین مسائل چون ثریا
شدہ مجموعۂ و جلد دین گشت
قصوری را خیال سال طبعش

بیاض صفحہ از رنگ سوادش
نشان لوح چرخ ہشتمین گشت
ز طبعش شیخ محی الدین تاجر
سحرگہ چون عرق ریزی جبین گشت

سروش از سر فضل اینچنین گفت
کہ محی الدین منجی المؤمنین گشت ۱۲

فہرست مطالب کتاب مستطاب منجی المؤمنین

غلام محی الدین
بوگہ والہ

نظام الدین
فتحگڑیہ

بارک اللہ علی محمد و آلہ
محمد بن بارک اللہ

محمد حسین
بٹالوے

احمد اللہ

عبد الحکیم

محمد نذیر حسین

حافظ عمر دین
ہوشیارپوری

تمت

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

تنبیه المشرکین سن ۱۲۸۳

در مطبع مرتضوی دهلی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمیشہ سے سنی ہی ایمان والا
نبی کا مطیع ہی یہہ پہچان والا
کہین بدعتی جنکو ہین یہہ وہابی
نہین ہین یہہ زانی شرابی کبابی
خدا اور نبی کا ہی تابع وہابی
طریق جہالت کا قاطع وہابی
رسول خدا پر ہی قربان وہابی
اور آل نبی پر ہی قربان وہابی
نہین جانتا یہہ ہین کیسی وہابی
کہی خاص سنی کو جلکر وہابی
سمجھتا نہین ہے یہہ جو ل مطلق
وہابی کسی اب کہا ہی یہ احمق
غضب ہے کہ ہین تعزیہ دار سنی
وہابی سی ہین ایسی بیزار سنی
ہین بدعت شعاروں کے قائل ارے
پہر اڑجائ کچھ کچھ سبب سے شرارے
اری بدبختی تجھہ پہ لعنت خدا کے

رہی راست پر ہی وہ قرآن والا
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
نبی ہین حقیقت مین پیرو صحابے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
ہی شرک اور بدعت کا مانع وہابی
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
طریق نبی پر ہی قربان وہابی
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
ہوئی اونکی رسمون کی انسی خرابی
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
کہ سنت نبی کی ہین جتنی وہ قائل
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
ہین ہندہی او یہا بخبی کی سرداری
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
کرین مشرکون کی یہانتک خرابی
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
فرشتون کی اور خلق ارض و سما کے

ہی بس بندا رون مین وہ شان والا
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
منافق کی جیبا نہ مذہب کا
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
رسوم کفر کا ہی دافع وہابی
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
صحابہ نبی پر ہی قربان وہابی
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
اسیو اسطی ترسی تو آئی کہابی
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
نہین چھوڑتا جو کہ سنی ہی فساد
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
جہٹی چلکے ہین کرن ارے
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
کہ یہا کہین یہا کا نجا وہی خستا
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
کہ سند تونے سنت کو چیر الورا کے

کیا اور وہابی پہ ثابت خطا ہے	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
ہین چارون امام ایسے قائل وہابی	ہین چارون طریقون پہ مائل وہابی	جو حق ہی اسی کی ہین سائل وہابی
نہین کرتی کچھ بید لائل وہابی	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
وہابی تو قرآن کو مانتی ہین	حدیث نبی کو بدل جانتی ہین	فقہ کے کتابونکو پہچانتی ہین
یہہ وہی مسائل بہت چھانتی ہین	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نہین باپ دادون کے رسمون پہ اڑتے	نہ تیمور بابر کے سندین پکڑتے	نہ سیّدون کے آگی پیشانی رگڑتے
نہ تابوت لکڑی کی پہ پاؤن پڑتے	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نہین پوجتے داول و شیخ سدو	نہین مانتی تعزیہ اور علم کو	جو ہین مانتی انکو سمجھین ہین بدخو
وہابی جو ہوگا وہی ہوگا جھگڑو	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
وہابی تو بندی ہین پوری خدا کے	وہ ہین خاص امت رسول خدا کے	یہ سب ہین مطیع شریعت صفا کے
ہین پیرو صحابہ رسول خدا کے	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
حدیثات و قرآن پہ انکا عمل ہے	صحابہ کے قولون پہ انکا عمل ہے	فقہ کی کتابون پہ انکا عمل ہے
موحد جو ہو شرک سی بی خلل ہے	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
میان بدعتی جو کہا تا ہی سنئے	غلط آپکو وہ بتاتا ہے سنئے	نذر غیر اللہ کے گہر مین گئے
بہلا کیونکر ہو اسکو نسبت سنئے	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
جنہین بدعتی بولتی ہین وہابی	مطیع وہ نبی ہین مطیع وہ صحابے	یہ سب بدعتی ہین ہوا انکی لہائے
مخالف نبی اور مخالف صحابے	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
وہابی کہی سنّتی پاک دین کو	شفاعت کا منکر کہی مومنین کو	کہی تارک سنت اہل الیقین کو
بہلا کیا کہی کوئی اس اہل کین کو	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
غمی شادی جنکی ہنود کے مانند	عقاید ہو جنکا یہود ونکے مانند	لباس و چلن جنکا گبرون کے مانند
کرین تہمت ہمکو مجنون کی مانند	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
یہہ سب گفتگو حاسدون کی غلط ہے	یہ شر اور غلو مفسدون کے غلط ہے	یہہ تہمت شریرون کی بالکل غلط ہے
محض افترا جھوٹہہ بہتان غلط ہے	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

بہلا ہمنے مانا اہی بدلہ پرستو	کہ ہم ہین وہابی اور سنی تمہین ہو	نقل اور ہجبہ کر ثابت تو کردو
نذر غیر اللہ کو جایز بنا دو	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطانوالا
قبر کا طواف اور عرس اور میلا	چہہا ہی دبرسی وچہتی وچالا	کہڑی ہی جو کی کنگنہ ڈہلواؤ سہرا
فقہ کی کتابون مین کس جگہ تبلا	وہابی کا معنا ہی رحمانوالا	کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطانوالا
نہین وہ وہابی جنہین تم ہو کہتی	وہ سب رسم کو غیر جایز ہین کہتی	حدیثون سے اور فقہ سی ہین بتاتی
نہ تم جیسی ہو بہنہ زہ ربان ہین کرتی	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
ارے منطقی کہول صغری کبرے	یا توضیح وتلویح وتہذیب تبلا	شرح سلم وبازغہ اور صدرا
رواجی مسایل کسی مین ہی تبلا	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطانوالا
تمہاری نہین ہین کا کچہہ ٹہکانا نہ	نہین تمکو معلوم اپنا بیگانہ	ہی بہکا نیوالا تمہارا دیوانہ
تمہارا ہی مذہب نیا اور زمانہ	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطانوالا
ہمارا خدا ایک معبود برحق	نہین اوسکا ساجہتی اسی ہین مطلق	کلام اوسکا قرآن نبی اوسکا برحق
تمامی صحابہ نبی کی ہین برحق	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطانوالا
وہابی نہین پوجتی شیخ سدو	پری کا طبق جانتی ہین نہین وہ	نہ میران کا بکرا کبہی کہاتی ہین وہ
نہین بہرتے وہ کہونٹ چالیسوین کو	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطانوالا
کہلاتی ہین اللہ فقیر وگدا کو	ثواب اسکا پہنچاتی ہین میتو نکو	نہین پڑہتے گا بجی ہی الحمد قل کو
نہین مانتی تعزیہ اور علم کو	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطانوالا
بالانصاف دیکہو تو ہی کون منکر	شفاعت وسنت کا ہی کون منکر	فقہ اور حدیثون کا ہی کون منکر
امامت کرامت کا ہی کون منکر	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطانوالا
تمہین منکر اپنا ٹہرتے ہو	تمہین منکر ابدلیا ٹہرتے ہو	تمہین منکر رہ تمہین ٹہرتے ہو
شیاطین کی تم پیشوا ٹہرتے ہو	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطانوالا
حد کی نہ رہی خدا کی عبادت	وہی ہی بر آرندہ جملہ حاجت	خلیفہ ہیں چار کی حق خلافت
صحابان دین کی ہی برحق شہادت	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطانوالا
نبی کی ہی حق معجزی اور رسالت	اماما ن حق اور برحق امامت	تمامے ولی کے ہی برحق کرامت

جہنم مین ہو انکی منکر کی شامت
نبی کو نبی جانتی ہین وہابے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
صحابہؓ کو حق ملنتے ہین وہابے
کچہہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
ولی کو ولی جانتی ہین وہابے

بڑے پیر کو مانتی ہین وہابے
شفاعت کرامت کا منکر ہی کافر
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
نبی کی طریقے کا منکر ہے کافر
کچہہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
بڑی پیر بہ کہی جو وہ کافر

مسلمان پہ تہمت لگاتا ہی کافر
سمجہتا نہین حق کو حق جو ہی منکر
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
وہ بہکاتا ہی لوگونکو جو ہی مفسد
کچہہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
خلل ڈالی اسلام مین جو ہی ملحد

ابو جہل کا ہی وہ کافر ہے مرشد
حسن بند کر اب زبانِ قلم کو
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
کہان تک تو سمجھاویگا مفسدونکو
کچہہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
نہین فایدہ ہوگا کچہہ حاسدونکو

عجب کیا زیادہ شرارت ہو انکو
دعا کر خدا سی کہ ای رب اکبر
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
تصدق محمد شفیع روز محشر
کچہہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
مسلمان عاجز ہین اپنا کرم کر

رکہہ انکو تو مضبوط راہ نبی پر
ہمیشہ در وسواس خناسیون سے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
بہی مروانیون کے جعلسازیون سے
کچہہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
یزیدی شریرون سے بوجہلیون سے

بچانا خدایا سبہی ملحدون سے
وہابے کا معنا ہی رحمان والا
کچہہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہابی تصدق کرین جان اپر
تصدق کرین آلِ خیر الورا پر
تصدق شفیع الامم مصطفیٰ پر
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
تصدق سب اصحاب اہلِ صفا پر
کچہہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا

اسی وہ خوش الغنی راضی خدا ہے
جنت اسکا فردوس اعلیٰ جزا ہے
خوشی کا سبب پیروی مصطفےٰ ہے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
او نہون سے یہہ ہی دین روشن ہوا ہے
کچہہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا

جو دل لگا اعتقاد وہابے
وجہین گے حق کی سوا یہہ وہابے
یہہ پیرو نبی ہین یہہ پیرو صحابے
وہابی کا معنا ہے رحمانوالا
کرین قتل یا قید انکو لہابے
کچہہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا

وہابی یہہ حضرت نے ای میری غفار
پوجے وہ بدکار کافر ہی مردار
نہ کر پوجیے قبر کو بت تو زنہار
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
کہ تا اسکو پوجین نہ آکر کے بدکار
کچہہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا

برابر صنم پوجنی مین ہین یکسان
پیغمبر کے یا غیر کے ہو بدل جان
جو پوجین مزار اونکی حق مین صنم جان

نہیں وہ صنم فی الحقیقت ہیں مجاز	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
بہت ہند کی لوگ جاہل مسلمان	صریحا نہیں پوجتی بت کسی آن	مگر پوجتی ہیں یہ قبروں کو شیطان
وہ ہیں قبر انکی حق ہیں یہی جان	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
سجدہ لو جاجب نبی کی ہیں استواء	تو پھر اولیا انبی رہنی جون کسطرح	مسلمان کریں عقل و دانش سے سمجھ
یہ ہیں سب آیا ہی یہ نا راست بطور	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
مقابر پہ مردوں کو جانا صحیح ہے	نہیں اسکا منکر کوئی مسلمین ہے	وہابی مگر پوجتی سی بری ہے
جو پوجے وہ مردود و مشرک صحیح ہے	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
مزار اک ولی متقی کا ہی مشہور	لقب گنج بخش انکا مرحوم و مغفور	وہاں مرد اور عورتوں کا ہی دستور
کریں سجدہ اسکو زر دیکے اور روکر	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
طواف اور رکوع اسکا کرتے ہیں مجہول	چڑہاتے ہیں مٹھائی مالیدہ و پھول	کہیں باندہکر ما تہہ ہی پیر مقبول
ہمیں رزق و اولاد دیتی سہتا ہو لیا	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
سبھی بدعتی جا کی پوجتے ہیں اسکو	نذر اسکی مانیں یہ شام و سحر کو	فقط نام لیتی نہیں اسکا بدخو
ملا سا تہہ داتا بکاریں سید رد	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
سنگار اپنا کر سبیان و رنجا دیں	نذر اونکی مانیں ہوئی جا چڑہا دیں	مجاور سبھی یہ عرض اپنی کرا دیں
تو نگر کوئی ہمکو داتا ملا دیں	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
جمعرات کو نا ایکرا دیکے جائے	رکابی پلاؤ کی اونپر چڑہا جائے	مزار اونکا وہ چوم کر سر جھکائے
نذر پانچ پیسوں کی اونپر رکہا ہے	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
کبھی باندہکر ما تہہ مرد ار بدکار	کہ توجے تمہاری ہی مد سی تیار	ملا رد وادی عقل کا کور زر دو
چڑہاؤنگی تم پر غلاف ایک تجدار	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
سوا اسکی اک دیگ لاکر چڑہاؤں	سہرا فزا زلونڈی کو حسن و زبانی	تمہاری مجاور سبہوں کو کہلا دوں
نہ رہی نفیت کی تم پہ چادر اڑہاؤں	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
جمعرات آتی کو مجرا کراؤں	تماشا بڑے ہی رنگ و ڈھنگ کا دکھاؤں	سبھی شہر کی کسبیوں کو بلاؤں
لگا دیہر نذر رونکا درگاہ پیر آؤں	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا

نہاد ہی مین ڈھونڈھی ڈہاندی کہاؤن ۔ تمہارا یہہ رہ چھوڑ کر کس پہ جاؤن ۔ تمہین چھوڑ کر کسکی ڈھونڈھی سدا اون
رادین سبہی کس سے پوری کراؤن ۔ وہابی کا معنا ہے رحمان والا ۔ کچہہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
ہین سیر کوا تا تمہین ہین مارے ۔ سبہی ہین بنے تم سے مطالب سنوارے ۔ نذر صدق دل سے جو تیری گذارے
وہ درگاہ والا سے مطلب وہارے ۔ وہابی کا معنا ہے رحمان والا ۔ کچہہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
بلین ایسی بدذات ہی تباہے ۔ مزار اس ولی پر کرین سجیا ئے ۔ نہین خوف عقبی کہ ہو رو سیاہے
لگاتی ہین تہمت ولیون پہ واچھے ۔ وہابی کا معنا ہے رحمان والا ۔ کچہہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
سراسر یہہ تہمت ہے انکی ولی پر ۔ کرین نوجیون کی یہ نسبت او زہمن ۔ خدا کی یہہ منکر ہین منکر پیغمبر
ولی متقی سب ہین بیزار انپر ۔ وہابی کا معنا ہے رحمان والا ۔ کچہہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
نہین اختیار آہین کچہہ اس ولی کا ۔ صنم کی طرح پوجتی ہین جو صدہا ۔ نہین زندگی مین کہا اونسی یہہ تہا
پھری قبر کو پوجنا تم یہان آ ۔ وہابی کا معنا ہے رحمان والا ۔ کچہہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
یہہ سب مشرکین منکرین اولیا کی ۔ مزار اونکا پوجین یہہ دشمن خدا کی ۔ بہت عورتین فاحشہ بیحیا مین
وہان جاکی یارون سے ملتی سدا کی ۔ وہابی کا معنا ہے رحمان والا ۔ کچہہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
لہین خصم دیوث کو یہہ بدانجام ۔ زیارت کو جاتی ہین ہم تو سحر شام ۔ نکل گہر سے لے یار کو زشت فرجام
کرین زشت وہ اونسی بدفعل کام ۔ وہابی کا معنا ہے رحمان والا ۔ کچہہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
نہین مقبرون کی مجاور مسلمان ۔ پہرے ہین پیغمبر سے جہلائے نادان ۔ ہوا حکم حاکم کا جو ہمکو فرمان
نہین مانتی نام کی یہہ مسلمان ۔ وہابی کا معنا ہے رحمان والا ۔ کچہہ اور ہی سمجھتے شیطانوالا
مکلف بنا مقبرے قبر اوپر ۔ کرین عرس و میلا بہر سال اونپر ۔ مخالف نبی جو ہین بدعات بدتر
یہہ کرتے ہین دشمن خدا اور پیغمبر ۔ وہابی کا معنا ہے رحمان والا ۔ کچہہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
بہلا کوئی پوچھے ذرا مسخرونکو ۔ کہ قبرونکو چادر چڑہاتی جو تم ہو ۔ بتاؤ تو کسنی سکہایا ہی تمکو
لہ لگتا ہی جاڑا او یا گرمی انکو ۔ وہابی کا معنا ہے رحمان والا ۔ کچہہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
اگر انکو منظور زینت ہی انکی ۔ تو پھر یہہ بتاؤ کرامت ہو کسکی ۔ مسلمان مومن ہم امت ہین جنکی
حرام اونکی نزدیک زینت ہی انکی ۔ وہابی کا معنا ہے رحمان والا ۔ کچہہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
سنو ہی یہہ فرمان اوس پیشوا کا ۔ خدا کی نبی خاتم الانبیا کا ۔ جو قبرون پہ جاکر دیئے ہے جلاتا

وہ جو شخص لعنت خدا کی ہین آتا وہابی کا معنا ہی رحمان والا کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
جلاتی ہین منکر جو افغان صدہا کراتی ہین او سجا پہ کسی کا سہارا پکڑ کر غلاف اور اوٹھانا نہ بیچ

ہمین میری حاجات یا پیر بر لا وہابی کا معنا ہی رحمانوالا کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
رگڑ ناک سجدہ کرین مقبرونکو بزرگ سمجھ جو مین جو کہتے درکو مطالب طلب و نسی کرتے مین

سحر شام اونکو پکارین سیہ رو وہابی کا معنا ہی رحمان والا کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
دہر و نکل مین ہر سال میلا کرائین وہان جو منی عو زمین مل جائین خصم جو رو سب پر بہا کہا بن

مجاور اوٹھائین اونکا چڑہائین وہابی کا معنا ہی رحمان والا کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
یہہ ہین بدعتی دشمن ہین ہمارے ہمین انکی شادی مین طوطی نقارے نکٹ باندہ وگا نا بجہ ہین شہر بارے

منافق جو مہوز ور بدعت پہ بارے وہابی کا معنا ہی رحمان والا کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
یہہ ہین بدعتی راگ باجے کی ستارے خمر پی بلائین طوائف یہہ فساق جو کچھ امر اور نہی آیا زخلاق

نہین مانتی یہہ شیاطین آفاق وہابی کا معنا ہی رحمان والا کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانوالا
مخالف شریعت کہین جب وہابی نہین مارتی ہمین ہم نہین بہاتے کرین سب وہ بات واہی تباہی

سبہی جو کہ ہین سچ عقید ربانی سچے وہابی کا معنا ہی رحمانوالا کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
وہابی نہین پوجتے سنبلا کو نہ پنجہ نہ جہنڈے نہ غیر خدا کو نہ قبر ونکو پوجین نہ تربت تعزیہ

نہ بغدادی اجمیری سالار ہانکو وہابی کا معنا ہی رحمانوالا کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
کہین یہہ نبی اور ولی غیب دان ہین بہر حال ہر لحظہ سب از زمان ہین خبر انکو سب ہے جو ظاہر نہان ہین

یہہ سب مشرکین منکر قران ہین وہابی کا معنا ہی رحمانوالا کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
کہین مشرکین بدترین خلق مردود نبی اور ولی سب ہمارے ہین معبود ہمارے سبہی ہین دنیا کے مقصود

ذرہ برابر بہی کچھ نہین ونسی مفقود وہابی کا معنا ہی رحمانوالا کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
یہہ بن باک جاوین گروہ حسد گروہا کرین عرس میلا وہان خوب برپا بہشتی بنایا ہی در وا

بہشتی کہین اسکو جو ہمین گذرا وہابی کا معنا ہی رحمان والا کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
بہشتی نہین بدعتی ہین یہہ گمرہ بہشتی نہو بدعتی ای خبردار عمر بہر مین تم بہ نکی جنسی بکا

عقاید خبیثہ سے ہوگا دہ انکا وہابی کا معنا ہی رحمانوالا کچھ اور ہے سمجھا ہی شیطانوالا

بہت عورتین ہند کی ہین جنکی بات
بیرین اتنا دین مقبرون جیسے پر بہات
طواف و سجدہ کرین مقبرونکو
چہڑاوا ابہار این لاونگی خوشی
اگر اتفاقا یہہ قدرت خدا ہو
رفیق اوسکے جو ہین وہ بتلاوے بیٹا
چڑہاتی ہین ہندو بتون پر یکو رنگ
چڑہاوین یہہ قبرون پے ملیدا گور کے
یہہ ہندو رکہتین بود یا سے توبہ
یہہ پہنا دین لڑکونکو بدہی سنگہہ
یہہ ہندو بتون پاس گاوین بجاوین
یہہ بعضی کرتے ہین بعضی چڑہاوین
یہہ ہندو بنا مورتے پوجتے ہین
مسلمان گے کو یہہ پوجتے ہین
یہہ ہندو جیسین ام زادہ کو سانگ
مسلمان بتاوین امامون کے بارے
یہہ ہندو جگن ناتہہ کاشی کو جاوین
ہم پیرون کے تسلیمین کرین اور گراوین
یہہ ہندو بلا راستاری بجاوین
آہین یہہ بیٹ کرمونہہ بجاوین
آہین ہندو چراغان جلائین
رشام قبرون پر یہہ سر جہکائین
ہند و عباد گائین گاوین بجاوین

خصم اونکی بڑہ کرکے ہین انسے بڑی
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
چڑہا پہول مانگین دعا انسے بدخو
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
اونہین دن مین ہو حمل اسکو
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان چڑہاوین ہین قبرون پہ چادر
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان کہین چوٹیان سر کی
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان قبرون پہ مجرا کراوین
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
تصور سے یہہ صورتین پوجتے ہین
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان جیسین پیر اللہ کے مارے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان نگاہی و اجمیر تہاوین
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان طنبورا و ڈہولک بجاوین
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
یہہ پیرون چراغ انسی قبرین اٹہائین
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان محفل مین ڈہولک سناوین

نہین انکو کرتے ہین منع از زیارات
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
اجی قبر والی مجہی بیٹا گرد و
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
بہلا کرکے حق پوجے غیر اللہ کو
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
چڑہاوین وہ دیوی پہ پوپر کے جوڑے
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
گلون مین وہ زنار پہنے ہین بدتر
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
وہ داڑہی منڈا کرکے موچہین بڑہاوین
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
مہادیو کا لنگ وہ پوجتے ہین
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
بناتی ہین وہ لوگ ٹہاکر دوارے
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
قسم وہ ہین گنگا و جمنا کی کہاوین
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
وہ ہولی مین بہڑوا کہین اور کہاوین
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
وہ ضمون کو جاسکین ہن دنوا ٹہین
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
وہ ہر سال کچہہ سہرا اندر کراوین

کرین گیارہوین یہہ ہر شاہ جیلانی
یہہ ہندو رکہین برت شمس و قمر کا
یہہ روزہ رکہین شاہ علی شیر نر کا
یہہ ہندو بتون پر چڑہاتے ہین اخروٹ
نقارے بجاوین یہہ قبرون پہ ہر روز
جو ہندو مین دہوتی سبہی باندہتے ہین
رہا خوف یہہ مین نہین مانتے ہین
یہہ ہندو کہین تہے و نکو خدا ہین
یہہ مردود مشرک سبہی بیجا ہین
نہین فرق ان کافرون مشرکون کا
حشر مشرکون کافرون کا ہو یکجا
کہین مشرکین سنتیونکو و ہابی
خدا کو نہ سجدہ کرین یہہ لہابی
محمد نبی جو شفیع دوسرا ہے
یہہ ہی ترجمہ قول خیر الوریٰ ہے
غرض طعن خلقت سے ہمکو نہین ہے
غرض چڑہ وہابی کی ہمکو نہین ہے
وہابی کا معنا جو اولٹا بتاوین
یہہ قرآن مین کہو تو دکہاوین
زمین مسجدون کہیو نہین یہہ ملا
صریح دیکہہ مردار کہاتے ہین ملان
یہہ ظالم ہین انپر خدا کا غضب ہے
یتیمونکا سب مال کہاتے ہین بدخو

وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان روزہ رکہین پہر ہر کا
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
مسلمان نذر دین یہ اللہ و رسول
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
مسلمان لنگوٹی بہی باندہتے ہین
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان مطیع جو نہین سنت کے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
قدم بر قدم ہندوؤن کے ہین سب جاے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
وہابی سے پڑتے ہین مشرک
وہابی کا معنا ہے رحمان
نمازون کے حق مین یہہ اوسنی کہا ہے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
غرض کچہہ مخالف سے ہمکو نہین ہے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
ذرا پوچھو انسے لغت مین دکہا دین
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
نبی پیر چہوٹے ہین کہا کہا کے تلمان
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
عقیدت مین انکی بدعات سب ہے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا

کچہہ اور ہی سمجہا ہے شیطان والا
رکہین جو تارہ کا دشمنی مرجہید کا
کچہہ اور ہی سمجہا ہے شیطان والا
بتون پاس تلوون کو مارے ہین جوتے
کچہہ اور ہی سمجہا ہے شیطان والا
سوء خنزیر کہانا صحیح جانتے ہین
کچہہ اور ہی سمجہا ہے شیطان والا
کہین تعزیونکو یہہ حاجت روا ہین
کچہہ اور ہی سمجہا ہے شیطان والا
نہین فرق اک بال کا انکا
کچہہ اور ہی سمجہا ہے شیطان والا
انہین سے ہوئی دین مین رخنہ
[illegible] رہی سمجہا ہے شیطان والا
[illegible] سہ کا [illegible]
بو عمد
کچہہ اور ہی [illegible] سمجہا ہے
غرض انکی دعوت کی ہمکو نہین ہے
کچہہ اور ہی سمجہا ہے شیطان والا
سزا کا ذہین لعنت اللہ ہے
کچہہ اور ہی سمجہا ہے شیطان والا
غم دین و دنیا سے فارغ ہوے
کچہہ اور ہی سمجہا ہے شیطان والا
حسد و حیا جو دستان فی جانے
کچہہ اور ہی سمجہا ہے شیطان

نہیں انکو ایمان اِمی برابر
نمازیں اگر فوت ہوں کچھہ ہو ضرر
جسے چاہی بخشی وہ مالک ہے غفار
تو پھر دوزخی بھی نہو کوئی بدکار
غضب ہے کہ ملاؤں نے دین ڈبویا
کہیں حکم اقدام کا ایسی ہویا
یہ گنگوہی میں سب مشرکین ہے
نہ اہل شریعت کبھی اہل دین کے
یہ بل گنگوہی میں بدعت گزیں ہے
سبھی مشرکیں بلکہ سب ملحدیں ہے
بڑی بہائی تلکو کہے ہیں پیرزادے
جبر سے جنیوں سے لیتے ہیں کہ دات
برس بھی لیں سالیا نہ مقرر
نہیں ان میں ایمان کچھہ ذرا بہر
مرید اونکی جو ہیں کہیں اونکو ناہم
ہمیں ہونگی مختار جنت کے دوسدم
نہیں گھر میں پردہ ذرا پیر جی سے
نہیں کرتا الفت میرا مرد مجھہ سے
وظیفہ پڑہیں پیر پیر و علے کا
کہیں سنتی اور دیکھی ہیں بید سنا
فراغت یہ جب پاتھ تو جاتے پاتے
جو بہائی میں آوی اوسی وہ بہسائیں
خبر انکو اتنی میں باہر سے آوے

کفل چور کہانی میں ہیں شیر نافر
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
زمین و زمان کا وہ ہے ہیگا مختار
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
غضب انکی فتوی سی شیطان رویا
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
نہ حقانیوں کے نہ راہ یقین کے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
بحق دین و اسلام کی منکریں ہے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
طوائف مرید اونکے ہوتے ہیں خیرات
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
مریدوں پلیدوں سے بدذات بدتر
وہابے کا معنا ہے رحمان والا
تمہاری گناہ بخشوائینگی سب ہم
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
بہو بیٹیونکو نہیں شرم اون سے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
خدا کے سوا شیخ پیر و ولی کا
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مریدونکو ہو حکم گدہی بچہائیں
وہابے کا معنا ہے رحمان والا
کہ منشے کی گھر میں لگا ہی بلاوے

پلاؤ و متنجن کو دوڑیں بہادر
کچھہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
مگر جب کہ ملاں کی بخشش ہوئی یار
کچھہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
سمجھہ شیخ جیلان پہ تہمت ہے گویا
کچھہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
نہ تھا ہی فخر اول و آخرین کے
کچھہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
بحق پیر و ملاؤں احداث دین ہے
کچھہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
نیاز انکی منڈہی کہلا روہی سات
کچھہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
نہیں شرم انکو نہیں ننگ نی ذر
کچھہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
نہیں قبر او حشر کا تمکو کچھہ غم
کچھہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
کہیں پیر دیتے ہیں تعویذ دل سے
کچھہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
مثل مینڈہوں کے رام لچھمن جتے کا
کچھہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
کہیں نالہ کٹ کی تسبیح کو وہ دام لائیں
کچھہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
سنے جب خوشی سے نہ تن میں سماوے

مسلمان پھر بھی سمجھتے ہیں حق در
عبث انکا الزام ہے کیسوں پر
لگاتے ہیں کبھی کو دیکھو ذرا سمجھکر
کہیں مشرکین منکرین نجوم شیطان
شفاعت کا منکر کہیں ہمکو جیو الو
شفاعت سے منکر وہابی نہیں ہیں
اماموں سے منکر وہابی نہیں ہیں
کلام خدا قول و فعل پیغمبر
جو منکر ہوان جان سے وہ بدتر
صحیح غیر منسوخ جو ہیں جد بیات
ستم ہیں جلیں غیر بری بیہات
بیان اسکا تفصیل سے ہی سن لیا
نہیں مانتی اسکو مطلق وہابی
خلاف اسکی جو کچھ ہے واہی تباہی
کسی کی نہ مانیں گے ہم بات اچھے
کراب محی الدین اختتام سخن کو
سوا اوسکے بادی نہیں سمجھ لو
دعا کر خدا سے کہ اے میرے ستار
مجھے بخشدے تجکو تیرے رب غفار

وہابی کا معنا ہے رحمان والا
یہہ سب نکلی گہر کے ہیں کبھی برتر
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
علامت وہابی کی دو ہیں ارکان
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
کرامت سے منکر وہابی نہیں ہیں
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
صحابہ کا اجماع قیاس صحیح تر
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
صحاح میں ہیں یا غیر میں یا مشکوٰة
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
مخالف خدا یا نبی یا صحابی
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
نہیں مانتی یہہ موحد سیاہی
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
کہاں تک ملامت کریگا تو انکو
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
ہمیشہ رہوں شرک بدعت سے بیزار
وہابی کا معنا ہے رحمان والا

کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نہ سمجھا دین مردود انکو دیوث اکثر
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
اول شملہ دوم ازار اونچی پہچان
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
ولیوں سے منکر وہابی نہیں ہیں
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
عمل کرنا ہے واجب لازم انپر
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
ملے جب تلک انسے مسئلے کی ہر بات
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
جو ہیں مانتی انکو ہی سر پر
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
کوئی بیچارے کری رد سیاہی
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
جسے چاہے اللہ ہدایت اوسکی
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
سوا تیرے کوئی نہیں بخشنے والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

تمت

اشتہار

واضح ہو کر کوئی صاحب بدون اجازت احقر البریہ کے قصد طبع کا نہ فرماویں

مسلمان پہر بہی بچا ہی مین حق درد
عبث انکا الزام ہی کیسون پر
نکلتے ہین کہی کو دیکہہ وہ جہکر
کہین سترکہین منکر ہن تحکم شیطان
شفاعت کا منکر کہین ہمکو جہوتا
شفاعت سے منکر وہابی نہین ہین
اماموں سے منکر وہابی نہین ہین
کلام خدا قول فعل پیغمبر
جو منکر ہوان چار سے وہ بدتر
صحیح غیر منسوخ جو ہین حدیثات
ستم ہین چلین غیر پر ہی یہہ بات
بیان اسکا تفصیل سے سن تماشا
نہین مانتی اسکو مطلق وہابے
خلاف اسکی جو کچہہ ہے واہی تباہے
کسیکی نہ مانینگے ہم بات کوا ہے
کراب محی الدین اختتام سخن کو
سوا اوسکے ہادی نہین ہے سمجہہ لو
دعا کر خدا سے کہ ای میرے ستار
مجہے بخشدے بحق تیرے رب غفار

وہابی کا معنا ہی رحمان والا
یہہ سب انکی گہڑے ہین کب سے بہ تر
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
علامت وہابی کی وہ ہین ازل سے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
کرامت سے منکر وہابی نہین ہین
وہابی کا معنا ہے رحمانو الا
صحابہ کا اجماع قیاس صحیح تر
وہابی کا معنا ہے رحمانو الا
صحاح مین ہین یا غیر مین یا مشکوٰۃ
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
مخالف خدا یا نبی یا صحابے
وہابی کا معنا ہی رحمانو الا
نہین مانتی یہہ موحد سیاسے
وہابی کا معنا ہی رحمانو الا
کہان تک ملامت کریگا تو انکو
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
ہمیشہ رہون شرک بدعت سے بیزار
وہابی کا معنا ہی رحمانو الا

کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
نہ سمجہا دین مردود انکو دیوث اکثر
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
اول شمار دوم ازار ادنی بہہ جانا
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطانو الا
ولیون سے منکر وہابی نہین ہین
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطانو الا
عمل کرنا ہی واجب لازم انپر
کچہہ اور ہی سمجہتا شیطانو الا
ملے جب تلک انسے مسلے کی ہر بات
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطانو الا
جو ہین مانتی اونکو ہی بس
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطانو الا
کوئی بچا ئی کری ردو سیاہ
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطانو الا
جسے چاہی اللہ ہدایت اوسکی ہو
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطانو الا
سوا تیرے کوئی نہین بخشنی ہار
کچہہ اور ہے سمجہتا شیطان والا

تمت

اشتہار

واضح ہو کہ کوئی صاحب بدون اجازت احقر البریہ کے قصد طبع کا نفرماوی